بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جس میں قرآنی حقائق وتفسیری دقائق، تاریخی معلومات اور ادبی پہیلیاں بڑی عرق ریزی وخوش اسلوبی کے ساتھ کُتبِ مُعتبرہ کے حوالوں سے پیش کی گئی ہیں!

تالیف:

مولانا محمد غفران رشیدی کیرانوی مدرس جامعہ اشرف العلوم انڈیا

مقدمہ • اضافہ • نظر ثانی

مولانا محمد ذاکر عزیز: فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

ناشر

مکی مسجد ○ ۲۲ علامہ اقبال روڈ ○ لاہور ○ فون ۶۳۷۴۵۹۴

عرض مولف

الحمد للہ الذی علمنا مالم نعلم والصلوۃ والسلام علی خیر خلقه محمد الاکرم وعلی اله واصحابه الذین هم قادۃ الامم اما بعد!

خداوند قدوس کا شکر و احسان ہے کہ بندہ کی تالیف ذخیرہ معلومات (قسط اول) عجیب و غریب معلومات پر مشتمل ہونیکی وجہ سے انتہائی قدر کی نگاہوں سے دیکھی گئی اور خدا کافضل ہے کہ عوام و خواص ہر دو میں کافی مقبول ہوئی حتیٰ کہ ساتھ ہی ساتھ قسط ثانی کی فرمائش بھی شروع ہو گئی تھی۔ خدا کی توفیق اور قدر دانوں کی حوصلہ افزائی کا نتیجہ کہ احقر نے قسط ثانی تیار کرنے کی بھی سعادت حاصل کرلی جو ماشاء اللہ قسط اول کی طرح نادر اور اہم ضروری معلومات لئے ہوئے ہے بندہ نے انتہائی جانفشانی اور کوشش کی ہے کہ ہر بات مدلل اور باحوالہ ہو۔ میری یہ کاوش اولا اللہ کے فضل ثانیا میرے مشفق اساتذہ کرام کی رہنمائی و نگرانی کی مرہون منت ہے اللہ رب العزت سے توقع ہے کہ وہ قسط سابق کی طرح اسکو بھی اپنے بندوں میں مقبول بناکر میرے لیے توشہ آخرت اور ذخیرہ دار باقی بنائیں گے۔ آمین

ناظرین سے درخواست ہے کہ کتاب میں جہاں کہیں کوئی لغزش سہو ونسیان سامنے آئے مطلع فرما کر علمی تعاون فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

طالب دعا

محمد غفران رشیدی کیرانوی غفرلہ مدرس
جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہی ضلع
سہارنپور یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وحی سے متعلق معلومات

س ☆ : خداوند تعالیٰ فرشتہ کو وحی کس طرح کرتے تھے؟

ج : خداوند کریم جب فرشتہ کو کسی نبی کے پاس وحی لیکر بھیجتے تو اسکو روحانی طور پر وحی کا القاء کرتے یا وہ فرشتہ لوح محفوظ سے یاد کرکے لاتا اور نبی کو سنادیتا (عمدہ القاری شرح البخاری المسمی بالعینی ص ۴۷ا ج ۲

س ☆ : قرآن کریم جس ترتیب سے لوح محفوظ میں ہے اسی ترتیب پر نازل ہوا یا دیگر ترتیب پر؟

ج : حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قرآن کریم شب قدر میں اکٹھا ایک ہی مرتبہ لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل کیا گیااور وہ مواقع نجوم کے مطابق تھا یعنی جس طرح باختلاف واقعات اسے نازل کیا جانا ارادہ الٰہی میں تھا اسی کے موافق نزول کی ترتیب تھی لوح محفوظ میں جس ترتیب سے لکھا ہوا ہے اسی ترتیب سے نازل نہیں ہوا۔) الاتقان فی علوم القرآن ص ۵۴ ج ۱)

س ☆ : انبیاء سابقین جنکی زبانیں عربی کے علاوہ تھیں ان کے پاس حضرت جبرئیلؑ کس زبان میں وحی لیکر آتے تھے۔

ج : خداوند تعالیٰ کے یہاں سے حضرت جبریلؑ وحی عربی زبان میں لیکر آتے تھے پھر ہر نبی اپنی زبان میں ترجمہ کرکے قوم کو بتلاتا قوم کو سمجھاتا اور احکام خداوندی کی تبلیغ کرتاتھا(الاتقان ص ۶۰ ج ۱

س ☆ : وحی کی کل کتنی قسمیں ہیں۔

ج : وحی کی کل تین قسمیں ہیں۔ ا۔ وحی قلبی ۲۔ کلام الٰہی ۳۔ وحی ملکی (علوم القرآن ص ۳۱ مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ)

س ☆ : حضورؐ پر وحی نازل ہونے کے کتنے طریقے تھے اور کون کون سے تھے؟

ج : حضورؐ پر وحی کے نزول کے کل چھ طریقے تھے۔

۱۔ صلصلہ الجرس (یعنی آپ کو ایسی آواز آتی تھی جیسی گھنٹی کی ہوتی ہے) ۲۔ تمثیل فلک (فرشتہ انسانی شکل میں آنا) ۳۔ فرشتہ اصلی شکل میں آنا۔ ۴۔ رویائے صادقہ (سچے خواب کا نظر آنا) ۵۔ کلام الٰہی (خدا تعالیٰ خود آپؐ سے ہم کلام ہو) ۶۔ نفث فی الدوع (آپ کے دل میں کوئی بات القاء کر دی جاتی) (حوالہ بالا)

آسمانی کتابوں سے متعلق معلومات

س ☆: آسمانی کتابوں کی تعداد کیا ہے؟

ج : حق تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام پر ایک سو چار کتابیں نازل فرمائی ہیں جن میں سے سو صحیفے اور چار کتابیں ہیں (حاشیہ شرح عقائد کلاں ص ۱۰۱)

س ☆: وہ انبیاء و رسل جن پر آسمانی کتابیں نازل ہوئیں ہیں کتنے اور کون کون ہیں؟

ج : خداوند قدوس نے کل آٹھ نبیوں ورسولوں پر کتابیں نازل کیں جن کے نام بالترتیب یہ ہیں (۱) حضرت آدم علیہ السلام (۲) حضرت شیث علیہ السلام (۳) حضرت ادریس علیہ السلام (۴) حضرت ابراہیم علیہ السلام (۵) حضرت داوٗد علیہ السلام (۶) حضرت موسیٰ علیہ السلام (۷) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (۸) حضرت محمد صلی علیہ وسلم (حاشیہ، شرح عقائد ص ۱۰۱

س ☆: کس رسول پر کتنے صحیفے نازل ہوئے؟

ج : جن رسولوں پر صحیفے نازل ہوئے ان کی تفصیل یہ ہے۔ کہ دس صحیفے حضرت آدم علیہ السلام پر، پچاس حضرت شیث علیہ السلام پر، تیس صحیفے حضرت ادریس علیہ السلام پر، دس حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، زبور حضرت داوٗد علیہ السلام پر، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور قرآن حضرت سیدنا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا (بحوالہ بالا)

س ☆ : صحف ابراہیم کس مہینہ کی کس تاریخ میں نازل ہوئے؟

ج : صحف ابراہیم رمضان المبارک کی پہلی رات یا پہلے دن میں نازل ہوئے۔ (عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۷۶ ج ۱)

س ☆ : حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات شریف کس ماہ کی کس تاریخ میں عطا ہوئی؟

ج : تورات شریف کا نزول ٦ رمضان المبارک کو ہوا (عمدۃ القاری ص ۷۶ ج ۱ یہ البدایہ والنہار ص ۸۷ ج ۲ دوسرا قول یہ ہے کہ تورات کا نزول یوم نحر یعنی دس ذی الحجہ کو ہوا (حاشیہ جلالین ص ۱۴۱)

س ☆ : تورات کی کتنی تختیاں تھیں اور کس چیز کی تھیں؟

ج : ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر کے طریق سے حضرت عباسؓ کی یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات شریف زبر جد کی سات تختیوں میں لکھی ہوئی عطا ہوئی تھی (الاتقان ص ۵۷ ج ۱) دوسرا قول یہ ہے کہ تورات کی کل دس تختیاں تھیں اور تختیاں جنت کے درخت سدرہ (بیری) کی تھیں اور بعض نے کہا یہ تختیاں زمرد (سبز رنگ کے پتھر) کی تھیں جلالین ص ۱۴۱)

س ☆ : تورات کی تختیوں کی لمبائی کتنی تھی اور تورات کا ایک جزو کتنے سال میں پڑھا جاتا تھا؟

ج : ہر تختی کی لمبائی بارہ ہاتھ کی تھی (الاتقان ص ۵۷ ج ۱) اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ دس ہاتھ لمبائی تھی اور اس کا ایک جزو ایک سال میں پڑھا جاتا تھا اور اس کے اجزاء کو حضرت موسیٰ حضرت عزیرؑ حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے علاوہ کسی نے نہیں پڑھا۔(حاشیہ جلالین ص ۱۴۱)

س ☆ : تورات میں سورتیں اور آیتیں کتنی کتنی تھیں؟

ج : تورات میں ایک ہزار سورتیں تھیں اور ہر سورت میں ایک ایک ہزار آیات تھیں (حاشیہ جلالین ص ۲۶۵)

س ☆: تورات کس زبان میں تھی؟

ج: علامہ کرمانی فرماتے ہیں کہ تورات عبرانی زبان میں تھی (عمدۃ القاری ص ۵۳ ج ۱) ومعالم التنزیل ص ۲۷۷ ج ۱) دوسرا قول یہ ہے کہ تورات سریانی زبان میں تھی۔ (الاتقان فی علوم القرآن ص ۵۲ ج ۱)

س ☆: تورات کا آغاز اور اختتام قرآن کی کس کس آیت پر ہوا تھا؟

ج: تورات کا آغاز سورہ انعام کی شروع کی دس آیات الحمد لله الذی خلق السموٰت والارض الآیہ سے ہوا تھا اور اختتام سورہ ہود کی آخری آیت فاعبدہ وتوکل علیه وما ربک بغافل عما تعملون پر ہوا تھا (الاتقان ص ۵۲ ج ا و تفسیر خازن ص ۲۷۷ ج ۲)

س ☆: ہمارے اس زمانہ میں جو کہیں کہیں تورات شریف موجود ہے کیا یہ اصلی تورات ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی یا تحریف شدہ یعنی ردوبدل کی ہوئی ہے؟

ج: واضح رہے کہ موجودہ تورات اصلی نہیں ہے بلکہ یہ حضرت موسیٰؑ کے بعد تصنیف ہوئی جسمیں کچھ مضامین اصلی تورات کے بھی بطور یاد داشت درج کرکے اس کا نام تورات رکھدیا گیا ہے قطعی طور پر یہ وہ تورات نہیں ہے جس کا قرآن کریم میں ذکرموجود ہے (لغات القرآن مصنفہ عبد الرشید نعمانی ص ۲۰۷ ج ۲

س ☆: تورات کی وہ کونسی آیت ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ کسی اورکو عطا نہیں کی گئی؟

ج: تورات کی وہ آیت یہ ہے۔ الهم لا تولج الشیطان فی قلوبنا و خلصنا منه من اجلان لک الملکوت و الابدوالسلطان والملک والحمد والارض والسمآ والدهر الدهر ابدا ابدا آمین آمین (الاتقان ص ۵۳ ج ا

س ☆: زبور کب اور کس مہینے کی کس تاریخ میں نازل ہوئی؟

ج : زبور حضرت داوٗد علیہ السلام پر صحف ابراہیم کے پانچ سو سال بعد بارہ یا تیرہ رمضان المبارک کو نازل ہوئی (البدایہ ص ۸۷ ج ۲) حاشیہ' شرح عقائد ص ۱۰۱

س ☆ : زبور تورات کے کتنے سال بعد نازل ہو؟

ج : زبور تورات کے چار سو بیاسی سال بعد نازل ہوئی (البدایہ والنہایہ ص ۸۷ ج ۲

س ☆ : زبور کس زبان میں نازل ہوئی؟

ج : اس سلسلہ میں صاحب عمدۃ القاری نے ص ۳۵ ج ۱ پر یہ نقل کیاہے کہ قرآن کے علاوہ تمام کتابیں عبرانی زبان میں نازل ہوئی تھیں۔

س ☆ : زبور میں کتنی سورتیں تھیں؟

ج : ابن ابی حاتم نے قتادہ سے روایت کیا ہے کہ ہم لوگ اس بات کو کہا کرتے تھے کہ زبور میں ایک سو پچاس سورتیں ہیں جو سب کی سب مواعظ اور ثناء میں ہیں اور ان سورتوں میں حلال و حرام فرائض و حدود کا کہیں ذکر نہیں (الاتقان ص ۸۸ ج ۱)

س ☆ : اللہ کے نبی حضرت داوٗد علیہ السلام زبور کتنی آوازوں میں پڑھتے تھے؟

ج : حضرت داوٗد علیہ السلام ستر آوازوں میں زبور کی تلاوت کیاکرتے تھے (البدایہ والنہایہ ص ۱۶ ج ۹۲)

س ☆ : انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کس مہینہ کی کس تاریخ میں نازل ہوئی؟

ج : انجیل کے متعلق مختلف اقوال ہیں ایک قول یہ ہے کہ ۴ رمضان المبارک کو نازل ہوئی (حاشیہ' شرح عقائد ص ۱۰۱) دوسرا قول یہ ہے کہ ۱۳ رمضان المبارک کوانجیل کا نزول ہوا (عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۶۷ ج ۱) تیسرا قول ۱۲ رمضان کا ہے اور چوتھا قول یہ ہے کہ ۱۸ رمضان کو انجیل کا نزول ہوا (البدایہ والنہایہ ص ۸۷ ج ۲)

س ☆ : انجیل زبور کے کتنے سال بعد نازل ہوئی؟

ج : انجیل زبور کے ایک ہزار پچاس سال بعد نازل ہوئی (البدایہ ص ۸۷ ج ۲)

س ☆ : انجیل کس زبان میں نازل ہوئی تھی؟

ج : انجیل سریانی زبان میں نازل ہوئی تھی (معالم التنزیل للبغوی ص ۲۷۷ ج ۱) اور ایک قول عمدۃ القاری ص ۵۳ ج ۱) کے حوالہ سے گذر چکاہے کہ تمام کتابیں عبرانی زبان میں نازل ہوئی تھیں علاوہ قرآن کریم کے۔

س ☆ : انجیل میں سورتیں تھیں یا نہیں؟

ج : جی ہاں انجیل میں سورتیں تھیں جن میں سے ایک سورت کا نام سورۃ الامثال تھا (الاتقان فی علوم القرآن ص ۸۷ ج ۱)

س ☆ : قرآن کریم انجیل کے کتنے سال بعد کس مہینہ کی کس تاریخ میں نازل ہوا؟

ج : قرآن انجیل کے تین سو ساٹھ سال یا سات سو سال بعد یا پانچ سو سال بعد ۲۴ رمضان میں نازل ہوا۔ کما فی حاشیہ شرح عقائد ص ۱۰۱ یا ۲۵ رمضان (کما فی البدایہ ج ۲ ص ۸۷)

قرآن کا وہ حصہ جو پہلے نبیوں پر بھی نازل ہوا

س ☆ : قرآن کا وہ حصہ کونسا ہے جو پہلے انبیاء پر بھی نازل ہوا ہے؟

ج : قرآن کا وہ حصہ جو پہلے انبیاء پر بھی نازل ہوا ہے یہ ہے۔ (۱) سبح اسم ربک الا علی جس وقت نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پوری سورت حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ کے صحیفوں میں بھی نازل ہوئی تھی اور امام حاکم نے قاسم کے طریق سے حضرت ابوامامہؓ سے روایت کیا ہے کہ خدا نے اپنے رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی ہوئی کتاب میں سے حضرت ابراہیمؑ پر حسب ذیل آیتیں نازل کی تھیں۔ (۱) التائبون العابدون الحامدون مکمل آیت (۲) قد افلح المؤمنون پ

۱۸ کے شروع سے فیھا خلدون تک (۳) ان المسلمین والمسلمات پ ۲۲ مکمل آیت (۴) سورۂ معارج کی یہ آیتیں الذین ھم علی صلوتھم دائمون سے قائمون تک غرضیکہ خداوند تعالیٰ نے یہ حصے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت سیدنا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کو پورے کرکے نہیں دیئے اور سورۂ انعام کی دس آیات قل تعالوا اتل ما حرم ربکم الایات تورات میں سب سے پہلے نازل ہوئی تھیں اور تورات میں اختتام سورۂ ھود کے خاتمہ پر ہوا تھا دوسرا قول یہ ہے کہ تورات کا اختتام الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ” سے وکبرہ تکبیرا تک پر ہوا تھا۔ (الاتقان ا ص ۵۲)

س ☆ : قرآن کی وہ کونسی آیت ہے جو تورات میں سات سو آیات کا درجہ رکھتی ہے؟

ج : وہ سورۂ جمعہ کی شروع کی آیت یسبح للہ ما فی السموت تا العزیز الحکیم اس کا مرتبہ تورات میں سات سو آیات کے برابر ہے۔ (الاتقان ا ص ۵۳)

س ☆ : قرآن کی وہ کونسی آیت ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے علاوہ کسی دوسرے نبی پر نازل نہیں ہوئی؟

ج : وہ آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جو صرف سلیمان علیہ السلام کے علاوہ کسی دوسرے نبی پر نازل نہیں ہوئی۔ (کنزل العمال ا ص ۵۵٦)

س ☆ : قرآن کی وہ کونسی آیات ہیں جو حضرت یوسف علیہ السلام پر بھی نازل ہوئیں؟

ج : ابن ابی حاتم نے محمد بن کعب القرظی سے نقل کیا وہ کہتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام پر نازل ہونے والی قرآن پاک کی یہ تین آیات تھیں۔ (۱) وان علیکم لحافظین کراما ” کاتبین یعلمون ما تفعلون (۲) وما تکون فی شان الا یتہ (۳) افمن ھو قائم علی کل نفس

الایته اور محمد بن کعب کے سوا کسی اور نے چوتھی آیت ولا تقربوا الزنا الایته کا بھی اضافہ کیا ہے اور ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے بھی روایت نقل کی وہ خدا کا فرمان لولا ان رای برھان ربه کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام نے اس وقت قرآن کریم کی اس آیت کا مشاہدہ کیا تھا جس نے ان کو اس فعل بد میں مبتلا ہونے سے محفوظ رکھا اور وہ آیت ان کے لیے دیوار کی سطح پر نمایاں کی گئی تھی۔ (الاتقان ا ص ۵۳)

س ☆ : قرآن کی وہ سورتیں جو قرآن میں بھی ہیں اور پہلی کتابوں میں تھیں کونسی ہیں؟

ج : سورۂ آل عمران اس کا نام تورات میں طیبه تھا (۲) سورۂ کہف جس کا نام تورات میں العائله تھا (۳) سورۂ قمر جس کا نام تورات میں المبضه تھا (الاتقان ا ص ۷۲) (۴) سورۂ الملک جس کا نام تورات میں سورئه المانعه تھا (کنزالعمال ا ص ۵۹۳)

س ☆ : قرآن کریم کا وہ حصہ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی نبی پر نازل نہیں ہوا کونسا ہے؟

ج : قرآن حکیم کا وہ حصہ جو دوسرے کسی نبی پر نازل نہیں ہوا یہ ہے (۱) سورے فاتحہ (۲) آیہ الکرسی (۳) سورے بقرہ کا آخری رکوع یہ تینوں حصے عرش کے خزانے سے نازل ہوئے (الاتقان ص ۵۱ ج ۱)

قرآن کریم کی خصوصیات آسمانی کتابوں پر

س ☆ : قرآن کریم کی دوسری آسمانی کتابوں پر کیا خصوصیت ہے؟

ج : ویسے تو خصوصیات بہت ہیں مگر چند اس مقام پر ذکر کی جاتی ہیں (۱) قرآن شریف ایسی کتاب ہے کہ فصاحت و بلاغت میں ایسی کوئی کتاب نہیں جیسا کہ اللہ کا فرمان وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتو بسورة من مثله پارہ ا (۲) قرآن کریم کا حفظ یاد ہو جانا بھی قرآن کی خصوصیت ہے

ورنہ اس سے قبل عام طور پر دیگر کتب سماویہ کا حفظ کیا جانا ثابت نہیں۔
ارشادباری تعالیٰ ہے ولقد یسرنا القران للذکر فھل من مدکر پ
۲۷۔ ہم نے قرآن کو یاد کرنے کے لیے آسان کیا ہے پس کوئی ہے یاد کرنے
والا۔ (۳) قرآن کو ہاتھ لگانے کیلئے وضو ضروری ہے لیکن دوسری کتابوں کو
چھونے کیلئے وضو ضروری نہیں جیساکہ ارشاد خداوندی ہے لا یمسہ الا
المطھرون نہ چھوویں قرآن کو مگر پاک لوگ (۴) قرآن کا انکار کرنے والا
کافر ہے اور کسی کتاب کا انکار کفر نہیں ہے اللہ کا ارشاد ہے وما یجحد
با یتنا الا الکفرون اور نہیں انکار کرتے ہیں ہماری آیات کا مگر کافر لوگ
وما یجحد با یتنا الا کل ختار کفور نہیں انکار کرتے ہیں ہماری
آیات کا مگر جھوٹے ناشکرے لوگ (۵) قرآن پاک کی تلاوت سے پہلے اعوذ
باللہ پڑھنا ضروری ہے دیگر کتابوں کیلئے اعوذ پڑھنا ضروری نہیں چنانچہ ردالمختار
حاشیہ' درالمختار میں لکھا ہے کہ دیگر کتابوں کیلئے اعوذ نہ پڑھے فرمان خداوندی
ہے فاذا قرات القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم جب
آپ قرآن پڑھیں تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگئے۔ (۶) جب قرآن پڑھا
جائے تو اس کا سننا اور سننے کیلئے خاموش رہنا ضروری ہے اور دیگر کتابوں کیلئے
ایسا نہیں ہے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے واذقری القران فاستمعو الہ
وانصتوا اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو غور سے سنو اور خاموش
رہو (ہدایۃ الترتیل ص ۴۱۹)

س ☆: قرآن کریم کے کل کتنے نام ہیں؟

ج: قرآن کریم کے کل پچپن نام ہیں۔ ان میں سے بعض یہ ہیں
کتاب۔ قرآن۔ جبین۔ فرقان۔ شفاء۔ ذکر۔ مبارک۔ حکمت۔ ھدیٰ۔
تنزیل۔ علم۔ حق وغیرہم (الاتقان فی علوم القرآن عربی ص ۵۰)

س ☆: قرآن کریم میں کتنے انبیاء کے نام آتے ہیں؟

ج: قرآن کریم میں (۲۴) چوبیس انبیاء کے نام مذکور ہیں۔ ان میں سے بعض

یہ ہیں۔ حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ادریسؑ، حضرت ابراہیمؑ حضرت الیسعؑ حضرت ذوالکفلؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت محمد رسول اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ (فضائل حفظ القرآن ص ۱۹۴)

س ☆: قرآن کریم کتنے عرصہ میں نازل ہوا۔

ج: قرآن کریم بائیس سال پانچ ماہ، چودہ دن (۲۲ سال ۵ ماہ ۱۴ دن) میں نازل ہوا۔ (فضائل حفظ القرآن ص ۱۷۲)

موافقات رسولؐ و صحابہؓ وملائکہؑ

(یعنی قرآن کا وہ حصہ جو نزول سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے بعض صحابہ یا فرشتوں کی زبان پر جاری ہوا پھر بالکل اسی طرح حق تعالیٰ کی طرف سے نازل ہو گیا)

س ☆: وہ کون سی آیت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر جاری ہوئی پھر اسی طرح آسمان سے نازل ہو گئی؟

ج: وہ دو آیتیں ہیں (۱) قد جاءکم بصائر من ربکم (۲) افغیر اللّٰہ ابتغی حکما (الاتقان فی علوم القرآن ص ۴۷ ج ۱)

س ☆: وہ کون سی آیات ہیں جو فرشتوں کی زبان پر جاری ہوئیں پھر اسی طرح نازل ہوئیں؟

ج: وہ دو آیتیں ہیں (۱) وما نتنزل الا بامر ربک یہ حضرت جبریل علیہ السلام کی زبان پر جاری ہوئی اور اسی کے موافق اللہ نے نازل فرمادی (۲) وما منا الا له مقام معلوم وانا لنحن الصافون وانا لنحن المسبحون یہ آیات نزول سے قبل فرشتوں کی زبان پر جاری ہوئیں پھر اسی طرح اللہ کی طرف سے نازل ہو گئیں (الاتقان ص ۴۷ ج ۱)

س ☆: قرآن حکیم کا وہ کونسا حصہ ہے جو بعض صحابہ کی زبان پر جاری ہوا یا انھوں نے اسکی تمنا کی اور اسی کے موافق حق تعالیٰ نے اس کو نازل فرما دیا؟

ج : اس سلسلہ کی زیادہ تر حضرت عمرؓ کی زبان پرجاری ہونیوالی آیات ہیں جن کو موافقات عمری کے نام سے موسوم کیا جاتاہے چنانچہ چند چیزوں میں خداوند کریم نے حضرت عمرؓ کی موافقت کی ہے (۱) حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ اگر ہم مقام ابراہیم کو مصلی (نماز پڑھنے کا مقام) بناتے تو کیا اچھا ہوتا اسی وقت آیت نازل ہوئی واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی اورتم مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو (۲) جب حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گذارش کی کہ یا رسول اللہؐ آپ کے پاس آپ کی بیویوں کے سامنے نیک و بد ہر طرح کے لوگ چلے جاتے ہیں اس لئے اگر آپ ان کو پردے کا حکم دیتے تو اچھا ہوتا پس آیت حجاب (پردہ کے حکم کی آیت) فاسئلو ھن من ور آء حجاب نازل ہوئی (۳) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت غیرت رکھنے میں ایک سی ہو گئیں تھیں تو حضرت عمرؓ نے ان سے کہا عسٰی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن الایہ ترجمہ: اگر رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم کو چھوڑ دیں تو امید ہے کہ آپ کا خدا آپ کو تمھارے بدلہ میں تم سے اچھی بیویاں دیدیگا پھر اسی طرح قرآن نازل ہوگیا۔ (۴) غزوہ بدر کے قیدیوں کے متعلق جو حضرت عمرؓ کی رائے تھی اسی طریقہ سے اللہ نے نازل فرمادیا تھا(۵) جب ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین الایہ نازل ہوئی تو حضرت عمرؓ کی زبان پر اسکو سنکر بیساختہ جاری ہو فتبارک اللہ احسن الخالقین پھر خدا کی طرف سے بھی اسی طرح نازل ہو گیا۔ (۶) ایک یہودی کی حضرت عمرؓ سے ملاقات ہوئی یہودی کہنے لگا کہ بیشک وہ جبریلؑ جس کا ذکر تمھارا دوست (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کرتا ہے وہ ہمارا دشمن ہے حضرت عمرؓ نے اس کا جواب دیامن کان عدوا اللہ و ملیئکتہ ورسولہ و جبریل ومیکائیل فان اللہ عدو للکافرین ترجمہ:جو اللہ اور اس کے فرشتوں اوراس کے رسولوں اور جبرئیل و مکائیل کا

دشمن ہے تو اس میں شک نہیں کہ اللہ کافروں کا دشمن ہے جس طرح یہ
آیت حضرت عمرؓ کی زبان پر جاری ہوئی ٹھیک اسی طرح اللہ نے بھی نازل
فرمادی (الاتقان ص ۸۹ ج ا)

س ☆ : حضرت معاذ بن جبلؓ کی زبان پر کونسی آیت جاری ہوئی جس کے
موافق اللہ نے بھی نازل فرمادی؟

ج : جب حضرت عائشہ صدیقہؓ پر منافقین نے بہتان باندھا تھااور حضرت معاذؓ
نے حضرت عائشہؓ کے متعلق یہ بری بات سنی تھی تو ان کی زبان سے نکلا
سبحانک ھذا بھتان عظیم پھر اسی طرح خدا کی طرف سے یہ آیت نازل
ہو گئی اور صحابہ میں سے دو صحابی حضرت زید بن حارثہؓ اور حضرت ابو ایوبؓ
یہ دونوں جب کسی کے بارے میں ایسی بری بات سنتے تو کہتے سبحانک ھذا
بھتان عظیم پھر اسی طرح یہ آیت اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
نازل فرمائی (الاتقان فی علوم القرآن ص ۴۷ ج ۱)

س ☆ : حضرت مصعب بن عمیرؓ کی زبان پر وہ کونسی آیت جاری ہوئی اور کہاں
ہوئی جس کے موافق اللہ نے قرآن میں نازل فرمائی

ج : غزوہ احد میں اسلام کا جھنڈا حضرت مصعب بن عمیرؓ کے ہاتھوں میں تھا
لڑتے لڑتے ان کا داہنا ہاتھ کٹ گیا تو جھنڈا بائیں ہاتھ میں تھاما اور کہنے لگے
وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افائن مات او
قتل انقلبتم علی اعقابکم ترجمہ: اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایک رسول ہیں ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گذر چکے ہیں پھر کیا اگر وہ
وفات پاگئے یا قتل کردئے گئے تو تم پشت پھیر کر بھاگ نکلو گے اس کے بعد انکا
دوسرا ہاتھ بھی کٹ گیا اور وہ شہید ہو گئے یہ آیت اسی طرح اس واقعہ کے
بعد نازل ہوئی اور ایاک نعبد و ایاک نستعین بھی بندوں کی زبانوں پر
وارد ہوا ہے (الاتقان فی علوم القرآن ص ۴۷ ج ۱)

قرآن کی سورتوں اور آیات کیساتھ فرشتوں کا نزول

س ☆ :وہ سورتیں اور آیات کون کونسی ہیں جن کے ساتھ فرشتوں کا بھی نزول ہوا؟

ج : اس طرح کی سورتیں اور آیات یہ ہیں (۱) سورۃ انعام جس کو لیکر ستر ہزار فرشتے اترے (۲) سورۃ الفاتحہ اس کو لیکر اسی ہزار فرشتے نازل ہوئے (۳) سورۃ یونس اس کو لیکر تیس ہزار فرشتے نازل ہوئے (۴) واسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا اس کے ساتھ بیس ہزار فرشتے نازل ہوئے (۵) آیہ الکرسی اس کے ساتھ تیس ہزار فرشتے آسمان سے نازل ہوئے (الاتقان ص ۵۰ ج ۱) سورۃ الکھف اس کو لیکر ستر ہزار فرشتے نازل ہوئے (کنزل العمال ص ۵۷۸ ج ۱)

قرآن کریم کی سورتوں کی مکی اور مدنی ترتیب نزول

س ☆ : قرآن کریم کیا اسی ترتیب پر نازل ہوا تھا جس ترتیب سے تلاوت کی جاتی ہے؟

ج : قرآن کریم جس ترتیب پر ہمارے سامنے موجود ہے اس ترتیب پر نازل نہیں ہوا تھا بلکہ مکہ اور مدینہ میں جس ترتیب سے قرآن نازل ہوا اس کی تفصیل یہ ہے۔

مکی ترتیب نزول

۱۔ العلق
۲۔ القلم
۳۔ المزمل
۴۔ المدثر
۵۔ الفاتحہ
۶۔ اللھب
۷۔ التکویر
۸۔ الاعلیٰ
۹۔ الیل
۱۰۔ الفجر
۱۱۔ الضحیٰ
۱۲۔ الم نشرح
۱۳۔ العصر
۱۴۔ العدیت
۱۵۔ الکوثر
۱۶۔ التکاثر
۱۷۔ الماعون
۱۸۔ الکفرون
۱۹۔ الفیل
۲۰۔ الفلق
۲۱۔ الناس
۲۲۔ الاخلاص
۲۳۔ النجم
۲۴۔ عبس
۲۵۔ القدر
۲۶۔ الشمس
۲۷۔ البروج
۲۸۔ التین
۲۹۔ قریش
۳۰۔ القارعہ
۳۱۔ القیمہ
۳۲۔ الھمزۃ
۳۳۔ المرسلت
۳۴۔ ق
۳۵۔ البلد
۳۶۔ الطارق
۳۷۔ القمر
۳۸۔ ص
۳۹۔ الاعراف
۴۰۔ الجن
۴۱۔ یٰس
۴۲۔ الفرقان
۴۳۔ فاطر
۴۴۔ مریم
۴۵۔ طٰہٰ
۴۶۔ الواقعہ
۴۷۔ الشعراء
۴۸۔ النمل
۴۹۔ القصص
۵۰۔ بنی اسرائیل
۵۱۔ یونس
۵۲۔ ھود
۵۳۔ یوسف
۵۴۔ الحجر
۵۵۔ الانعام
۵۶۔ الصفت
۵۷۔ لقمن
۵۸۔ سبا
۵۹۔ الزمر
۶۰۔ المومن
۶۱۔ حم سجدہ
۶۲۔ الشوریٰ
۶۳۔ الزخرف
۶۴۔ الدخان
۶۵۔ الجاثیہ
۶۶۔ الاحقاف
۶۷۔ الذریت
۶۸۔ الغاشیہ
۶۹۔ الکھف
۷۰۔ النحل
۷۱۔ نوح
۷۲۔ ابراہیم
۷۳۔ الانبیاء
۷۴۔ المومنین
۷۵۔ السجدۃ
۷۶۔ الطور
۷۷۔ الملک
۷۸۔ الحاقہ
۷۹۔ المعارج
۸۰۔ النباء
۸۱۔ النزعت
۸۲۔ الانفطار
۸۳۔ الانشاق
۸۴۔ الروم
۸۵۔ العنکبوت
۸۶۔ المطففین

مدنی ترتیب نزول

۱۔ البقرۃ	۸۔ الحدید	۱۵۔ الحشر	۲۲۔ التغابن
۲۔ الانفال	۹۔ محمد	۱۶۔ النور	۲۳۔ الصف
۳۔ ال عمران	۱۰۔ الرعد	۱۷۔ الحج	۲۴۔ الجمعہ
۴۔ الاحزاب	۱۱۔ الرحمٰن	۱۸۔ المنفقون	۲۵۔ الفتح
۵۔ الممتحنہ	۱۲۔ الدھر	۱۹۔ المجادلہ	۲۶۔ المائدۃ
۶۔ النساء	۱۳۔ الطلاق	۲۰۔ الحجرات	۲۷۔ التوبہ
۷۔ الزلزال	۱۴۔ البینہ	۲۱۔ التحریم	۲۸۔ النصر

(ماخوذانہ قرآن پاک مطبوعہ ماہنامہ آستانہ دہلی)

س ☆ : قرآن پاک کی ساتوں منزلیں کون کون سی سورت سے شروع ہوتی ہیں؟

ج : پہلی منزل سورہ فاتحہ سے دوسری سورہ مائدہ سے تیسری سورہ یونس سے چوتھی بنی اسرائیل سے پانچویں سورہ شعراء سے چھٹی سورہ صفت سے ساتویں سورہ ق سے

قرآن کریم کی آیات و حروف کی تعداد

س ☆ : قرآن کریم کی آیات کی تعداد کیا ہے؟

ج : قرآن کریم کی آیات کی تعداد چھ ہزار پانچسو (۶۵۰۰) ہے (جمل ص ۵ ج۱) دوسرا قول یہ ہے کہ چھ ہزار چھ سو سولہ (۶۶۱۶) آیات ہیں (الاتقان ص ۸۹ ج ۱) اور علامہ دانی نے علماء کا اجماع اس بات پر نقل کیا ہے کہ قرآن کی آیات کی تعداد چھ ہزار (۶۰۰۰) ہیں مگر پھر اس تعداد سے زیادتی کے متعلق ان میں آپس میں اختلاف ہو گیا ہے بعض لوگوں نے کچھ زیادتی ہی انہیں مانی اور چندصاحبوں نے دو سو چار آیتیں زائد بتائی ہیں (الاتقان ص ۸۹ ج ۱)

س ☆ : قرآن کریم میں کل کتنے حروف ہیں؟

ج : طبرانی نے حضرت عمر بن الخطاب سے مرفوعاً" روایت کی ہے کہ قرآن کے دس لاکھ ستائیس ہزار حروف ہیں یہ مقدار تمام آیات منسوخہ کو ملا کر ہے (جمل ص ۵ ج ا' الاتقان ص ۹۳ ج ا)

س ☆ : پورے قرآن میں حروف تہجی میں سے کس حرف کی کتنی تعداد ذکر کی گئی ہے؟

ج : قرآن کریم میں کونسا حرف کتنی مقدار میں آیا ہے اس کی تفصیل امام سفی نے بالترتیب اپنی کتاب (مجموع العلوم و مطلع النجوم) میں الگ الگ حرفاً" حرفاً" ذکر کی ہے جس کو زیل میں لکھا جاتا ہے۔ ا قرآن میں اڑتالیس ہزار سات سو چالیس ۴۸۷۴۰ ہیں۔ ب قرآن کریم میں گیارہ ہزار چار سو بیس ۱۱۴۲۰ ہیں ت قرآن میں چار لاکھ ۴۰۰۰۰۰۰ ہیں' ث دس ہزار چار سو اسی ۱۰۴۸۰ ہیں ج تین ہزار تین سو بائیس ۳۳۲۲ ہیں ح چار ہزار ایک سو اڑتیس ۴۱۳۸ ہیں' خ دو ہزار پانچسو تین ۲۵۰۳ ہیں د پانچ ہزار نو سو اٹھانوے ۵۹۹۸ ہیں' ر دو ہزار دو سو چھ ۲۲۰۶ ہیں' ز ایک ہزار چھ سو اسی ۱۶۸۰ ہیں' س پانچ ہزار سات سو ننانوے ۵۷۹۹ ہیں' ش دو ہزار ایک سو پندرہ ۲۱۱۵ ہیں' ص دو ہزار سات سو اسی ۲۷۸۰ ہیں' ض ایک ہزار آٹھ سو بیاسی ۱۸۸۲ ہیں' ع نو ہزار چار سو ستر ۹۴۷۰ ہیں' غ ایک ہزار دوسو انتیس ۱۲۲۹ ہیں' ف نو ہزار آٹھ سو تیرہ ۹۸۱۳ ہیں' ق آٹھ ہزار ننانوے ۸۰۹۹ ہیں ک آٹھ ہزار بائیس ۸۰۲۲ ہیں ل تینتیس ہزار نو سو بائیس ۳۳۹۲۲' م اٹھائیس ہزار نو سو بائیس ۲۸۹۲۲ ہیں' ن ستر ہزار ۷۰۰۰۰ ہیں' ھ چھبیس ہزار نوسو پچیس ۲۶۹۲۵ ہیں' لا چودہ ہزار سات سو سات ۱۴۷۰۷' ی پندرہ ہزار سات سو سترہ ۱۵۷۱۷ ہیں (الفتوحات الالعیہ ص ۵ ج ا)

رات میں نازل ہونے والی آیات

س ☆ :وہ سورتیں اور آیات کون کون سی ہیں جن کا نزول رات کے وقت ہوا ہے۔

ج : رات میں نازل ہونے والی سورتیں یہ ہیں (۱) سورہ انعام مکہ میں رات کیوقت نازل ہوئی اس طرح پر کہ ستر ہزار فرشتے اس کے گرد تسبیح (سبحان اللہ العظیم) کی آواز بلند کرتے آرہے تھے یہ سورت مکمل ایک بارگی میں نازل ہوئی (۲) سورہ مریم کا نزول بھی رات کو ہوا چنانچہ حضرت مریم غسانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ آج رات میرے گھر میں ایک لڑکی پیدا ہوئی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات مجھ پر سورہ مریم نازل ہوئی اس لئے اس لڑکی کانام مریم رکھو (الاتقان ص ۲۸ ج ۱) (۳) سورہ المنافقون کا نزول بھی رات میں ہوا ہے (۴) سورۂ المرسلات کا نزول بھی رات کے وقت ہوا ہے (۵) لو (۶) قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس ان دونوں سورتوں کا نزول بھی رات کے وقت ہوا ہے (الاتقان ص ۲۹ ج ۱) (۷) سورہ ال عمران کے آخری حصہ کی نسبت ابن حیان نے اپنی صحیح میں اور ابن المنذر وابن مردویہ اور ابن ابی الدنیا نے کتاب التفکر میں ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت بلالؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نماز فجر کی اذان سنانے آئے حضرت بلالؓ نے دیکھا آقا صلی اللہ علیہ وسلم رو رہے ہیں حضرت بلالؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے رونے کی کیا وجہ ہے رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیوں نہ روؤں جبکہ آج رات مجھ پر ان فی خلق السموت والارض واختلاف الیل والنھار لایت لاولی الالباب کا نزول ہوا ہے

اس کے بعد فرمایا بد بختی ہے اس شخص کیلئے جو اس آیت کو پڑھے پھر بھی صنعت خالق میں غور نہ کرے (الاتقان ص ۲۸ ج ۱) (۸) واللہ یعصمک من الناس امام ترمذی و حاکم نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کیلئے صحابہ رات میں پہرہ دیتے تھے جسوقت یہ آیت واللہ یعصمک الایہ نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمہ سے سر نکال کر فرمایا لوگو تم واپس جاؤ خدا نے خود مجھ کو اپنی حفاظت میں لے لیا ہے اور طبرانی نے عصمہ بن مالک الخطمی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نگہبانی کیا کرتے تھے جب یہ آیت واللہ یعصمک نازل ہوئی تو پہرہ توڑ دیا گیا (۹) آیہ الثلاثہ یعنی و علی الثلثه الذین خلقو احتی اذا ضاقت علیھم الارض بمارحبت اس آیت کی نسبت صحیحین میں حدیث کعب بن مالک سے مروی ہے انھوں نے کہا خدا نے ہماری توبہ ایسے وقت میں نازل فرمائی جبکہ رات کا پچھلا تیسرا حصہ باقی رہ گیا تھا جسکی کچھ تفصیل یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر غزوہ تبوک کیلئے روانہ ہوا تو کعب بن مالک، مرارہ بن ربیعہ اور ہلال بن امیہ یہ تینوں سواری والے تھے اس لئے ان تینوں نے یہ سوچا کہ صحابہ تو پیدل چل رہے ہیں ہمارے پاس سواری ہے اگر ہم کچھ ٹھیر کر بھی چلے تو ان کے ساتھ مل جائیں گے مگر ایک دن گذرا دو دن گذرے اسی طرح آج کل آج کل کرتے رہے اور یہ اس غزوہ میں شریک نہ ہو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو دیگر جو صحابہ عذر کی وجہ سے شریک جنگ نہ ہو سکے تھے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عذر پیش کرکے معافی مانگ لی مگر جب یہ تینوں آے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھارا فیصلہ اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک اللہ کے یہاں سے کوئی حکم نہ آجائے آخر کار تمام صحابہ نے ان سے بولنا بند کردیا پھراللہ نے

چالیس دن بعد ان کی توبہ کا پروانہ نازل فرمایا۔ (الاتقان ص ۲۸ ج ۱) (۱۰) آغاز سورہ الحج اس کا نزول اس وقت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے بوقت نزول کچھ لوگ سو گئے تھے اور بعض لوگ منتشر ہو چکے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیات کو بلند آواز سے پڑھا (رواہ ابن مردویہ عن عمران بن حصینؓ - (الاتقان ص ۲۸ ج ۱) (۱۱) سورہ الاحزاب کی وہ آیت جو عورتوں کے باہر نکلنے کی اجازت کے بارے اتری ہے قاضی جلال الدین نے کہا ہے وہ آیت یاایھا النبی قل لازواجک وبنا تک الایہ ہے (۱۲) واسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا الایہ کا نزول بقول ابن حبیب معراج کی رات میں ہوا (الاتقان ص ۲۸ ج ۱) آغاز سورہ الفتح یعنی انا فتحنا لک فتحا مبینا رات کے وقت نازل ہوئی (الاتقان ص ۲۸ ج ۱)

جن لوگوں اور چیزوں کے نام کنیت لقب قرآن میں ذکر کیئے گئے

س ☆ : اللہ نے قرآن کے اندر کل کتنے انبیاء علیہم السلام کے ناموں کو ذکر کیا ہے؟

ج : اللہ نے قرآن میں انبیاء و رسولوں میں کل پچیس کے ناموں کو ذکر فرمایا ہے جن کی تفصیل اس طرح ہے (۱) حضرت آدم علیہ السلام' (۲) حضرت نوح علیہ السلام' (۳) حضرت ادریس علیہ السلام' (۴) حضرت ابراہیم علیہ السلام' (۵) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام' (۶) حضرت اسحاق علیہ السلام' (۷) حضرت یعقوب علیہ السلام' (۸) حضرت یوسف علیہ السلام' (۹) حضرت لوط علیہ السلام' (۱۰) حضرت ہود علیہ السلام' (۱۱) حضرت صالح علیہ السلام' (۱۲) حضرت شعیب علیہ السلام' (۱۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام' (۱۴) حضرت ہارون علیہ السلام' (۱۵) حضرت داؤد علیہ السلام' (۱۶) حضرت سلیمان علیہ السلام' (۱۷) حضرت

ایوب علیہ السلام، (۱۸) حضرت ذوا لکفیل علیہ السلام، (۱۹) یونس بن متی علیہ السلام، (۲۰) حضرت الیسع علیہ السلام، (۲۱) حضرت زکریا علیہ السلام، (۲۲) حضرت یحیٰ علیہ السلام، (۲۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام، (۲۵) حضرت سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (الاتقان ص ۱۷۵ ج ۲)

س ☆ : قرآن میں فرشتوں میں سے کتنے فرشتوں کے نام ذکر کئے گئے ہیں؟

ج : بارہ فرشتوں کے نام ذکر کئے گئے ہیں جن کی تفصیل یہ (۱) حضرت جبرئیل (۲) حضرت میکائیل (۳) ہاروت (۴) ماروت (۵) الرعد (ایک قول کی بنا پر ایک فرشتہ کا نام ہے) (۶) برق (ایک قول کی بناپر یہ ایک فرشتہ کا نام ہے) (۷) مالک داروغہ جہنم کا نام ہے (۸) تعید (ایک قول کی بنا پر یہ بھی ایک فرشتہ کانام ہے) (۹) سجل (ایک قول پر یہ بھی ایک فرشتہ کا نام ہے) (۱۰) ذوالقرنین (یہ بھی ایک قول میں فرشتہ کا نام ہے) (۱۱) الروح (یہ بھی ایک قول کی بناپر ایک مخصوص فرشتہ کانام ہے (۱۲) السکینہ یہ بھی ایک قول پر ایک فرشتہ کانام ہے اس طرح قرآن میں ذکر ہونیوالے فرشتوں کے ناموں کی تعداد بارہ ہو جاتی ہے (الاتقان ص ۱۷۹ و ص ۱۸۰)

س ☆ : قرآن کریم میں صحابہ میں کس کس کے نام مذکور ہوئے ہیں؟

ج : قرآن میں صرف دو صحابیوں کے نام آئے ہیں حصرت زید بن حارثہ کانام جو اس آیت شریفہ میں ہے فلما قضٰی زید منها و طرار زوجنکها الایہ پ ۲۴ اور دوسرے صحابی حضرت سجل یوم نطوی السماء کطی السجلل الکتب میں ہے حضرت سجل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی تھے جیسا کہ ابو داؤد شریف ص ۴۰۷ ج ۲، میں حضرت ابن عباس کی روایت میں اس کی تصریح ہے السجل کاتب کان النبی صلی اللہ وسلم (سجل کے بارے میں ایک قول پہلے گذر چکا کہ یہ فرشتہ کا نام ہے

س ☆ : قرآن کریم میں کسی صحابی کا نام نہیں حتیٰ کہ خلفاء اربعہ کا نام بھی

نہیں تو پھر زید ابن حارثہ کا نام آنے کی کیاوجہ ہے ان کی کیا خصوصیت ہے؟

ج : وجہ اسکی یہ کہ زید بن حارثہ زمانہ جاہلیت کے غلاموں میں سے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خرید کر آزاد کردیا تھااور اپنا لے پالک بیٹا بنا لیا تھا لوگ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرکے زید بن محمد کہا کرتے تھے اور ان کو آپ کا فرزند حقیقی کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شادی اپنی پھوپھی کی لڑکی حضرت زینب سے کردی تھی ان دونوں (میاں بیوی) میں موافقت نہ ہوئی تو زید نے زینب کو طلاق دیدی اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب کی دلداری کیلئے اس سے شادی کرنے پر تردد میں تھے ادھر کفار کی طرف سے طعن کا اندیشہ تھا کہ لوگ طعنہ دیں گے کہ اپنے بیٹے کی بیوی سے شادی کرلی اللہ نے حکم نازل فرمایا فلما قضی زید منہا وطرا زوجنکھا کہ جب زید نے زینب سے اپنی حاجت پوری کرلی (یعنی ان کو طلاق دیدی) تو ہم نے ان کی شادی آپ سے کردی، اس پر کفار طعن کرنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے کی بیوی سے شادی کرلی اللہ نے آیت نازل فرمائی ما کان محمد ابا احد من رجالکم کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں اور زید ان کے حقیقی بیٹے نہیں ہیں اور حکم ہوگیا کہ زید بن حارثہ کو زید بن محمد نہ کہو بلکہ زید بن حارثہ کہا کرو اس وقت سے ان کو زید بن حارثہ کہا جانے لگاتو چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے کی شرافت فضیلت سے یہ محروم کردئے گئے تھے اللہ نے اس کے بدلہ میں ان کو دوسری شرافت و فضیلت سے نواز دیا کہ ان کا نام قرآن میں ذکر فرمادیا (ہدایت الترتیل لتلاوۃ التنزیل ص ۳۹۵ ص ۲ مع زیادہ توضیح

س ☆ : قرآن پاک میں انبیاء و رسل کے علاوہ پہلے مومن لوگوں میں سے کس کس کے نام آئے ہیں۔

ج : قرآن میں ایسے چھ لوگوں کے نام آئے ہیں۔ ا۔ حضرت عمران یہ حضرت

مریم کے والد تھے جن کا ذکر واذ قالت امراۃ عمران الا یته اور ومریم بنت عمران التی احصنت الا یته میں ہے۔ ۲۔ حضرت تبع یہ نیک لوگوں میں سے تھے جن کا ذکر اللہ کے قول وقوم تبع میں ہے۔ ۳۔ حضرت لقمان ایک حبشی غلام تھے جو بڑھئی کا کام کرتے تھے قالہ ابن عباسؓ ان کا ذکر اللہ کے قول ولقد اتینا لقمان الحکمته میں ہے۔ ۴۔ حضرت یوسف یہ ایک شخص کا نام ہے جس کا ذکر سورۂ مومن میں ولقد جاء کم یوسف من قبل الا یته میں ہے۔ ۵۔ یعقوب جس کا ذکر سورۂ مریم کے شروع میں ہے۔ یرثنی ویرث من ال یعقوب یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے علاوہ کسی اور شخص کا نام ہے۔ ۶۔ تقی یہ ایک شخص کا نام ہے جو نیکی میں مشہور تھا۔ زیادہ نیک ہوتا تھا اس کو لوگ کہتے تھے کہ تو نیکی میں تقی کی طرح ہے اس کا ذکر آیت شریفہ انی اعوذ بالرحمٰن منک ان کنت تقیا میں ہے۔ (الاتقان ۲ ص ۱۸۰)

س ☆ : قرآن کریم میں عورتوں میں سے کن کن عورتوں کے نام آئے ہیں؟

ج : قرآن کریم میں عورتوں میں سے صرف حضرت مریم علیہا السلام کا نام آیا ہے۔ مگر ابن عساکر نے کہا ہے کہ اللہ کے فرمان اتدعون بعلا میں بعل ایک عورت کا نام تھا جس کی لوگ عبادت کیا کرتے تھے یعنی دیوی مانتے تھے۔ (الاتقان ۲ ص ۱۸۱)

س ☆ : قرآن کریم میں کسی عورت کا نام نہیں مگر حضرت مریم کا نام جابجا ہے۔ اس کا سبب کیا ہے؟

ج : واللہ اعلم اس کی وجہ یہ ہے کہ زوجہ کا نام لینا زمانہ جاہلیت میں برا سمجھا جاتا تھا چونکہ نصاریٰ حضرت مریم کو اللہ کی بیوی کہتے تھے۔ اللہ نے نصاریٰ کے اعتقاد کو باطل کرنے کے لیے جگہ جگہ حضرت مریم کا ذکر فرمایا تاکہ معلوم ہو جائے کہ مریم اللہ کی زوجہ نہیں اگر ہوتی تو اللہ تعالیٰ ان کا نام نہ لیتا (ہدایته الترتیل لتلاوۃ التنزیل ۲ ص ۳۹۵)

س ☆ : قرآن کریم میں کن کن کافروں کے نام ذکر کئے گئے ہیں؟

ج : قرآن میں جن کافروں کے نام آئے ہیں وہ یہ ہیں۔ ا۔ قارون یہ یصہر کا بھائی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچازاد بھائی تھا۔ ۲۔ جالوت یہ ایک بادشاہ تھا جس کا ذکر وقتل داؤد جالوت میں ہے۔ ۳۔ ہامان نمرود کا وزیر تھا۔ ۴۔ بشریٰ یہ حضرت یوسف علیہ السلام والے کنویں پر آنے والا شخص تھا جس نے پکارا یبشریٰ ھذا غلام ۵۔ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تھا اور بعض نے کہا تارخ نام تھا اور آزر لقب تھا۔ ۶۔ النسی یہ بنی کنانہ کے قبیلہ سے ایک آدمی النسی نامی گزرا ہے جو ماہ محرم کو ماہ صفر بنا دیا کرتا تھا۔ (الاتقان ۲ ص ۱۸)

س ☆ : قرآن کریم میں جنات کے ناموں میں سے کس کا نام آیا ہے؟

ج : قرآن میں جنات میں سے صرف ابلیس کا نام آیا ہے جو ان سب جنات کا جد اعلیٰ کہلاتا ہے۔ (الاتقان ۲ ص ۱۸۱)

س ☆ : قرآن کریم میں کتنے اور کن کن قبیلوں کے نام آئے ہیں؟

ج : قرآن کریم میں چھ قبیلوں کے نام آئے ہیں۔ ا۔ یاجوج ۲۔ ماجوج ۳۔ عاد ۴۔ ثمود ۵۔ مدین ۶۔ قریش (الاتقان ۲ ص ۱۸۱)

س ☆ : قرآن کریم میں کن کن بتوں کے نام آئے ہیں جو کہ انسانوں کے نام تھے؟

ج : قرآن کریم میں جن بتوں کے نام آئے ہیں وہ یہ ہیں۔ ا۔ ود ۲۔ سراع ۳۔ یغوث ۴۔ یعرق ۵۔ نسر یہ پانچوں قوم نوح کے اصنام تھے۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ یہ پانچوں قوم نوح کے نیک لوگوں کی نام ہیں مگر جب یہ لوگ مر گئے تو شیطان نے ان کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ وہ ان لوگوں کی نشست گاہوں پر پتھروں کے نشانات قائم کر دیں اور ان پتھروں کو ان ہی مردہ لوگوں کے نام سے موسوم کر دیں اور ان ہی کی طرف ان کی نسبت کردیں۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا لیکن جب تک ان

نشانات کو جاننے والے لوگ زندہ رہے۔ اس وقت تک تو ان کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتے رہے۔ جب واقف کار لوگ انتقال کر گئے اور اصل حقیقت معدوم ہو گئی تو ان کی عبادت شروع کر دی۔ یہاں سے پتھروں کی عبادت شروع ہو گئی۔ ٦۔ لات۔ یہ بھی ایک شخص کا نام تھا جو حاجیوں کے لیے ستو گھولا کرتا تھا۔ ٧۔ منات ٨۔ عزی--- یہ تینوں قریش کے بت ہیں۔ ٩۔ الرجز (بضم الراء) یہ بھی ایک قول کی بنا پر ایک بت کا نام ہے۔ ١٠۔ جبت ١١۔ طاغوت یہ دونوں بھی بتوں کے نام ہیں مشرکین ان کی عبادت کیا کرتے تھے۔ ١٢۔ الرشاد جس کا ذکر اللہ کی ارشاد وما اھدیکم الا سبیل الرشاد میں ہے۔ یہ ایک قول کی بنا پر فرعون کے بتوں میں سے ایک بت تھا۔ ١٣۔ بعل یہ قوم الیاسؑ کا بت تھا۔ ١٤۔ ازر یہ بھی ایک قول کی بنا پر ایک بت کا نام تھا۔ (الاتقان ٢ ص ١٨١)

س ☆ : قرآن کریم میں کن کن شہروں، گاؤں اور جگہوں کے نام ذکر کئے گئے ہیں؟

ج : قرآن کریم میں جن جن شہروں، گاؤں اور جگہوں کے نام آئے ہیں وہ یہ ہیں۔

١۔ بکتہ جو مکہ کا نام ہے۔ ٢۔ مدینہ ٣۔ احد ٤۔ حنین یہ طائف کے قریب گاؤں ہے۔ ٥۔ مصر ٦۔ بابل ٧۔ الایکتہ قوم شعیب کا شہر تھا۔ ٨۔ الرقیم اس قریہ کا نام ہے جہاں سے اصحاب کہف نکلے تھے۔ ٩۔ حرد ایک گاؤں کا نام ہے اور قرآن میں جن جگہوں کا ذکر ہے وہ یہ ہیں۔ ١٠۔ مشعر حرام مزدلفہ میں ایک پہاڑ ہے۔ ١١۔ نقع عرفات سے مزدلفہ کے درمیان جگہ کا نام ہے ١٢۔ احقاف حضر موت اور عمان کے مابین ریگستانی پہاڑ کا نام ہے۔ ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ احقاف ملک شام کے ایک پہاڑ کا نام ہے۔ ١٣۔ طور سینا وہ پہاڑ ہے جس پر سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو باری تعالیٰ نے پکارا تھا۔ ١٤۔

الجودی یہ الجزیرہ میں ایک پہاڑ ہے۔ ۱۵۔ طوی ایک وادی کا نام ۱۶۔ الکھف پہاڑ میں تراشا ہوا گھر ہے۔ ۱۷۔ الحرم ابن ابی حاتم نے حضرت عطاء سے روایت کی ہے کہ عرم ایک وادی کا نام ہے۔ ۱۸۔ الصریم ابن جریر نے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے یہ ملک یمن میں ایک زمین کا نام ہے۔ ۱۹۔ ق ایک پہاڑ ہے جو زمین کے گرد محیط ہے (اسی کا نام کوہ قاف بھی ہے) الجرز ایک زمین کا نام ہے۔ ۲۰۔ الطاغیتہ یہ اس مقام کا نام ہے جہاں قوم ثمود کو ہلاک کیا گیا تھا۔ (الاتقان فی علوم القرآن ۲ ص ۱۸۲)

س ☆ : قرآن حکیم میں آخرت کے مقامات میں سے کن کن جگہوں کے نام ذکر کئے گئے ہیں۔

ج : قرآن حکیم میں آخرت کی جن جن جگہوں کا ذکر ہے وہ یہ ہیں۔ ۱۔ فردوس یہ جنت کی سب سے اعلیٰ جگہ ہے۔ ۲۔ علیون بعض حضرات نے کہا یہ جنت کی سب سے اعلیٰ جگہ ہے اور بعض نے کہا یہ اس کتاب کا نام ہی جس میں دونوں جہان کے نیک لوگوں کے اعمال تحریر ہیں۔ ۳۔ الکوثر یہ جنت کی ایک نہر کا نام ہے۔ ۴۔ سلسبیل ۵۔ تسنیم یہ دونوں جنت کے دو چشمے ہیں۔ ۶۔ سجین یہ کفار کی روحوں کی قرارگاہ کا نام ہے۔ ۷۔ صعود یہ جہنم کے ایک پہاڑ کا نام ہے۔ ۸۔ غنی۔ ۹۔ اثام ۱۰۔ موبق ۱۱۔ سعیر ۱۲۔ ویل ۱۳۔ سائل ۱۴۔ سحق یہ ساتوں جہنم کی وادیاں (ندیاں) ہیں جن میں جہنمیوں کی راد اور پیپ بہے گی۔ (۱۵) الفلق جہنم میں ایک کنواں ہے۔ ۱۶۔ یحموم یہ جہنم کے سیاہ دھویں کا نام ہے۔ (الاتقان ۲ ج ۱ ص ۱۸۳)

س ☆ : قرآن میں وہ نام کون کون سے ہیں جو جگہوں کی جانب منسوب ہیں؟

ج : قرآن میں جگہوں کی جانب منسوب ذیل نام مذکور ہوئے۔ ۱۔ الامی۔ یہ ام القریٰ (وادی مکہ) کی جانب منسوب ہے۔ ۲۔ عبقری یہ عبقر کی جانب منسوب ہے جو جنوں کی ایک جگہ کا نام ہے اور ہر نادر چیز اس کی طرف

منسوب کی جاتی ہے۔ ۳۔ السامری یہ ایک سرزمین کی طرف منسوب ہے جس کا نام سامرون اور بعض نے سامرہ بتلایا ہے۔ ۴۔ العربی یہ عربہ کی جانب منسوب تھا اور یہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے گھر کا صحن (آنگن) تھا۔
(الاتقان ۲ ص ۱۸۳)

س ☆ : خداوند تعالیٰ نے قرآن میں کس کی کنیت ذکر فرمائی؟

ج : اللہ نے قرآن مجید میں سوائے ابولہب کے اور کوئی کنیت ذکر نہیں فرمائی۔ ابولہب کا نام عبدالعزیٰ تھا اور یہ نام قرآن میں اس وجہ سے نہیں آیا چونکہ یہ شرعاً حرام ہے (الاتقان ۲ ص ۱۸۳)

س ☆ : کلام الٰہی میں واقع ہونے والے القاب کون کون سے ہیں؟

ج : اللہ کے کلام میں مذکور ہونے والے القاب یہ ہیں۔ ۱۔ اسرائیل۔ یہ حضرت یعقوبؑ کا لقب ہے جس کے معنی عبداللہ کے ہیں۔ ۲۔ المسیح۔ یہ حضرت عیسیٰؑ کا لقب ہے۔ ۳۔ ادریس یہ بھی لقب ہے اصل نام اخنوخ تھا بوجہ کثرت درس کتاب اللہ کے ادریس نام پڑ گیا۔ ۴۔ ذوالکفل یہ حضرت الیاسؑ کا لقب ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یہ حضرت یوشع کا لقب ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ یہ حضرت یسعؑ کا لقب ہے چوتھا قول یہ ہے کہ یہ حضرت زکریاؑ کا لقب ہے۔ ۵۔ نوح یہ بھی لقب ہے آپ کا اصل نام عبدالغفار تھا بوجہ اپنے نفس پر کثرت سے رونے کے نوح لقب پڑ گیا۔ ۶۔ ذوالقرنین بھی لقب ہے اصل نام اسکندر تھا۔ ۷۔ فرعون لقب ہے اصل نام ولید بن مصعب تھا اور اس کی کنیت ابوالعباس تھی۔ ۸۔ تبع لقب ہے۔ اصل نام اسعد بن ملکی کرب تھا یہ شاہان یمن کا عام لقب تھا جو بھی یمن کا بادشاہ بنا اس کو تبع کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ (الاتقان فی علوم القرآن ج ۲ ص ۱۸۴)

آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق امور

س ☆ : آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کس ماہ کی کس تاریخ، کس دن اور کس گھر میں ہوئی؟

ج : آنخضت صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ربیع الاول بروز دو شنبہ (پیر) دار ابن یوسف میں پیدا ہوئے اور یہ گھر دار ابن یوسف کے نام سے مشہور تھا۔ (الکامل فی التاریخ لابن کثیر ج ۱ ص ۴۵۸)

س ☆ : آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین، دادا دادی اور نانا نانی کے نام کیا کیا تھے؟

ج : آپ کے والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ، دادا کا نام عبدالمطلب، دادی کا نام فاطمہ بنت عمرو بن عائذ اور آپ کے نانا کا نام وہب اور نانی کا نام برہ بنت عبدالعزی تھا۔ (اصح السیر ص ۳ و ۵، البدایہ والنہایہ)

س ☆ : آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی پھوپھیاں تھیں اور نام کیا کیا تھے؟

ج : چھ پھوپھیاں تھیں جن کے نام یہ تھے۔ صفیہ، ام حکیم البیضاء، عاتکہ، امیمہ، اروی، برہ (اوجز السیر لخیر البشر ص ۶) اور ان میں سے صرف صفیہ مسلمان ہوئیں۔ (اصح السیر ص ۵)

س ☆ : آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سب سے پہلے کونسا کلام نکلا؟

ج : آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سب سے پہلے نکلنے والا کلام یہ ہے اللہ اکبر کبیرا" والحمد للہ کثیرا و سبحان اللہ بکرۃ واصیلا" (نشر الطیب ص ۲۳)

س ☆ : احد کی لڑائی میں جب آپ کے دندان مبارک شہید ہو گئے تھے ان سے جو خون نکلا تھا وہ کہاں گیا تھا؟

ج : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک سے جو خون نکلا تھا وہ حضرت مالک ابن سنان نے پی لیا تھا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو ایسے شخص کو دیکھنا چاہے کہ جس کے خون میں میرا خون مل گیا ہو وہ مالک بن سنان کو دیکھ لے۔ (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ ۴ ص ۲۸۱)

س ☆ : وہ کونسے انبیاء ہیں جن کے دو نام رکھے گئے؟

ج : حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے سوا کسی نبی کے دو[1] نام نہیں رکھے گئے۔ (الاتقان ۲ ص ۳۴۹)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس سواری پر سوار ہو کر معراج میں تشریف لے گئے تھے اس کا رنگ کیسا تھا قد کتنا تھا؟

ج : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگ کے براق پر سوار ہو کر معراج میں گئے جو گدھے سے ذرا اونچا اور خچر سے ذرا نیچا تھا۔ (مسلم شریف ا ص ۹۱)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب براق پر سوار ہونے لگے تو رکاب و لگام کس نے تھامی تھی؟

ج : حضرت جبریلؑ نے رکاب اور میکائیل نے لگام تھامی تھی۔ (نشر الطیب ص ۳۷)

س ☆ : شب معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کی امامت کس جگہ کرائی اور کتنی رکعتیں بڑھائیں؟

ج : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں تمام انبیاء کو دو رکعت نماز پڑھائی۔ (مسلم ا ص ۹۱)

س ☆ : آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو امامت کے لیے کس نے بڑھایا اور مقتدی کس ترتیب پر کھڑے تھے؟

---

[1] محمد اور احمد۔ عیسیٰ اور مسیح علیہما السلام

ج : انبیاء علیہم السلام جب صفیں درست کر چکے تو کھڑے ہوئے یہ انتظار کر رہے تھے کہ دیکھو کون امامت کے لیے آگے بڑھتا ہے حضرت جبرئیلؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر امامت کے لیے آگے بڑھا دیا۔ (نشر الطیب ص ۴۴) اور اس نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کے قریب حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے تھے۔ داہنی جانب حضرت اسمٰعیلؑ کھڑے تھے۔ بائیں جانب حضرت اسحٰقؑ پھر حضرت موسیٰؑ پھر تمام انبیاء و رسل کھڑے تھے۔ (حاشیہ جلالین ص ۴۰۸)

س ☆ : اس نماز میں رسولوں اور نبیوں کی کتنی صفیں تھیں؟

ج : کل سات صفیں تھیں جن میں سے تین میں رسل عظام تھے۔ (حاشیہ جلالین ص ۴۰۸) اور چار صفوں میں انبیاء کرام علیہم السلام تھے۔ (حاشیہ جلالین ص ۴۰۸)

س ☆ : حضرت عیسیٰؑ سے حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم تک کتنا زمانہ گزرا؟

ج : زمانہ فترت کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ (۱) پانچسو انہتر (۵۶۹) سال کا عرصہ ہوا۔ (۲) حضرت ابوعثمان ہندی کہتے ہیں زمانہ فترۃ چھ سو سال کا ہوا۔ (۳) قتادہ نے کہا ہے کہ پانچ سو ساٹھ سال کا ہوا۔ (حاشیہ جلالین ص ۹۷)

س ☆ : غار حرا کا طول و عرض کتنا تھا؟

ج : لمبائی چار گز اور چوڑائی دو گز تھی۔

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر کس نے، کب اور کس کھانے میں ملا کر دیا تھا اور اس کے کتنے سال بعد آپ کی وفات ہوئی؟

ج : سلام بن مشکم کی عورت زینب بنت الحارث نے ایک بکری کے گوشت میں زہر ملا کر غزوۂ خیبر کے موقعہ پر آپ کے سامنے پیش کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے گوشت منہ میں لیا مگر معلوم ہو گیا بعض روایات میں ہے کہ گوشت نے کہہ دیا کہ زہر ملا ہوا ہے۔ آپ نے اس کو تھوک دیا۔

اس واقعہ کے تین سال بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔ (اصح السیر ص ۲۰۲)

س ☆ : حضورؐ کے اسماء گرامی کتنے ہیں؟

ج : ۱۔ حضورؐ کے اسماء گرامی کل ننانوے ہیں۔

۲۔ حضورؐ کے کل نام پانچ سو اکیس ہیں۔ (بحوالہ قصیدہ حسنی ص ۳۳)

۳۔ حضورؐ کے کل نام آٹھ سو پانچ ہیں۔ (بحوالہ البرکات المکیہ ص ۲۴۸)

۴۔ بعض نے کہا ہے کہ حضورؐ کے نام و القاب ایک ہزار ہیں۔ (قصص القرآن ج ۴ ص ۲۱۴)

س ☆ : قرآن کریم میں حضورؐ کے کتنے نام ذکر کیے گئے ہیں۔

ج : قرآن کریم میں کل انتیس (۲۹) نام ذکر کیے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض کئی کئی جگہ بھی ذکر ہوئے ہیں۔ (بحوالہ قصص القرآن ج ۴ ص ۲۱۱)

س ☆ : معراج کا واقعہ کتنے صحابہؓ سے روایت کیا گیا ہے۔

ج : ۱۔ معراج کا واقعہ چھبیس صحابہؓ سے منقول ہے۔ (نشر الطیب ص ۵۳)

۲۔ معراج کا واقعہ پینتالیس صحابہ سے منقول ہے۔ (قصص القرآن ج ۴ ص ۳۳۵)

جن میں مہاجرین بھی ہیں اور نصار بھی، مرد بھی عورتیں بھی۔

س ☆ : جن صحابہؓ سے معراج کا واقعہ منقول ہے ان کے نام کیا کیا ہیں؟

ج : ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔ ۱۔ حضرت عمرؓ ۲۔ حضرت علیؓ ۳۔ حضرت ابن مسعودؓ ۴۔ حضرت ابن عباسؓ ۵۔ حضرت ابن عمرؓ ۶۔ حضرت ابن عمرو ۷۔ حضرت ابی بن کعب ۸۔ حضرت ابو ہریرۃؓ اور صحابیات میں

۱۔ حضرت عائشہؓ ۲۔ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ ۳۔ حضرت ام ہانیؓ

۴۔ حضرت ام سلمہؓ

س ☆ : جب معراج کا واقعہ پیش آیا اس وقت آپ کہاں تشریف رکھتے تھے؟

ج : ۱۔ آپ حطیم میں تھے۔ (بخاری) ۲۔ آپ شعب ابی طالب میں تھے۔ (واقدی) ۳۔ آپ ام ہانی کے گھر تھے (طبرانی) ۴۔ آپ گھر میں تھے۔

(بخاری) ۵۔ آپ مسجد حرام میں تھے (بخاری) (بحوالہ نشر الطیب ص ۵۳)

س ☆ : معراج کے سفر میں آپ نے کتنے مقامات پر نماز پڑھی تھی۔

ج : انبیاءؑ کی امامت کے علاوہ تین مقامات پر آپ نے نماز پڑھی۔ ا۔ مدینہ منورہ میں ۲۔ مدین میں ۳۔ بیت اللحم میں اور بعض نے مدین کی جگہ طور سینا کا ذکر کیا ہے۔ (نشر الطیب ص ۵۶)

س ☆ : بیت اللحم کس جگہ کا نام ہے؟

ج : بیت اللحم وہ جگہ ہے جہاں حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش ہوئی تھی۔ (حوالہ بالا)

س ☆ : طور سینا کس جگہ کا نام ہے؟

ج : طور سینا اس پہاڑ کو کہتے ہیں جہاں خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے کلام فرمایا تھا۔ (حوالہ بالا)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کونسی خصوصیات ہیں جو دنیا میں آنے سے قبل آپ کو عطا ہوئیں؟

ج : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات تو بہت ہیں ان میں سے چند ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں۔ (۱) عالم ارواح میں سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا ہونا (۲) سب سے پہلے آپ کو نبوت عطا ہونا۔ (۳) آپ کا نام مبارک عرش پر لکھا ہوا ہونا۔ (۴) عہد الست میں بلیٰ کہہ کر سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب دینا۔ (۵) خلق عالم سے آپ کا مقصود ہونا۔ (۶) پہلی کتابوں میں آپ کی بشارت ہونا۔ (نشر الطیب ص ۱۸۴)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ خصوصیات جو آپ کو دنیا میں آنے کے بعد عطا ہوئیں وہ کون کون سی ہیں؟

ج : چند خصوصیات ذکر کی جاتی ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔ ا۔ بوقت پیدائش آپ کے

جسم اطہر کا نجاست و گندگی سے بالکل پاک و صاف ہونا۔ ۲۔ جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کا سجدہ کی حالت میں انگشت شہادت کا آسمان کی جانب اٹھائے ہوئے ہونا۔ ۳۔ ولادت کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ کا ایک ایسے نور کو دیکھنا جس کی روشنی سے کسریٰ کے محلات نظر آ گئے۔ ۴۔ گہوارہ میں فرشتوں کا جھونکا دینا۔ (۵) گہوارہ میں کلام کرنا (یہ دوسرے انبیاء کی بھی خصوصیت ہے) (٦) گہوارہ میں فرشتوں کی طرف انگشت سے اشارہ کرنا اور چاند کا آپ کی طرف مائل ہو جانا۔ (۷) اپنی پشت کی طرف سے اس طرح دیکھ لینا جس طرح سامنے سے دیکھتے تھے۔ ۸) کھارے پانی میں لعاب مبارک ڈالنے سے پانی کا میٹھا ہو جانا۔ (۹) آپ کا لعاب دہن دودھ پیتے بچہ کے منہ میں ڈالنے سے اس کو بھوک نہ لگنا اور اس کا دودھ طلب نہ کرنا۔ (۱۰) آپ کی بغل میں بالوں کا نہ ہونا بغل کا سفید اور چمکدار ہونا۔ (۱۱) آواز کا اتنی دور تک پہنچ جانا کہ دوسرں کی آواز آپ کی آواز کے عشر عشیر کو بھی نہیں پہنچتی تھی۔ (۱۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنی دوری سے بات کو سن لینا کہ دوسرے اتنی دور سے نہیں سن سکتے تھے۔ (۱۳) تمام عمر جمائی نہ آنا (۱۴) تمام زندگی خواب میں احتلام نہ ہونا۔ (۱۵) آپ کے پسینہ کا مشک سے زیادہ خوشبودار ہونا۔ (۱۶) آپ کے بول و براز (پیشاب پاخانہ) کو زمین کا اس طرح نگل جانا کہ اس جگہ نشان تک باقی نہ رہتا تھا۔ (۱۷) دھوپ میں چلتے وقت آپ کے سر پر بادل کا سایہ کر لینا۔ (۱۸) آپ جب کسی درخت کے نیچے بیٹھتے تو اس درخت کا آپ کی طرف جھک جانا (۱۹) آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑنا۔ (۲۰) آپ کے کپڑوں پر مکھی وغیرہ کا نہ بیٹھنا۔ (۲۱) جب آپ کسی جانور پر سوار ہوتے تو اس کا بول و براز نہ کرنا۔ (۲۲) معراج کی سیر کرنا۔ (۲۳) دیدار الٰہی سے مشرف ہونا۔ (۲۴) ملائکہ کا میدان جہاد میں اسلامی فوج کے ساتھ شامل ہو کر قتال کرنا اور آپ کی مدد کرنا۔ (۲۵) چاند کے دو ٹکڑے ہو جانا۔ (۲٦) جملہ روئے زمین کا آپ کے لیے مسجد بنا دینا۔ (۲۷)

پوری زندگی آپ کا ستر نظر نہ آنا۔ (۲۸) سب مخلوق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا افضل ہونا۔ (۲۹) غنائم کا آپ کے لیے حلال ہونا۔ (۳۰) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت جبریل امین کو ان کی اصل صورت و شکل میں دیکھنا۔ (۳۱) سونے کی حالت میں آنکھوں کا سو جانا اور دل کا بیدار رہنا۔ (یہ خصوصیت دیگر تمام انبیا کی بھی ہے) تفسیر عزیزی ص ۲۱۸ پارہ نمبر ۳ (۳۲) کہانت کا منقطع ہو جانا (۳۳) اذان و اقامت میں نام مبارک ہونا۔ (۳۴) ایسی کتاب عطا ہونا جو ہر طرح معجز ہے لفظاً" بھی معنیً" بھی تغیر سے محفوظ رہنے میں بھی، حفظ یاد ہو جانے میں بھی (۳۵ صدقہ کا حرام ہونا۔ (۳۶) ازواج مطہرات کا امت پر ابداً" حرام ہونا۔ (۳۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ سے بھی نسب اولاد کا ثابت ہونا۔ (۳۸) دور تک آپ کا رعب دشمن پر پڑنا (۳۹) آپ کو جوامع الکلم عطا ہونا۔ (۴۰) تمام خلائق کی طرف مبعوث ہونا۔ (۴۱) آپ پر نبوت ختم ہونا۔ (۴۲) آپ کے متبعین کا سب انبیاء کے متبعین سے زیادہ ہونا (نشر الطیب ص ۱۸۴)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کونسی خصوصیات ہیں جو آپ کو قیامت کے دن عطا کی جائیں گی؟

ج : مکمل کا تو احاطہ نہ ہو سکا البتہ چند اس مقام پر ذکر کی جاتی ہیں۔ (۱) سب سے پہلے آپ کا قبر سے باہر نکلنا۔ (۲) آپ کا سب سے پہلے بے ہوشی سے ہوش میں آنا۔ (۳) آپ کا میدان حشر میں براق پر سوار ہو کر آنا اور بطور اعزاز ستر ہزار فرشتوں کا آپ کے ساتھ ہونا۔ (۴) عرش کی داہنی جانب کرسی پر آپ کا بیٹھنا۔ (۵) آپ کو مقام محمود عطا ہونا۔ (۶) لوائے حمد (حمد کا جھنڈا) آپ کے ساتھ ہونا (۷) حضرت آدم علیہ السلام اور آپ کی جملہ ذریات کا آپ کے جھنڈے کے نیچے ہونا۔ (۸) ہر نبی کا اپنی اپنی امتوں کے ساتھ آپ کے پیچھے پیچھے ہونا۔ (۹) دیدار خداوندی سب سے پہلے آپ کو نصیب ہونا۔(۱۰) شفاعت عظمیٰ کا آپ کے لیے مخصوص ہونا (۱۱) پل صراط پر

سب سے پہلے آپ کا اپنی امت کو لے کر گزرنا۔ (۱۲) سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنت کا دروازہ کھلوانا۔ (تفسیر عزیزی ص ۲۱۸ پ ۳۰ و کنز العمال ص ۴۰۳ ج ۱۱)

س ☆ : وہ کیا خصوصیات ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے منجملہ دیگر امم کے خاص آپ کی امت کو عطا ہوئیں؟

ج : یہ خصوصیات امت محمدیہ کہلاتی ہیں جو ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔

(۱) غنائم کا حلال ہونا (۲) تمام روئے زمین پر نماز کا جائز ہونا۔ (۳) نماز میں ان کی صفوف کا بطرز ملائکہ ہونا۔ ۴۔ جمعہ کا ایک خاص عبادت کے لیے مقرر ہونا۔ ۵۔ یوم جمعہ میں ساعت اجابت کا ہونا (یعنی جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی کا آنا جس میں دعائیں قبول ہوتی ہیں) (۶) روزہ کی لیے سحری کی اجازت کا ہونا۔ (۷) رمضان میں شب قدر کا عطا ہونا۔ (۸) وسوسہ خطا اور نسیان کا گناہ نہ ہونا۔ (۹) احکام شاقہ کا مرتفع (ختم) ہو جانا۔ (۱۰) تصویر کا ناجائز ہونا۔ (۱۱) اجماع امت کا حجت ہونا اور اس میں ضلالت و گمراہی کا احتمال نہ ہونا۔ (۱۲) اختلاف فرعی کا رحمت ہونا۔ (۱۳) پہلی امتوں جیسے عذابوں کا نہ آنا۔ (۱۴) علماء سے وہ کام لینا جو انبیاء کرتے تھے۔ (۱۵) قیامت تک جماعت اہل حق کا موید من اللہ ہو کر پایا جانا۔ (نشر الطیب ص ۱۸۵) (۱۶) امت محمدیہ کا دیگر انبیاء کی امتوں پر گواہ بننا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لتکونوا شهداء علی الناس (تا کہ تم گواہ بنو لوگوں پر قیامت کے دن) (روح المعانی ص ۵ ج ۲)

حضرت آدم علیہ السلام سے متعلق امور

س ☆ : جب خداوند کریم نے پیدائش آدمؑ کا مسئلہ سامنے رکھا تو انہوں نے وجہ کیوں معلوم کی تھی؟

ج : ملائکہ عظام نے سوال اعتراضاً نہیں کیا جیسا کہ بعض جاہلوں نے گمان کر

لیا ہے بلکہ وجہ یہ تھی کہ خداوند عالم ملا ئکہ کو بڑے بڑے معاملوں کی خبر دیتے تھے۔ فرشتوں نے مقصد خداوندی پر مطلع ہونے کے ساتھ ساتھ حکمت معلوم کرنے کے لیے سوال کیا مقصود ملاءَ تعریض و تنقیص حضرت آدم علیہ السلام نہ تھا۔

(البدایہ والنہایہ ص ۷۰ ج ۱)

س ☆ : جنات پیدائش حضرت آدم کے کتنے سال پہلے دنیا میں آباد تھے؟

ج : پیدائش آدم سے دو ہزار سال پہلے دنیا میں جنات آباد تھے۔ جب انہوں نے ناحق قتل و غارت کرنی شروع کی تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کا ایک لشکر بھیجا جنہوں نے جنات کو تہ بالا کرکے پہاڑوں میں پھینک دیا۔ (البدایہ والنہایہ ا ص ۷۱)

س ☆ : خداوند کریم نے حضرت آدم علیہ السلام کو جن چار چیزوں کا شرف بخشا وہ کون کون سی ہیں؟

ج : وہ چار چیزیں یہ ہیں۔ (۱) خداوند تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا۔ (۲) حضرت آدم میں اپنی روح پھونکی۔ (۳) ملا ئکہ کو حکم فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ (۴) حضرت آدمؑ کو جملہ اشیاء کے ناموں کی تفصیل سے مطلع فرمایا۔ (البدایہ والنہایہ ص ۷۲ ج ۱)

س ☆ : جب اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کا مٹی کا پتلہ بنا دیا تو یہ پتلہ خاک کتنے سال تک رہا یعنی اس پتلہ آدم میں کتنے سال بعد روح ڈالی گئی؟

ج : چالیس سال تک یہ پتلہ جسد خاکی رہا۔ ملا ئکہ جب اس پتلہ کے پاس سے گزرتے تھے تو ڈرتے تھے اور ان میں سب سے زیادہ ابلیس گھبراتا تھا۔ (چونکہ یہ پتلہ خاک اندر سے کھوکھلا تھا اور یہ اتنا سوکھ گیا تھا کہ جب اس میں چٹکی مارتے تو خوب گونج دار آواز پیدا ہوتی تھی۔) (البدایہ ص ۸۶ ج ۱)

س ☆ : خداوند عز و جل نے حضرت آدمؑ کے پتلہ میں جب روح پھونکی اس وقت پتلہ کی کیفیت کیا ہوئی تھی؟

ج : جب اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام میں روح پھونکنے کا ارادہ فرمایا ملائکہ کو حکم دیا کہ جب میں اس میں روح ڈال دوں تم اس کو سجدہ کرنا چنانچہ جب روح ڈالنی شروع کی اور روح سر میں پہنچی تو حضرت آدمؑ کو چھینک آئی۔ ملائکہ نے کہا اے آدم کہئے الحمد للّٰہ حضرت آدمؑ نے الحمد للّٰہ کہا حضرت آدم کے جواب میں اللہ نے کہا رحمک ربک جب روح آنکھوں میں پہنچی تو نظر جنت کے پھلوں پر پڑی پھر جب روح پیٹ میں پہنچی تو کھانے کی تمنا ہوئی جب روح پیروں میں پہنچی جنت کے پھلوں کی طرف کو بڑھے (البدایہ ص ۸۶ ج ۱)

س ☆ : اللہ نے جب حضرت آدمؑ کو پیدا فرما دیا تو کس کے پاس بھیجا تھا؟

ج : خداوند کریم نے حضرت آدمؑ کو ملائکہ کی ایک جماعت کے پاس بھیجا حضرت آدمؑ نے جا کر ان کو سلام کیا السلام علیکم فرشتوں نے جواب دیا وعلکیم السلام اللہ نے فرمایا یہی تیری اولاد کا سلام ہے۔ (البدایتہ ص ۸۷ ج ۱)

س ☆ : جس وقت حضرت آدم و حضرت حوا علیہما السلام جنت سے نکالے گئے تو تاج شرافت کس نے اتارا تھا؟

ج : حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کے سر مبارک سے تاج کرامت اتارا تھا۔ (البدایہ ص ۱)

س ☆ : حضرت آدم علیہ السلام نے جس درخت کا پھل کھایا تھا یہ کونسا درخت تھا؟

ج : اس درخت کی متعلق مفسرین کے چند اقوال ہیں۔ (۱) بعض نے کہا انگور کا درخت تھا۔ (۲) گندم (گیہوں) کا درخت تھا۔ ۳۰) بعض نے کہا ہے کہ کھجور کا درخت تھا۔ (البدایہ والنہایہ ص ۷۱ ج ۱)

س ☆ : جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کے ستر پر کونسا لباس تھا؟

ج : حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ حضرت آدم و حوا علیہما السلام کے

ستر پر نور کا لباس پڑا ہوا تھا۔ (البدایہ ص ۸۰ ج ۱)

س ☆ : حضرت آدم علیہ السلام جنت سے کس حال میں اترے؟

ج : سعید بن میسرہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا آدمؑ و حواؑ دونوں جنت سے بالکل ننگے اترے تھے۔ زمین پر اتر کر جب حضرت آدم علیہ السلام کو گرمی لگی تو رونے بیٹھ گئے اور حضرت حواء سے کہنے لگے۔ اے حواؑ مجھ کو گرمی ستا رہی ہے۔ اس کے بعد حضرت جبرئیلؑ تشریف لائے اور حضرت آدمؑ کو فرمایا یہ روئی ہے اس کو اس طرح کاتو اور بنو حضرت آدم و حواؑ کو حضرت جبرئیلؑ نے کاتنا اور بننا سکھلایا۔ مگر اس حدیث کو محدثین نے غریب و موضوعات میں شمار کیا ہے اور راوی سعید بن میسرہ منکر حدیث ہیں۔ (البدایہ ص ۸۰)

س ☆ : حضرت آدم و حواء علیہما السلام نے دنیا میں آنے کے بعد سب سے پہلے کس چیز کا لباس بنا کر پہنا؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام نے بھیڑ کے بالوں کو کاتا اور ان کو بن کر اپنے لیے جبہ اور حضرت حواؑ کے لیے درع یعنی لفافہ مثل عربی قمیص کے اور ایک اوڑھنی تیار کی۔ (البدایہ والنہایہ ص ۹۲۱)

س ☆ : وہ الفاظ جن کو کہہ کر حضرت آدمؑ نے توبہ کی کونسے ہیں اور کس کا واسطہ دے کر دعا کی؟

ج : حضرت آدمؑ جب دنیا میں اتار دیئے گئے تو آپ نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر دعا مانگی خداوند تعالیٰ نے معلوم کیا اے آدمؑ تم نے میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے پہچانا حالانکہ میں نے اس کو ابھی تک پیدا بھی نہیں کیا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے پروردگار جس وقت تو نے مجھ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کرکے میرے اندر روح پھونکی۔ میں نے سر اٹھا کر دیکھا عرش کے پاؤں پر لکھا ہوا تھا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس میں نے سمجھ لیا تھا کہ تو نے اپنے نام کے

ساتھ اس نام کو اس وجہ سے ملایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو جملہ مخلوقات میں سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ خداوند عالم نے فرمایا اے آدمؑ تو نے سچ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہیں اور جب تو نے میرے محبوب کے واسطے سے سوال کی جھولی پھیلائی ہے تو میں تیری مغفرت کئے دیتا ہوں۔ اگر میرا محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتا تو میں تجھ کو بھی پیدا نہ کرتا۔ (البدایہ ا ص ۸۱)

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ اللہ کے فرمان فتلقی ادم من ربہ کلمت میں حضرت آدمؑ کا جن کلمات کے ساتھ دعا مانگنے کا ذکر ہے۔ وہ کلمات یہ ہیں اللھم لا الہ الا انت سبحانک وبحمدک رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی انک خیر الغافرین اللھم لا الہ الا انت سبحانک وبحمدک رب انی ظلمت نفسی فارحمنی انک ارحم الرحیم اللھم لا الہ الا انت سبحانک وبحمدک وظلمت نفسی فتب علی انک انت التواب الرحیم

(ترجمہ) اے خداوند تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اے اللہ میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے تو میری مغفرت کر دے تو بہتر مغفرت کرنے والا ہے۔ اے اللہ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اے خدا میں نے اپنے اوپر ظلم کیا تو مجھ پر رحم فرما تو بہترین رحم کرنے والا ہے، اے اللہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پس متوجہ ہو جا تو مجھ پر یقیناً تو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

امام حاکم نے اپنی مستدرک میں سعید بن جبیر کے طریق سے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے۔ قال ادم یا رب الم تخلقنی بیدک قیل لہ بلی ونفخت فی من روحک قیل لہ بلی و عطست فقلت یرحمک اللہ وسبقت رحمتک غضبک قیل لہ بلی وکتبت علی ان اعمل ھذا قیل لہ بلی قال افرایت ان تبت ھل انت راجعی

الی الجنتی قال نعم۔
(ترجمہ) حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار کیا تو نے مجھے اپنے ہاتھ سے پیدا نہیں کیا۔ ان سے کہا گیا کہ ہاں (انہوں نے عرض کیا) اور آپ نے میرے اندر اپنی روح پھونکی کہا گیا کہ ہاں (انہوں نے عرض کیا) اور مجھے چھینک آئی تو آپ نے فرمایا۔ اللہ تجھ پر رحم کرے اور آپ کی رحمت آپ کے غصہ پر غالب آ گئی۔ کہا گیا کہ ہاں (انہوں نے کہا) اور آپ نے میری تقدیر میں یہ لکھا کہ میں اس خطاء کا ارتکاب کروں جواب دیا گیا کہ ہاں انہوں نے عرض کیا آپ ذرا مجھے بتلایئے اگر میں توبہ کر لوں تو آپ مجھے پھر جنت میں واپس فرمائیں گے؟ جواب دیا گیا کہ ہاں۔ (البدایہ ا ص ۸۱)

س ☆ : حضرت آدمؑ نے دنیا میں آنے کے بعد سب سے پہلے جو کھانا کھایا وہ کیا تھا اور کہاں سے آیا تھا؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر اتار دیئے گئے تو حضرت جبرئیلؑ گندم کے سات دانے لے کر آئے۔ حضرت آدمؑ علیہ السلام نے فرمایا یہ کیا ہے؟ حضرت جبرئیلؑ نے کہا یہ اس درخت کے دانے ہیں جس سے آپ کو روکا گیا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا میں ان کا کیا کروں گا۔ جبریل امین نے فرمایا ان کو زمین میں بکھیر دوں۔ آپ نے زمین میں بکھیر دیئے۔ خداوند تعالیٰ نے ہر دانے کے بدلہ ایک لاکھ دانے اگائے۔ حضرت آدم نے ان کو کاٹ کر دانے نکالے۔ پھر صاف کر کے پیس کر اس کو گوندھ کر روٹی پکا کر کھائی۔ اسی کو اللہ نے فرمایا فلا یخر جنکما من الجنته فتشقی (ترجمہ) پس تم کو یہ شیطان جنت سے نہ نکال دے پس تم مشقت میں پڑ جاؤ گے۔ (البدایہ والنہایہ ا ص ۹۲)

س ☆ : جس وقت قابیل نے اپنے ماجائے بھائی ہابیل کو قتل کیا تو آدم علیہ السلام اس وقت کہاں تھے؟

ج : جب قابیل کی شادی حضرت آدم علیہ السلام نے ہابیل کی بہن اقلیم سے

کر دی تو قابیل نے (بوجہ خوبصورت نہ ہونے کے) اقلیم سے شادی کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت آدمؑ نے ان دونوں بھائیوں کو قربانی کا حکم دے کر جب حج کے لیے تشریف لے جانے کا ارادہ کیا تو آسمان اور پہاڑوں کو اپنی اولاد کی حفاظت کے لیے فرمایا کہ میں ان کو تمہاری حفاظت میں دیتا ہوں۔ انہوں نے اپنی حفاظت میں لینے سے انکار کر دیا۔ قابیل کی سامنے جب بات آئی اس نے کہا میں ان سب کی حفاظت کی ضمانت لیتا ہوں اس کے بعد آپ حج کرنے چل دیئے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام حج کرنے مکہ تشریف لے گئے۔ ادھر دونوں بھائیوں نے قربانی بارگاہ خداوندی میں پیش کی۔ ہابیل نے اچھا فربہ مینڈھا اور قابیل نے کھیت کی بیکار سی چیز قربانی میں پیش کی آگ آئی اور ہابیل کے مینڈھے کو خاکستر بنا کر دربار خداوندی میں قبولیت کے درجہ کو پہنچا دیا۔ یہ اس زمانہ میں قربانی کی قبولیت کی علامت ہوتی تھی۔ اس پر قابیل بہت غضبناک ہوا اور کہا کہ میں تجھ کو قتل کروں گا ورنہ تو میری بہن لبودا سے شادی مت کر۔ ہابیل نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کی قربانی قبول کر لیتا ہے اور دوسری روایت ابوجعفر باقر کی اس طرح ہے کہ جب ہابیل کی قربانی قبول ہو گئی تو قابیل نے حضرت آدم علیہ السلام کو کہا کہ ابا جان آپ نے ہابیل کے لیے دعا کی۔ اس لیے اس کی قربانی قبول ہوئی۔ میرے لیے دعا نہیں کی۔ اس لیے میری قربانی قبول نہیں ہوئی۔ (البدایہ ۱ ص ۹۳) بہرحال اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ ہابیل کے قتل کے وقت حضرت آدم علیہ السلام حج کرنے کے لیے گئے ہوئے تھے۔

س ☆: حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت حوا کو مہر میں کیا عنایت فرمایا تھا؟

ج: ابن الجوزی نے اپنی کتاب سلوۃ الاحزان میں ذکر فرمایا کہ جب حضرت آدمؑ نے حضرت حوا سے قربت کرنی چاہی تو انہوں نے مہر طلب کیا۔ حضرت آدمؑ نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار میں ان کو مہر میں کیا چیز عطا کروں۔ ارشاد ہوا کہ آدم میرے محبوب محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیس دفعہ درود

بھیجو- چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا- (نشر الطیب ص ۱۱)

س ☆ : حضرت آدمؑ کی زبان کیا تھی؟

ج : حضرت آدمؑ کی زبان سریانی تھی- علامہ کرمانی کہتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام سریانی زبان میں گفتگو کرتے تھے اور ایسے ہی ان کی اولاد انبیاء میں سے سوائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کہ ان کو اللہ نے عبرانی زبان سکھائی تھی بعض نے کہا کہ آدمؑ کی زبان جنت میں عربی تھی جب زمین پر اترے تو اللہ نے سریانی میں تبدیل کر دی- تیسرا قول یہ ہے کہ اللہ نے حضرت آدمؑ کو تمام زبانیں سکھلائی تھیں- (عینی ا ص ۵۲)

س ☆ : جس وقت حضرت آدمؑ جنت میں تھے آپ کی داڑھی کتنی لمبی تھی وہاں اور کسی کے بھی داڑھی تھی یا نہیں؟

ج : جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کے علاوہ کسی کے داڑھی نہیں تھی اور آپ کی داڑھی ناف تک تھی- داڑھی کا رنگ کالا تھا- (البدایہ والنہایہ ا ص ۹۷)

س ☆ : جب حضرت آدمؑ کی وفات ہوئی تو چاند سورج کتنے ایام تک گرہن رہے اور مخلوق کتنے دن روئی-

ج : حضرت عطاء خراسانی فرماتے ہیں کہ حضرت آدمؑ کی وفات پر سات دن تک مخلوق روتی رہی- (البدایہ والنہایہ ا ص ۹۹) اور چاند سورج سات دن تک گرہن رہے- (البدایہ ا ص ۹۸)

س ☆ : حضرت حواؑ کی وفات حضرت آدمؑ کی وفات کے کتنے سال بعد ہوئی؟

ج : حضرت حواؑ بعد وفات حضرت آدمؑ صرف ایک سال زندہ رہیں- (الکامل فی التاریخ ص ۵۲)

س ☆ : جنت میں حضرت آدمؑ کی کنیت کیا رکھی جائے گی؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت دنیا میں تو ابوالبشر تھی اور جنت میں آپ کی کنیت ابومحمد ہو گی- اس واسطے کہ جنت میں ہر جنتی کو اس کے نام کے

ساتھ پکارا جائے گا مگر حضرت آدمؑ کو ابو محمد[1] کے ساتھ پکارا جائے گا۔

س ☆ : حضرت آدم علیہ السلام جب جنت سے نکال دیئے گئے تو کتنے سال تک روتے رہے۔

ج : حضرت آدم علیہ السلام ایک سو اسی سال تک روتے رہے۔ ستر سال تک تواکل شجرہ پر' ستر سال تک اپنی خطاؤں پر اور چالیس سال تک ھابیل کے قتل پر روتے رہے۔ کل ایک سو اسی سال ہو گئے۔ (البدایہ والنہایہ ا ص ۸۰)

س ☆ : حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر اترے تو آپ کا قد کتنا لمبا چوڑا تھا؟

ج : جب آدمؑ زمین پر اترے سر آسمان میں لگا ہوا تھا اور پیر زمین پر تھے۔ (الکامل ا ص ۳۷) پھر اللہ نے آپ کے قد کو چھوٹا کر دیا۔ یہاں تک کہ ساٹھ ہاتھ کا رہ گیا۔ (البدایتہ والنہایہ ج ا ص ۸۸) اور حضرت آدم علیہ السلام کی چوڑائی سات ہاتھ تھی (البدایہ والنہایہ ص ۸۸)

س ☆ : حضرت آدمؑ جنت سے جو حجر اسود لے کر آئے تھے وہ کس قسم کے پتھر کا ٹکڑا تھا؟

ج : وہ یاقوت کی قسم سے تھا۔ (الکامل فی التاریخ ج ا ص ۳۹)

س ☆ : جس وقت قابیل نے اپنے بھائی کو قتل کیا اس وقت ان دونوں کی عمر کیا تھی؟

ج : اس وقت قابیل کی عمر پچیس سال اور ہابیل کی عمر شریف بیس سال تھی۔

س ☆ : جس وقت حضرت شیث علیہ السلام کی پیدائش ہوئی حضرت آدمؑ کی عمر شریف کتنی تھی اور قتل ہابیل کے کتنے سال بعد پیدا ہوئے؟

ج : حضرت شیث علیہ السلام کی پیدائش کے وقت حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس سال تھی اور وفات ہابیل کو پانچ سال گزر چکے تھے۔ (حوالہ بالا)

س ☆ : حضرت آدمؑ کی اولاد میں سے کون سے لڑکے تنہا پیدا ہوئے؟

---

[1] علامہ ابن عدی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ ۱۲ البدایہ ا ص ۹۷

ج : جب قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا تو اس کے عوض میں اللہ نے حضرت شیث علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان کے ساتھ لڑکی پیدا نہیں ہوئی بلکہ وہ تنہا پیدا ہوئے مگر دوسرا قول حضرت ابن عباسؓ کا ہے کہ حضرت شیثؑ توآم (جوڑواں) پیدا ہوئے۔ (الکامل فی التاریخ ا ص ۴۷)

س ☆ : حضرت آدمؑ کے بیٹوں میں سے سب سے پہلے آگ کی پوجا کس نے کی؟

ج : جب قابیل اپنے بھائی ھابیل کو قتل کرکے حضرت آدمؑ سے ڈر کر یمن کی طرف بھاگ گیا۔ شیطان قابیل کے پاس آیا اور کہا ہابیل کی قربانی کی قبولیت کی وجہ یہ ہے کہ وہ آگ کی پرستش کرتا تھا تو بھی ایسا ہی کر تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو جائے گا۔ چنانچہ قابیل نے اسی کام کے لیے ایک گھر بنایا اور آگ کی پوجا شروع کر دی تو قابیل سب سے اول وہ شخص ہے جس نے آگ کی پوجا کی ۔ (الکامل فی التاریخ لابن الاثیر ا ص ۵۶)

حضرت ابراہیمؑ سے متعلق امور

س ☆ : حضرت ابراہیمؑ حضرت آدم علیہ السلام کے کتنے سال بعد پیدا ہوئے؟

ج : آپ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد دو ہزار سال کے اختتام پر پیدا ہوئے۔ (الاتقان فی علوم القرآن اردو ۲ ص ۳۴۲)

س ☆ : حضرت ابراہیمؑ کے والدین کا نام کیا تھا؟

ج ☆ : حضرت ابراہیم علیہ السلام آزر کے بیٹے تھے اور آزر کا نام تارح تھا۔ (تا اور راء مفتوحہ آخر میں حائے مہملہ) اور تارخ (خائے معجمہ کے ساتھ) بھی بیان کیا گیا ہے۔ یہ اہل کتاب کا قول ہے اور ایسا بھی ممکن ہے کہ تارح لقب ہو اور آزر نام ہو۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کے دو نام تھے۔ (البدایہ ج ا ص ۱۴۲) اور والد کا نام امیلہ تھا دوسرا قول یہ ہے کہ بونا بنت کربنا بن کرثی تھا۔

س ☆ : حضرت ابراہیم علیہ السلام کہاں پیدا ہوئے۔ بوقت پیدائش والد کی عمر کیا تھی اور آپ کا لقب کیا تھا؟

ج : حضرت ابراہیم علیہ السلام صحیح قول کے مطابق بابل میں پیدا ہوئے۔ پیدائش کے وقت آپ کے والد کی عمر پچھتر سال تھی اور حضرت ابراہیمؑ کا لقب ابو الضیفان تھا (چونکہ آپ بہت مہمان نواز تھے) بحوالہ بالا

س ☆ : حضرت ابراہیمؑ نے جس وقت اللہ کی مخلوقات میں غور کیا اس وقت عمر کیا تھی؟

ج : حضرت ابراہیم کی عمر اس وقت پندرہ سال تھی۔ (الکامل فی التاریخ ج ا ص ۹۵)

س ☆ : حضرت ابراہیمؑ جس وقت آگ میں ڈالے گئے تو آپ نے آگ میں داخل ہوتے وقت کیا دعا پڑھی تھی؟

ج : حضرت ابراہیمؑ کو جس وقت آگ میں ڈالا گیا تو آپ نے یہ دعا پڑھی۔ حسبی اللہ ونعم الوکیل اللھم انت فی السماء واحد وانا فی الارض واحد عبدک (کنز العمال ص ۴۸۴)

س ☆ : جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ختنہ کی تو کتنی عمر تھی اور آپ اس کے بعد کتنے سال زندہ رہے؟

ج : آپ اس وقت ایک سو بیس سال کے تھے اور اس کے بعد اسی سال زندہ رہے۔ (کنزل العمال ج ۱۱ ص ۴۸۵)

س ☆ : حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کتنی عورتوں سے شادی کی اور ان میں کس سے کیا اولاد ہوئی؟

ج : حضرت ابراہیمؑ نے پہلے حضرت سارہ سے شادی کی۔ ابھی تک ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی کہ حضرت ہاجرہ نکاح میں آئیں۔ ان سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اس کے بعد حضرت سارہ سے بھی حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوبؑ [1] پیدا ہوئے۔ ان دونوں بیویوں کی وفات کے بعد حضرت

---

[1] ایک قول یہ بھی ہے کہ حضرت یعقوبؑ حضرت اسحٰقؑ کے بیٹے ہیں۔ اور یہ صحیح ہے۔ قصص القرآن ج ا ص ۲۷۷

ابراہیمؑ نے کنعانیوں کی لڑکی قطورا بنت یقطن سے شادی کی۔ ان سے چھ اولاد ہوئیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔ ۱۔ نفشان ۲۔ مران ۳۔ مدن ۵۔ شق ۶۔ سرح اور امام طبری نے یہ نام اس طرح ذکر کئے ہیں۔ ۱۔ یقسان ۲۔ زمران ۳۔ مدیان ۴۔ یسبق ۵۔ سوح ۶۔ بسر ۷۔ قطورا کی وفات کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حجون بنت زہیر سے شادی کی۔ (الکامل فی التاریخ ۱ ص ۱۲۳)

س ☆ : جس وقت حضرت اسمٰعیلؑ پیدا ہوئے تو حضرت ابراہیمؑ و حضرت ہاجرہؑ کی عمر کیا کیا تھی؟

ج : حضرت ابراہیمؑ کی عمر ایک سو بیس سال تھی اور حضرت ہاجرہ کی عمر ستر سال تھی۔ (الکامل فی التاریخ ۱ ص ۱۰۲) دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ۸۶ سال کے تھے۔

س ☆ : حضرت اسحٰق علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے کتنے سال بعد پیدا ہوئے اور کتنی عمر میں انتقال ہوا؟

ج : حضرت اسحٰق علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے تیرہ سال بعد پیدا ہوئے۔ (البدایہ ص ۱۵۳) دوسرا قول چودہ سال کا بھی ہے (الاتقان ۲ ص ۳۴۳)

حضرت اسحٰقؑ ایک سو اسی سال زندہ رہ کر اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔

س ☆ : جس وقت حضرت ابراہیمؑ کو حضرت اسحٰقؑ و یعقوبؑ کی پیدائش کی بشارت ملی تو حضرت ابراہیم و سارہ کی کیا کیا عمریں تھیں؟

ج : اس وقت حضرت ابراہیمؑ کی عمر ایک سو بیس سال تھی اور حضرت سارہ نوے سال کی تھیں۔ (الکامل فی التاریخ ۱ ص ۱۱۹)

س ☆ : حضرت ابراہیمؑ کی زبان کونسی تھی؟

ج : حضرت ابراہیمؑ کی اصل زبان تو سریانی تھی مگر جس وقت حضرت ابراہیمؑ اپنے شہر سے باارادۂ ہجرت نکل کر چلے۔ ادھر نمرود کو جب اطلاع ملی تو اس نے

ج : اس کی قدرے تفصیل یہ ہے کہ جس وقت حضرت یوسفؑ کو ان کے بھائیوں نے کنویں میں ڈالنے کا ارادہ کیا۔ پہلے انہوں نے آپ کی پٹائی کی پھر جب کنویں میں لٹکانے لگے تو کپڑے اتار دیئے۔ حضرت یوسفؑ نے بھائیوں سے کہا یا اخوتاہ ردو علی قمیصی اتواری به فی حیاتی ویکون کفنا بعد مماتی (ترجمہ) اے میرے بھائیو! میرا قمیض مجھ کو دے دو تاکہ میں اپنی زندگی میں اس سے ستر چھپائے رکھوں اور بعد مرنے کے اس کو اپنا کفن بنالوں مگر انہوں نے قمیض نہیں دی اور آپ کو سینے سے رسی سے باندھ دیا اور ہاتھ باندھ کر کنویں میں لٹکا دیا جب آپ کنویں کی آدھی گہرائی کو پہنچ گئے تو رسی کاٹ دی تاکہ آپ گر کر مر جائیں۔ آپ پانی پر گرے اس کنویں کے کنارہ میں ایک چٹان تھی۔ آپ اس پر کھڑے ہو گئے۔ اس سے قبل اس کنویں کا پانی کھارا تھا مگر جب آپ گرے تو شیریں ہو گیا۔ ادھر خدائے پاک نے حضرت جبریلؑ کو حکم دیا کہ میرے مقدس بندے یوسفؑ کو اپنے مبارک پروں پر لے لو اور ان کے لیے جنت سے کھانا پینا لے جاؤ اور ان کی بازو پر تعویذی شکل میں قمیض ابراہیمی بندھا ہوا ہے۔ وہ کھول کر ان کو پہنا دو یہ جنت کا وہ قمیض ہے جس کو حضرت جبرئیلؑ و میکائیلؑ جنت سے لے کر آئے تھے اور نار نمرود میں حضرت ابراہیمؑ کو پہنایا تھا اور یہ پشت در پشت حضرت یعقوب علیہ السلام تک پہنچا جس کا آپ نے تعویذ بنا کر حضرت یوسف علیہ السلام کی بازو پر باندھ دیا تھا یا گلے میں ڈال دیا تھا۔ (حاشیہ جلالین ص ۱۹۰ و تفسیر مواہب الرحمٰن ۴ ص ۱۳۶)

س ☆ : جس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں ڈالے گئے تو اس وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟

ج : کنویں میں ڈالے جانے کے وقت آپ کی عمر بعض نے ۱۲ سال بیان کی (الاتقان ۲ ص ۳۴۳) اور الکامل فی التاریخ ا ص ۱۵۵ پر ۱۷ سال کا ذکر ہے۔ اور بعض نے ۱۸ سال بیان کی ہے، حاشیہ جلالین ص ۱۹۰ اور صاحب تفسیر مواہب

الرحمٰن نے ۴ ص ۱۳۶ پر پہلے قول کو صحیح کہا ہے۔

س ☆ : حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں کتنے دن رہے نکالنے والے کا نام کیا تھا وہ کہاں کا تھا؟

ج : حضرت یوسفؑ کو مسافروں نے تیسرے دن نکالا۔ (الکامل فی التاریخ ۱ ص ۱۴۰)

اہل سیر نے لکھا ہے کہ حضرت یوسفؑ کو کنویں سے نکالنے والا مالک بن دعر الخزاعی تھا اور یہ عرب کا بدوی تھا۔ (تفسیر مواہب الرحمٰن ص ۲۴۷ و ص ۲۴۸ والبدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۲۰۲)

س ☆ : آپ کو بھائیوں نے مسافروں سے کتنی قیمت پر بیچا؟

ج : حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ آپ کو بائیس درہموں میں فروخت کیا۔ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ بیس درہموں میں بیچا اور انہوں نے دو دو درہم آپس میں تقسیم کر لئے، حضرت عکرمہ اور محمد بن اسحاق فرماتے ہیں کہ آپ کو چالیس درہموں میں بیچا۔ (البدایہ ص ۲۰۲ تفسیر مواہب الرحمٰن ص ۲۴۸ و حاشیہ جلالین ص ۱۹۰)

س ☆ : حضرت یوسفؑ کو عزیز مصر نے کس چیز کے بدلے خریدا اور عزیز مصر کا نام کیا تھا؟

ج : مصر کے بازار میں جب حضرت یوسفؑ کی بولی لگائی گئی اور بولی ایک بھاری قیمت پر پہنچ گئی تو عزیز مصر کے نام بولی چھوڑ دی گئی۔ عزیز مصر نے حضرت یوسفؑ کے برابر ریشم اور مشک (قیمتی خوشبو) اور چاندی تولی اور عزیز مصر کا نام قطفیر یا اطفیر تھا۔ (تفسیر مواہب الرحمٰن ص ۱۴۸ ک ۴ البدایہ ص ۲۰۲ ج ۱)

س ☆ : حضرت یوسفؑ قیدخانہ میں کتنے دن رہے؟

ج : اس سلسلہ میں بضع سنین کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جس کی تفسیر حضرت قتادہ و مجاہد فرماتے ہیں کہ لفظ بضع کا اطلاق تین سے نو تک آتا ہے اور حضرت وہب فرماتے ہیں کہ حضرت ایوبؑ بیماری میں سات برس رہے۔ اسی

طرح حضرت یوسفؑ بھی قیدخانہ میں سات برس رہے اور بخت نصر کا عذاب بھی سات برس رہا۔ (تفسیر مواہب الرحمٰن ۳۰۸ ج ۱۲)

س ☆ : جب حضرت یوسفؑ قیدخانہ سے عزیز مصر کے سامنے لائے گئے تو آپ نے کس زبان میں گفتگو کی اور عزیز مصر کتنی زبانیں جانتا تھا؟

ج : جب حضرت یوسف علیہ السلام عزیز مصر کے دربار میں حاضر ہوئے تو آنحضرتؑ نے بادشاہ کو عربی زبان میں مژدہ سلام پیش کیا بادشاہ نے تعجب سے پوچھا کہ یہ کونسی زبان ہے آپ نے فرمایا۔ یہ میرے چچا حضرت اسمٰعیل کی زبان ہے۔ اس کے بعد حضرت یوسفؑ نے عبرانی زبان میں شاہ وقت سے گفتگو کی مگر بادشاہ اس زبان کو بھی نہیں جانتا تھا۔ پھر تعجب سے معلوم کیا کہ یہ کونسی زبان ہے۔ آپ نے جواباً" فرمایا یہ میری مادری زبان ہے، عجیب بات یہ ہے کہ بادشاہ ستر زبانوں کا ماہر و جاننے والا تھا جس زبان میں وہ حضرت یوسفؑ سے سوال کرتا آپ اسی زبان میں اس کی بات کا جواب دے دیا کرتے تھے۔ بادشاہ کو حضرت یوسفؑ کے ان بے باکانہ و مدبرانہ جوابات نے تعجب میں ڈال کر انگشت بدنداں بنا ڈالا اور وہ یہ کہنے پر مجبور ہوا کہ اتنی چھوٹی عمر کا بچہ اور اتنی زبانوں کا ماہر؟ (حاشیہ جلالین ص ۱۹۴)

س ☆ : حضرت یعقوب علیہ السلام کو یوسفؑ کی قمیض کی خوشبو کتنی دور سے آ گئی تھی؟

ج : حضرت یعقوبؑ کو اس قمیض کی خوشبو اسی میل کے فاصلہ سے آ گئی تھی۔ (البدایہ والنہایہ ص ۲۱۶ ج ا، الکامل فی التاریخ ص ۱۵۴ ج ا) جو اس وقت آٹھ روز کی مسافت کا راستہ تھا۔ (البدایہ ص ۲۱۶) دوسرا قول یہ ہے کہ تیس میل کی دوری سے اس قمیض کی خوشبو آ گئی تھی۔ (تفسیر مواہب الرحمٰن ص ۱۱۹)

س ☆ : حضرت یوسفؑ جس وقت وزیر بنائے گئے اس وقت آپ کی عمر شریف کیا تھی اور حکومت کا زمانہ کتنے سال کا ہے؟

ج : آپ کو تیس سال کی عمر میں وزیر بنایا گیا۔ (البدایہ ص ۲۱۰، الکامل ص ۱۵۵

ج ۱) اور نوے سال حکومت کی۔ (حاشیہ جلالین شریف ص ۱۹۱ پ ۱۳)

س ☆ : حضرت یوسفؑ کی ملاقات اپنے والدین سے کتنے سال بعد ہوئی۔ اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر کیا تھی؟

ج : اس بارے میں مختلف اقوال ملتے ہیں۔ (۱) اسی سال کے بعد ملاقات ہوئی۔ (۲) تراسی سال بعد یہ دونوں قول حضرت حسن بصریؒ کے ہیں۔ (۳) قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت یوسفؑ کی ملاقات والدین سے ۳۵ سال بعد ہوئی۔ (۴) اہل کتاب کا کہنا ہے کہ جدائی کا زمانہ چالیس سال کا ہے۔ (البدایہ ص ۲۱۷ ج ۱) اور اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر شریف ایک سو بیس سال کی تھی۔ (تفسیر مواہب الرحمٰن ص ۱۲۴ ج ۱ الکامل فی التاریخ ا ص ۱۵۵ ج ۱)

س ☆ : جب حضرت یعقوبؑ حضرت یوسفؑ سے ملاقات کے لیے مصر کی طرف چلے تو حضرت یوسفؑ نے اپنے والد محترم کا استقبال کتنے حشم و خدم کے ساتھ کیا؟

ج : حضرت یوسفؑ نے چار ہزار خادموں کے ساتھ اپنے والدین کا استقبال کیا۔ (تفسیر مواہب الرحمٰن ص ۱۲۴ ج ۴)

س ☆ : حضرت یعقوبؑ مصر میں کتنے سال رہے اور آپ کی کل عمر کیا ہوئی؟

ج : حضرت یعقوبؑ مصر میں حضرت یوسفؑ کے پاس چوبیس سال رہے۔ دوسرا قول سترہ سال کا ہے (الکامل فی التاریخ ص ۱۵۵' البدایہ ص ۲۲۰ ج ۱) حضرت یعقوبؑ کی عمر ایک سو ساٹھ سال ہوئی۔ (مواہب الرحمٰن ص ۱۳۶) دوسرا قول یہ ہے کہ آپ ایک سو سینتالیس سال زندہ رہے۔ (الاتقان ص ۳۴۳)

س ☆ : حضرت یوسف علیہ السلام کی زلیخا سے کتنی اولاد ہوئیں؟

ج : آپ کے زلیخا سے دو لڑکے پیدا ہوئے۔ افرائیم اور منشاء (البدایہ والنہایہ ص ۲۱۰ ج ۱)

س ☆ : حضرت یعقوب علیہ السلام کی وفات پر اہل مصر کتنے دنوں تک روئے

اور آپ کو کتنے دنوں کے بعد دفن کیا گیا؟

ج : آپ کی وفات پر اہل مصر ستر دن تک روتے رہے اور جب یعقوب علیہ السلام کا انتقال ہو گیا۔ حضرت یوسفؑ نے (بوجہ شدت غم) اطباء و حکماء کو بلایا تو انہوں نے حضرت یعقوبؑ کے جنازہ کو دواؤں کے ذریعہ چالیس دن تک روکے رکھا۔ چالیس روز کے بعد آپ کو مقام حبرون جو ایک گڑھا تھا جس کو حضرت ابراہیمؑ نے خرید کر کھدوایا تھا اور اس کو کھدوانے میں سات دن لگے تھے اس گڑھے میں آپ کو دفن کیا گیا۔ یہی آپ کے آباؤ اجداد یعنی حضرت ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق علیہم السلام کا مدفن تھا۔ (البدایہ ص ۱۲۰ ج ۱)

حضرت صالح و حضرت شعیب علیہما السلام سے متعلق امور

س ☆ : حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو قوم نے کس دن قتل کیا اور ان پر کون کون سا عذاب آیا؟

ج : قوم ثمود (صالح علیہ السلام کی قوم) نے اس اونٹنی کو منگل کے دن قتل کیا۔ بار کے دن سے ان پر عذاب شروع ہوا اس طرح کہ پہلے دن ان کے چہرے زرد ہو گئے۔ دوسرے دن سرخ ہو گئے اور تیسرے دن سیاہ ہو گئے چوتھے دن ایک چیخ آئی جس سے وہ ہلاک ہو گئے۔ (حاشیہ جلالین ص ۳۱۴) الکامل فی تاریخ

س ☆ : حضرت صالحؑ کی اونٹنی کو قتل کرنے والے کا نام کیا تھا؟

ج : اس کا نام قدار بن سالف تھا۔ (روح المعانی ص ۸۹ ج ۲۷)

س ☆ : حضرت صالحؑ نے اپنی قوم میں کتنے دن تبلیغ فرمائی اور کل عمر شریف کتنی ہوئی اور وفات کہاں پائی؟

ج : حضرت وہب کہتے ہیں کہ حضرت صالحؑ اپنی قوم میں چالیس سال رہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ آپ اپنی قوم میں بیس سال تک مقیم رہ کر اٹھاون سال کی عمر میں مکہ میں وفات پائی۔ تیسرا قول یہ ہے کہ آپ دو سو اسی سال زندہ

رہے (الاتقان ص ۳۴۴، حاشیہ جلالین ص ۳۱۴، الکامل فی التاریخ ص ۹۲ ج ۱)

س ☆ : حضرت صالحؑ کی قوم کا کون سا شخص عذاب سے محفوظ رہا اور وہ کہاں کا تھا؟

ج : حضرت صالحؑ کی قوم کا ایک شخص ابو رغال نامی حرم مکہ میں تھا یہ شخص عذاب سے محفوظ رہا۔ (الکامل فی التاریخ ص ۹۳ ج ۱)

س ☆ : حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم پر کیا عذاب آیا کیوں آیا کتنے دنوں تک رہا؟

ج : جب یہ لوگ اللہ کی نافرمانی پر حد سے زیادہ آ گئے تو اللہ نے ان پر گرمی کا عذاب بھیجا گویا کہ جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ان پر کھول دیا گیا۔ جب یہ لوگ گرمی سے پریشان ہو گئے تو مکانوں سے باہر بھاگنے لگے۔ اللہ نے بدلی کی ٹکڑی بھیجی جس کے نیچے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ یہ لوگ یکے بعد دیگرے سب اس بدلی کے نیچے آ گئے تو اللہ نے اس بدلی کے اندر سے آگ کے انگارے ان کے اوپر برسائے جنہوں نے ان کو بھون کر رکھ دیا اور ان کو تلی ہوئی بھنی ہوئی ٹڈیوں کی طرح بنا دیا ان پر ناپ اور تول میں کمی کرنے کی وجہ سے عذاب آیا اور سات دن تک یہ عذاب رہا۔ (حاشیہ جلالین ص ۳۱۵)

حضرت ایوب علیہ السلام سے متعلق امور

س ☆ : حضرت ایوب علیہ السلام جس وقت بیمار ہوئے ان کی عمر کیا تھی اور بیماری میں کتنے سال تک مبتلا رہے؟

ج : علامہ سدی کا بیان ہے کہ جس وقت آپ مرض میں مبتلا ہوئے اس وقت آپ کی عمر ستر برس تھی اور حضرت ایوبؑ بیماری میں ۱۸ سال رہے۔ (البدایہ ص ۲۲۲)

دوسرا قول یہ ہے کہ سات سال رہے تیسرا قول تیرہ سال کا ہے چوتھا قول تین

سال کا ہے۔ (الاتقان ص ۳۴۶ ج ۱)

س ☆ : حضرت ایوب علیہ السلام کو کس وجہ سے آزمائش و امتحان میں ڈالا گیا؟

ج : مفسرین و مورخین نے ابتلاء حضرت ایوب علیہ السلام کی مختلف وجوہ بیان کی ہیں ان میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ ابلیس نے ملا ئکہ سے سنا آپ کی عبادت کے متعلق چونکہ آپ کثیرا لصلوۃ وکثیر الصوم اور کثرت سے ذکر اللہ کرتے تھے اس لیے ابلیس کو حسد کے دست لگنے لگے۔ اس نے اللہ سے سوال کیا کہ اے اللہ مجھ کو اپنے محبوب بندے ایوبؑ کے جملہ مال و اسباب پر تسلط و قبضہ تصرف دے دیجئے تاکہ میں تیرے بندہ کو اس کے دین کے متعلق آزما لوں۔ خداوند تعالیٰ نے ابلیس کی اس درخواست کو منظور کر لیا۔ ابلیس نے اپنے سرکش لیڈروں کو بلا کر آپ کے تمام مال اسباب کو ہلاک کر ڈالا۔ حضرت ایوب علیہ السلام اللہ کی یاد میں عبادت خانہ میں مصروف تھے۔ اللہ کے بندے کو جب معلوم ہوا تو آپ نے ذکر اللہ میں کوئی کمی نہ آنے دی۔ صبر و استقلال کے پہاڑ بن کر اللہ کی عبادت و بندگی میں مصروف رہے۔ ابلیس مایوس ہو گیا پھر اللہ سے سوال کیا اے اللہ مجھ کو ایوبؑ کی اولاد پر بھی تسلط دے دیجئے چنانچہ ابلیس کو قبضہ مل گیا۔ ابلیس نے آپ کی تمام اولاد کو ہلاک کر ڈالا اور بڑا خیرخواہ و غمخوار بن کر حضرت ایوبؑ کے پاس پہنچا اور آپ کے سامنے بڑے درد بھرے انداز میں سنجیدگی کے ساتھ مال و اولاد کی ہلاکت کا قصہ بیان کیا۔ بہرحال حضرت ایوبؑ پر بتقاضہ بشری رقت طاری ہو گئی اور آپ رونے لگے سر پر مٹی ڈال لی۔ بس اس پر ابلیس لعین بہت خوش ہوا۔ فوراً ہی حضرت ایوب علیہ السلام کو تنبہ ہوا ندامت و شرمساری ہوئی اور جناب باری تعالیٰ میں استغفار کی آپ کی یہ توبہ ابلیس کے اللہ کے پاس جانے سے پہلے ہی قبول ہو گئی۔ حضرت ایوب علیہ السلام مال اور اولاد کو دیکھنے کے لیے جانے کے بجائے خدا کی عبادت میں پھر مصروف ہو گئے۔ اب ابلیس نے خداوند تعالیٰ سے درخواست کی مجھ کو ان کی جان پر بھی

تسلط دے دیجئے۔ اللہ نے زبان و قلب اور عقل کے سوا تمام بدن پر تسلط دے دیا ان تینوں جوہروں کا شیطان کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا' ابلیس اللہ کے اس مجاہد و صابر بندے کے پاس آتا ہے یہ صبر و استقلال کا پیکر بحالت سجدہ' مناجات رب کائنات میں مشغول ہے۔ شیطان نے آپ کے ناک میں ایسی پھونک ماری کہ آپ کے جسم مبارک میں شعلہ بھڑک اٹھا جس سے آپ کا بدن پھد پھدا ہو گیا۔ بڑے بڑے زخم ہو گئے۔ کیڑے پڑ گئے۔ مگر اللہ کے اس بندے کا یہ حال کہ اگر کوئی کیڑا بدن کے زخم سے باہر آ جاتا یا زخم سے نیچے گر جاتا تو آپ اس کو اٹھا کر زخم میں رکھ لیتے اور کہتے کہ اللہ نے تیری روزی میرے جسم میں رکھی ہے۔ آپ کے بدن میں بڑے بڑے شگاف پڑ گئے جسم سے گوشت کی بڑی بڑی بوٹیاں کی بوٹیاں کٹ کٹ کر نیچے گرنے لگیں اور آپ کے بدن میں اتنی بدبو ہو گئی کہ آپ کے کوئی قریب نہیں لگتا تھا مگر آپ کی وفادار بیوی برابر آپ کی خدمت کرتی تھیں شہر والوں نے آپ کو ایک کوڑی پر ڈال دیا۔

آپ کوڑی پر شہر سے باہر ے سال تک پڑے رہے مگر کبھی اللہ سے اپنی شفایابی کا سوال تک نہ کیا جبکہ اس زمانہ میں حضرت ایوبؑ سے زیادہ مکرم عنداللہ کوئی نہ تھا۔

دوسرا قول یہ ہے کہ ایک مرتبہ ملک شام میں قحط پڑا۔ فرعون نے حضرت ایوبؑ کے پاس اپنا قاصد بھیج کر کہلوایا کہ آپ ہمارے یہاں تشریف لائیے۔ ہم آپ کو بہت کچھ دیں گے۔ ہمارے یہاں آپ کی بہت قدر ہے الغرض آپ اپنے اہل و عیال کے ساتھ تشریف لائے۔ فرعون نے سب کی پنشن جاری کر دی۔ اس کے بعد حضرت شعیب علیہ السلام نے فرعون کے پاس آکر کہا کہ اے فرعون کیا تو ڈرتا ہے اس بات سے کہ اگر اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے تو اس کی ناراضگی کی وجہ سے جملہ اہل سماء و ارض ناراض ہو جائیں گے اور سمندر و پہاڑ بھی غضب میں آ جائیں گے۔ حضرت ایوب علیہ السلام

حضرت شعیب کی یہ سب باتیں سن رہے تھے مگر خاموش تھے جب حضرت شعیبؑ و حضرت ایوبؑ فرعون کی مجلس سے اٹھ کر چلے آئے۔ اللہ نے حضرت ایوبؑ پر اپنا پیغام بھیجا کہ اے ایوب کیا تو پنشن بند ہونے کے خوف سے حق بات کہنے سے رکا رہا۔ (اچھا) پھر آزمائش کے لیے تیار ہو جا حضرت ایوبؑ نے فرمایا اے اللہ میں تو یتیموں کی پرورش کرتا ہوں۔ غریبوں کو ٹھکانا دیتا ہوں' بھوکوں کو کھانا کھلاتا ہوں۔ بیواؤں کی کفالت کرتا ہوں اس کے بعد ایک بدلی آئی جس سے تقریباً دس ہزار آوازوں کی کڑک سنائی دے رہی تھی۔ حضرت ایوبؑ نے سر پر مٹی ڈال لی اور یا رب یا رب کرنے لگے۔ اللہ نے جواب دیا کہ امتحان کے لیے تیار ہو جا۔ حضرت ایوبؑ نے کہا میرے دین کا کیا ہو گا۔ خداوند تعالیٰ نے فرمایا۔ میں اس کو آنچ نہیں آنے دوں گا۔ (الکامل فی التاریخ ص ۱۳۰ ج ۱)

س ☆ : جب اللہ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو بیماری سے شفاء دے دی تو اس کے بعد آپ کتنے سال زندہ رہے۔ کتنی اولادیں ہوئیں اور آپ کی کل عمر کتنی ہوئی؟

ج : حضرت ایوبؑ بیماری سے شفایابی کے بعد ستر سال زندہ رہے اور بیماری سے ٹھیک ہونے کے بعد اللہ نے آپ کو چھبیس بیٹے عنایت فرمائے۔ ابن جریر اور ان کے علاوہ مورخین علماء کا کہنا ہے کہ جس وقت حضرت ایوبؑ کا انتقال ہوا اس وقت آپ کی عمر ۹۳ سال تھی اور بعض نے ۷۵ سال بھی بیان کی ہے۔ (الکامل فی التاریخ ص ۱۳۱' البدایہ والنہایہ ص ۲۲۴ و ۲۲۵ بالاتقان ص ۳۴۶ ج ۲)

حضرت موسیٰ علیہ السلام

س ☆ : حضرت موسیٰؑ کا نام موسیٰؑ کس نے رکھا؟

ج : فرعون کی اہلیہ محترمہ حضرت آسیہ نے رکھا جس کی قدرے تفصیل یہ ہے کہ جب فرعون مع حشم و خدم دریا کے کنارے گھوم رہا تھا۔ یہ سب لوگ پانی سے دل بہلا رہے تھے اچانک حضرت موسیٰؑ کا تابوت (چھوٹا سا صندوق) پانی کی سطح پر لکڑیوں کے درمیان بہتا ہوا نظر آیا انہوں نے اس صندوق کو نکال کر کھولا تو اس میں چاند سے چہرے والا ایک بچہ لپٹا ہوا تھا حضرت آسیہ کو کہا گیا کہ اس کا نام رکھ دو تو حضرت آسیہ نے آپ کا نام اسی مناسبت سے کہ آپ پانی اور لکڑیوں کے درمیان بہتے ہوئے آئے تھے موسیٰ رکھا اس لیے "مو" بمعنی پانی اور "سیٰ" قبطی زبان میں لکڑی کو کہتے ہیں۔ (تفسیر خازن ص ۲۲۵)

س ☆ : حضرت موسیٰؑ کی والدہ نے جب آپ کے تابوت کو دریائے نیل میں ڈال دیا پھر کتنے دنوں بعد آپ کی صورت دیکھی؟

ج : آپ کی والدہ نے آپ کی صورت تین دن بعد دیکھی اس لیے کہ یہ تابوت جب بہتا ہوا فرعون کے محل کے قریب آیا۔ فرعونیوں نے اس کو نکال لیا اور کھول کر دیکھا تو اس میں آپ لیٹے ہوئے تھے۔ جب دودھ پلانے کی نوبت آئی آپ نے کسی دوسری عورت کا دودھ قبول نہیں کیا جب آپ کی والدہ آئیں تو آپ نے ان کا دودھ پیا۔ یہ فراق کا زمانہ تین یوم کا تھا۔ (الکامل فی التاریخ ا ص ۱۷۳)

س ☆ : حضرت موسیٰؑ کی عمر مدین جاتے وقت کیا تھی۔ مدین کتنے دنوں میں پہنچے راستہ میں کیا کھانا کھایا اور مدین کتنے سال رہے؟

ج : حضرت موسیٰؑ کی عمر اس وقت تیس سال تھی سات دن میں مدین پہنچے اور راستہ میں بجز ہری گھاس کے کوئی چیز کھانے کو میسر نہ آئی اور دس سال مدین میں رہ کر مصر تشریف لائے۔ (حاشیہ جلالین ص ۳۲۸)

س ☆ : حضرت موسیٰؑ جب کوہ طور پر اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوئے آپ کے بدن پر کیا لباس تھا اور جوتے کس جانور کی کھال کے تھے؟

ج : آپ کے بدن پر ایک اون کا جبہ تھا (الکامل ا ص ۱۷۹) چادر ٹوپی اور پائجامہ یہ سب کپڑے بھی اون کے تھے۔ (کنز العمان ۱۱ ص ۵۰۹) اور آپ کے نعلین مردہ گدھے کی (غیر مدبوغ) کھال کے تھے۔ (کنزل العمال ۱۱ ص ۵۰۹)

س ☆ : حضرت موسیٰؑ پر سب سے پہلے ایمان لانے والا کون شخص اور کس قوم کا تھا؟

ج : خربیل تھا جو فرعونیوں میں سے ہی تھا۔ (الکامل فی التاریخ ا ص ۱۷۵)

س ☆ : حضرت موسیٰؑ کی جو لاٹھی تھی اس کی خصوصیات کیا کیا تھیں؟

ج : خصوصیات عصاء موسیٰ ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) جب حضرت موسیٰؑ سفر میں ہوتے تو یہ لاٹھی ان سے بات کرتے ہوئے چلتی تھی۔ (۲) جب آپ کو بھوک ستاتی اور کوئی چیز کھانے کو نہ ہوتی تو عصاء کو زمین پر مارتے تھے اس سے ایک دن کا کھانا نکل جاتا تھا۔ (۳) جب پیاس لگتی تو عصاء کو زمین میں گاڑ دیتے۔ اس سے پانی ابلنا شروع ہو جاتا جب اٹھا لیتے تو ختم ہو جاتا۔ (۴) جب پھل کھانے کی خواہش ہوتی تو اس لاٹھی کو گاڑ دیتے یہ درخت بن جاتا۔ پتے لگ جاتے اور پھل بھی آ جاتے (۵) جب کنویں سے پانی کھینچنے کی نوبت آتی تو یہ عصا ڈول کا کام دیتا اور اتنا لمبا ہو جاتا جتنی اس کنویں میں گہرائی ہوتی اور اس میں دو شاخیں تھیں وہ ڈول کی طرح بن جاتیں۔ (۶) رات کے وقت اس میں روشنی پیدا ہو جاتی۔ (۷) جب کوئی دشمن سامنے پڑتا اس سے خودبخود لڑ کراس پر یہ عصا غالب آ جاتا۔ (حاشیہ جلالین ص ۲۶۱)

س ☆ : سامری نے بچھڑا کتنے دنوں میں بنا کر تیار کیا تھا؟

ج : تین دن میں بنا کر تیار کیا تھا۔ (الکامل فی التاریخ ا ص ۱۸۹)

س ☆ : حضرت موسیٰؑ نے جس پتھر پر عصا مارا تھا اس پتھر کی لمبائی و چوڑائی کیا

تھی؟

ج: اس پتھر کی لمبائی و چوڑائی ایک ایک ہاتھ تھی۔ (حاشیہ جلالین ص ۱۰)

س ☆: وادی تیہ کس جگہ واقع تھی اور اس کا طول کتنا تھا؟

ج: وادی تیہ ملک شام اور مصر کے درمیان میں پڑتی تھی جس کی لمبائی نو میل تھی۔ (حاشیہ جلالین شریف ص ۱۰)

س ☆: اس وادی تیہ میں بنی اسرائیل کیا کھانا کھاتے تھے؟

ج: اس وادی میں اللہ نے بنی اسرائیل پر من اور سلویٰ نازل فرمایا تھا من یہ ترنجبین ہے جوبرف کی طرح سفید اور شہد کی طرح میٹھا ہوتا تھا اور سلویٰ یہ یمن کی طرف ایک پرندہ ہوتا ہے۔ چڑیا سے بڑا اور کبوتر سے چھوٹا ہمارے یہاں ہندوستان میں اس کو لاوا یا بٹیر کہتے ہیں۔ یہ بھنا ہوا آتا تھا اور بعض نے کہا کہ خود بھونتے تھے۔ (حاشیہ جلالین ا ص ۱۰)

س ☆: من و سلویٰ کس دن نہیں نازل ہوتا تھا؟

ج: شنبہ یعنی بار کا دن بنی اسرائیل کا خاص عبادت کا دن تھا اس دن یہ نہیں اترتا تھا بنی اسرائیل جمعہ کے دن دو دن کا توشہ جمع کرکے رکھ لیا کرتے تھے اس سے زیادہ دن کا جمع کرکے رکھنے کی اجازت نہ تھی۔ (حوالہ بالا)

س ☆: بنی اسرائیل نے جس گائے کو ذبح کیا تھا اس کا نام کیا تھا اور مقتول یعنی جس کی وجہ سے گائے ذبح کرائی گئی تھی اس کا نام کیا تھا؟اس کو کس نے قتل کیا تھا۔

ج: اس گائے کا نام مذھبہ تھا اور مقتول کا نام عامیل تھا۔جس کو اس کے چچا کے لڑکوں نے دوسرا قول یہ ہے کہ بھائی کے لڑکوں نے میراث حاصل کرنے کی غرض سے قتل کر دیا تھا۔ (خازن ج ا ص ۶۰ و حاشیہ جلالین ص ۱۱)

س ☆: حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰؑ سے کتنے سال بڑے تھے؟

ج: تین سال بڑے تھے۔ (حاشیہ جلالین ص ۱۴)

س ☆: حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰؑ تک کتنے سال کا

فصل ہے؟

ج : حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ایک ہزار نو سو پچھتر سال کا عرصہ گزرا ہے دوسرا قول یہ ہے کہ ایک ہزار سات سو سال کا زمانہ گزرا ہے۔ (حاشیہ جلالین ص ۵۱ و ص ۹۷)

س ☆ : حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے درمیان عرصہ میں کتنے انبیاء تشریف لائے اور کس نبی کی شریعت پر عامل تھے؟

ج : حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جو عرصہ گزرا اس میں ستر ہزار انبیاء مبعوث ہوئے دوسرا قول یہ ہے کہ چار ہزار انبیاء مبعوث ہوئے جوسب کے سب شریعت موسویہ (تورات) پر عامل تھے۔ (حاشیہ جلالین ص ۱۳)

حضرت داؤد و حضرت سلیمان علیہما السلام

س ☆ : حضرت داؤد علیہ السلام کا حلیہ کیسا تھا؟

ج : آپ کا چہرہ سرخ سر کے بال سیدھے اور نرم تھے۔ رنگ گورا تھا' داڑھی لمبی تھی اور داڑھی میں کسی قدر خم و پیچ (گھونگھریالہ پن) پایا جاتا تھا۔ آپ خوش خلق و خوش لحن (اچھی آواز والے) تھے۔ (الاتقان ج ۲ ص ۳۴۶)

س ☆ : حضرت داؤد علیہ السلام کتنی آوازوں میں زبور کی تلاوت کیا کرتے تھے؟

ج : حضرت داؤد علیہ السلام زبور کی تلاوت ستر آوازوں میں کیا کرتے تھے (البدایہ ۲ ص ۱۶)

س ☆ : حضرت داؤدؑ کی کتنی بیویاں تھیں؟

ج : ایک ہزار بیویاں تھیں۔ (البدایہ والنہایہ ۲ ص ۱۵)

س ☆ : حضرت داؤد علیہ السلام کا انتقال کس دن ہوا اور آپ کے مرتے وقت کتنی اولادیں تھیں؟

ج : حضرت قتادہ نے حضرت حسنؒ سے نقل کیا ہے کہ آپ کا انتقال اچانک بدھ کے دن ہوا، حضرت امام سدیؒ و ابو مالک اور وہ سعید بن جبیر سے روایت کرکے کہتے ہیں کہ حضرت داؤدؑ کا انتقال ہفتہ کے روز ہوا اور آپ کی وفات کے وقت آپ کی اولاد میں انیس لڑکے تھے۔ [1] (الکامل ۱ ص ۲۲۸، البدایہ ۲ ص ۱۷)

س ☆ : حضرت داؤد علیہ السلام کے جنازہ کے ساتھ کتنے علماء تھے؟

ج : آپ کے جنازہ کے ساتھ چالیس ہزار علماء راھبین تھے۔ (البدایہ ۲ ص ۱۷)

س ☆ : حضرت داؤد علیہ السلام کی کل عمر کتنی ہوئی اور حکومت کتنے سال تک کی؟

ج : آپ کی کل عمر سو سال ہوئی اور آپ نے چالیس سال حکومت کی۔ •البدایہ ۲ ص ۱۶ الکامل ا ص ۲۲۸)

حضرت عیسیٰ کے خداوند تعالیٰ سے چند سوالات

س ☆ : حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خداوند تعالیٰ سے درخت طوبیٰ کے متعلق کیا کیا سوالات کئے؟

ج : حضرت عیسیٰؑ نے خدائے تعالیٰ سے معلوم کیا کہ درخت طوبیٰ کیا ہے۔ اللہ نے جواب میں فرمایا اس درخت کو میں نے اپنے ہاتھ سے لگایا۔ یہ جنتیوں کے لیے ہے۔ اس کی جڑ میری خوشنودی ہے اور اس کا پانی تسنیم کا ہے۔ اس کی ٹھنڈک کافور کی اس کا ذائقہ زنجبیل (سونٹھ) کے مثل ہے۔ اس کی

[1] ایک تیسرا قول یہ ہے کہ حضرت قتادہ حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت داؤدؑ کا انتقال منگل کے دن ہوا۔ (البدایہ والنہایہ ۲ ص ۱۷)

خوشبو مشک کی خوشبو کے مثل ہے جس نے اس میں سے ایک گھونٹ پی لیا اس کو کبھی بھی پیاس نہ لگے گی۔ •البدایہ والنہایہ ۲ ص ۷۸ و ۲ ص ۷۹)

حضرت عیسیٰؑ نے جب اس درخت کی تعریف و توصیف سنی تو دل میں اس کا پانی پینے کی تمنا ہوئی اور خداوند تعالیٰ کی جناب میں عرض کیا۔ مجھ کو اس درخت کا پانی پلا دیجئے۔ اللہ نے فرمایا میں نے اس کا پانی تمام انبیاء اور تمام امتوں پر اس وقت تک حرام کر دیا ہے جب تک کہ میرا نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کی امت نہ پی لیں اور اے عیسیٰ میں نے تجھ کو اپنی طرف اٹھایا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ نے اللہ سے سوال کیا اے اللہ تو نے مجھ کو اپنی طرف کیوں اٹھایا ہے۔ جواب ملا میں نے تجھ کو اس لیے اٹھیا تاکہ تجھ کو آخری زمانہ میں اتاروں اور تو اس امت کے عجائبات کو دیکھے اور تو دجال کے قتل پر معین ہے۔ اس پر حضرت عیسیٰؑ نے عرض کیا اے اللہ مجھ کو اس امت کے متعلق خبر دیجئے۔ اللہ نے فرمایا یہ محمد عربی نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہو گی۔ اس امت کے علماء و حکماء انبیاء جیسے ہوں گے۔ وہ مجھ سے تھوڑی چیز پر راضی ہو جائیں گے اور میں ان سے تھوڑے عمل پر راضی ہو جاؤں گا اور میں ان کو لا الہ الا اللہ سے جنت میں داخل کر دوں گا اور اللہ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ جنت میں سب سے زیادہ یہی امت ہو گی۔ (البدایہ والنہایہ ا ص ۷۹)

س ☆ : حضرت عیسیٰؑ کے حواریین کی تعداد اور ان کے کام کیا تھے؟

ج : آپ کے حواریین کی تعداد ۱۲ تھی ان میں بعض کپڑا رنگنے والے تھے بعض شکاری بعض دھوبی اور بعض ملاح تھے۔ (الکامل فی التاریخ ا ص ۳۱۷ و ا ص ۳۱۵)

س ☆ : حضرت عیسیٰؑ کے ماننے والوں کو نصاریٰ کیوں کہتے ہیں؟

ج : دراصل بات یہ ہے کہ جب آپ کی والدہ محترمہ آپ کو اپنے ملک (قوم) میں لے کر آئیں جس گاؤں میں سکونت اختیار کی اس کا نام ناصرہ تھا آپ نے وہاں رہتے ہوئے تیس سال کی عمر میں باقاعدہ تبلیغ شروع کی چونکہ آپ ناصرہ گاؤں کے رہنے والے تھے اس لئے گاؤں کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ

کی جماعت کا نام نصاریٰ پڑ گیا تھا۔ (الکامل ص ۳۱۴)

س ☆ : حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوار یین کے نام کیا تھے اور ان کو حوار یین کیوں کہا جاتا ہے؟

ج : حوار یین تعداد میں تو ۱۲ یا ۲۹ تھے مگر سب کے نام معلوم نہ ہو سکے البتہ ان میں سے بعض کے نام یہ تھے' فطرس' یعقوبس' نمس' اندر انیس' ایلس' درنا وطاء' سرجس' لفظ حوار یین حور سے ماخوذ ہے جس کے معنی خالص سفیدی کے آتے ہیں۔ بقول سعید بن جبیر یہ لوگ سفید کپڑے پہنتے تھے اوربقول مقاتل یہ لوگ دھوبی تھے۔ کپڑوں کو سفید کرتے تھے اور بقول قتادہ ان لوگوں کے قلوب صاف اور پاکیزہ تھے۔ اس لیے ان کو حوار یین کہا جاتا ہے۔ (انورا الدریات لدفع لتعارض بین الایت مع ضمیہ ص ۱۵۹) مولفہ استاذ محترم حضرت مولانا محمد انور صاحب گنگوہی مدظلہ بحوالہ اتقان وردت المعانی

س ☆ : حضرت سلیمانؑ جب بادشاہ بنے ان کی عمر کیا تھی؟

ج : تیرہ سال کی عمر میں آپ بادشاہ بن گئے تھے۔ (الکامل فی التاریخ ا ص ۲۲۹)

س ☆ : تخت پر بیٹھنے کے کتنے سال بعد بیت المقدس کی تعمیر کرائی؟

ج : بادشاہ بننے کے چار سال بعد بیت المقدس کی تعمیر کا آغاز کرایا۔ (الاتقان ۲ ص ۳۴۶)

س ☆ : جس وقت حضرت سلیمانؑ نے بلقیس کا تخت منگایا آپ کہاں تھے اور بلقیس کا تخت کتنی دوری پر تھا؟

ج : آپ ملک شام میں بیت المقدس میں تھے اور تخت بلقیس ملک سبا میں تھا اور بیت المقدس سے ملک سبا تک دو ماہ کی مسافت کا فاصلہ تھا۔ (حاشیہ جلالین ص ۳۲۰) بحوالہ صاوی

س ☆ : حضرت سلیمانؑ کی کتنی بیویاں تھیں؟

ج : آپ کے ایک ہزار بیویاں تھیں۔ جن میں سے تین سو کنواریاں اور سات سو باندیاں تھیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ تین سو باندیاں اور سات سو بیویاں

تھیں- تیسرا قول یہ ہے کہ چار سو عورتیں اور چھ سو باندیاں تھیں- (الکامل ۱ ص ۲۳۰ البدایہ ۲ ص ۲۹)

س ☆: آپ کی والدہ محترمہ کا نام کیا تھا؟

ج: حضرت سلیمانؑ کی والدہ کا اسم گرامی اوریا تھا- (البدایہ والنہایہ ۲ ص ۱۵)

س ☆: حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی میں کیا لکھا ہوا تھا؟

ج: ابن عساکر نے حضرت عبادہ بن الصامت کی روایت نقل کی ہے کہ حضرت عبادہ کہتے ہیں- حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی میں لکھا ہوا تھا- انا اللہ لا الہ الا انا محمد عبدی و رسولی (کنزل العمال ص ۴۹۸)

س ☆: حضرت سلیمان علیہ السلام کی کل عمر کیا ہوئی اور بادشاہ کتنے سال رہے؟

ج: حضرت سلیمانؑ کی کل عمر ۵۲ سال ہوئی- چالیس سال حکومت کی دوسرا قول یہ ہے کہ حکومت بیس سال کی- (البدایہ ۲ ص ۳۲)

مختلف انبیاء علیہم السلام سے متعلق امور

س ☆: وہ کونسے انبیاء ہیں جن کے نام قبل از پیدائش رکھے گئے؟

ج: پانچ انبیاء کے نام پیدائش سے پہلے رکھے گئے- (۱) نبی آخر الزماں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ ارشاد باری ہے- مبشرا" برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد (۲) حضرت یحییٰ علیہ السلام جن کا ذکر فرمان خداوندی یزکریا انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ میں ہے- (۳) حضرت مسیح یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کا ذکر فرمان باری تعالیٰ بکلمتہ منہ اسمہ المسیح میں ہے- (۴ و ۵) حضرت اسحٰق و حضرت یعقوب علیہما السلام جن کا ذکر فرمان خداوندی فبشرنا ھا با سحق ومن وراء اسحق یعقوب میں ہے- (الاتقان ۲ ص ۳۴۹)

س ☆: بنی اسرائیل کے سب سے پہلے اور سب سے آخری نبی کون تھے؟

ج : بنی اسرائیل کے سب سے پہلے نبی حضرت یوسف علیہ السلام اور آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے۔ (حاشیہ جلالین ص ۵۱)

س ☆ : اچانک موت کن کن انبیاء کی واقع ہوئی؟

ج : امام سدیؒ ابومالک سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت داوٗد علیہ السلام یوم السبت (ہفتہ کے دن) اچانک انتقال فرما گئے۔ دوسرا قول منگل کا بھی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کا انتقال بھی اچانک ہوا اور حضرت سلیمانؑ کی وفات بھی اچانک ہوئی۔ (البدایہ والنہایہ ۲ ص ۱۷)

س ☆ : حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کس درخت کی تھی اس کو کتنے سال بعد کاٹا گیا اور طوفان نوح کس جگہ نہیں آیا؟

ج : محمد بن اسحٰق ثوری سے منقول ہے کہ یہ کشتی درخت ساج (سال کے درخت یا درخت صنوبر (چیڑ کے درخت) کی تھی اور یہی تورات میں بھی لکھا ہوا ہے اور یہ درخت سو سال بعد کاٹا گیا تھا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یہ درخت چالیس سال بعد کا پرانا تھا (اور طوفان نوح دو جگہ نہیں آیا ا۔ سند ۲۔ ہند (البدایہ والنہایہ ا ص ۱۱۰)

س ☆ : حضرت نوح علیہ السلام کی قبر کہاں ہے؟

ج : ابن جریر اور ازرقی عبدالرحمٰن بن سابط یا اس کے علاوہ تابعین سے مرسلاً نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قبر صحیح قول کے مطابق مسجد حرام میں ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ شہر بقاع میں ہے جس کو کوک نوح سے یاد کیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم (البدایہ والنہایہ ا ص ۱۲۰)

س ☆ : حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں پرندوں اور چوپاؤں میں سے سب سے پہلے اور سب سے بعد میں کون کون سے جانور داخل ہوئے؟

ج : حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں سب سے پہلے پرندوں میں سے درہ داخل ہوا اور چوپایوں میں سے سب سے بعد میں گدھا داخل ہوا۔ (البدایہ ج ا ص ۱۱۱)

س ☆ : سب سے پہلے بتوں کی عبادت کس قوم نے کی اس قوم کی طرف کس کو نبی بنا کر بھیجا گیا تھا اور ان کے بت کتنے اور کون کون سے تھے؟

ج : سب سے پہلے بتوں اور پتھروں کی عبادت قوم عاد نے کی ان کے تین بت تھے۔ ا۔ صدا ۲۔ صمودا ۳۔ ھرا۔ یہ قوم ان تینوں کو پوجتی تھی اللہ نے ان کی طرف حضرت ھود علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا تھا مگر انہوں نے اللہ کے نبی کی کوئی بات نہ سنی آخرکار عذاب خداوندی نے ان کو ہلاک کر دیا۔ (البدایہ ج ا ص ۱۲۱)

س ☆ : حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم میں تبلیغ کتنے دنوں تک کی؟

ج : آپ نے اپنی قوم میں تینتیس سال تبلیغ فرمائی۔

س ☆ : حضرت زکریا علیہ السلام کو جس وقت فرزند کی بشارت ملی اس وقت آپ کی عمر شریف کیا تھی؟

ج : ایک قول یہ ہے کہ بانوے سال تھی۔ دوسرا قول یہ ہے کہ ننانوے سال تھی۔ تیسرا قول یہ ہے کہ ایک سو بیس سال تھی۔ (الاتقان ۲ ص ۳۴۸)

س ☆ : اہل مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کے تابوت کو دریائے نیل میں کس چیز میں بند کرکے دفن کیا تھا؟ اور کہاں دفن کیا تھا؟

ج : جس وقت حضرت یوسف علیہ السلام انتقال فرما گئے تو اہل مصر نے آپ کے مدفن میں جھگڑا کیا۔ آخرکار اس امر پر صلح ٹھہری کہ سنگ مرمر کے صندوق میں بند کرکے دریائے نیل کی بلندی میں دفن کریں۔ اس طرح کہ تمام پانی آپ کے صندوق کے اوپر کو ہو کر مصر تک پہنچے۔ پس تمام لوگ اس تبرک کو برابر استعمال کرتے رہیں۔ (تفسیر مواہب الرحمٰن ۱۲ ص ۱۳۶)

س ☆ : حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کے صندوق کو دریائے نیل سے کتنے سال بعد نکلوایا؟

ج : چار سو سال بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کے صندوق کو وہاں سے نکال کر ان کے آباؤ اجداد کے قریب دفن کیا۔ (تفسیر مواہب الرحمٰن ج

۱۲ ص ۱۳۶)

فرشتوں سے متعلق امور

س ☆ : قیامت میں سب سے پہلے حساب کس سے ہو گا؟

ج : حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ہو گا۔ (الاتقان ا ص ۶۰)

س ☆ : حضرت جبرئیل علیہ السلام کا اصل نام کیا ہے۔ جبرئیل کس زبان کا لفظ ہے اور آپ کی کنیت کیا ہے؟

ج : اصل نام عبداللہ ہے' امام سہیلیؒ نے فرمایا ہے کہ جبریل سریانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی عبدالرحمٰن یا عبدالعزیز کے ہیں جیسا کہ ایک روایت حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی مرفوعا" اور موقوفا" دونوں طرح مروی ہے۔ زیادہ صحیح روایت موقوف ہے اور ایک قول یہ ہے کہ حضرت جبریلؑ کا نام عبدالجلیل اور کنیت ابوالفتح ہے۔ (عمدة القاری ا ص ۷۲)

س ☆ : حضرت اسرافیل کا اصل نام اور کنیت کیا ہے؟

ج : حضرت اسرافیل علیہ السلام کا نام عبدالخالق اور کنیت ابوالمنافخ ہے۔ عمدة القاری ا ص ۲)

س ☆ : حضرت اسرافیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کس زمانہ میں کتنے عرصے تک آتے رہے؟

ج : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں نبوت عطا ہوئی۔ اس کے بعد تقریباً تین سال تک وحی نہیں آئی۔ اس زمانہ میں اللہ نے حضرت اسرافیلؑ کو متعین و مقرر فرمایا تھا۔ اس زمانہ میں حضرت اسرافیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کلمہ اور کچھ سکھلاتے تھے مگر ان کے ذریعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی۔ (الاتقان فی علوم القرآن ا ص ۶۰)

س ☆ : حضرت اسرافیل علیہ السلام کو اس زمانہ میں موکل مقرر کرنے میں

حکمت کیا تھی؟

ج : حضرت ابن عساکر نے اس میں یہ حکمت بیان کی ہے کہ حضرت اسرافیل قیامت کے دن صور میں پھونک مارنے پر اور قیامت کے قائم کرنے پر موکل ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت چونکہ اطلاع ہے۔ قرب قیامت اور سلسلہ وحی ختم ہونے کی۔ اس سبب سے حضرت اسرافیل علیہ السلام کو مقرر فرمایا (الاتقان ص ٦٨)

س ☆ : قیامت کے دن جو فرشتہ زمین کو لپیٹے گا اس کا نام کیا ہے؟

ج : اس فرشتہ کا نام ریافیل ہے۔ (الاتقان ا ص ٦٠)

س ☆ : حضرت میکائیل کا نام اور کنیت کیا ہے؟

ج : حضرت میکائیل کا اسم مبارک عبدالرزاق ہے اور کنیت ابوالغنائم ہے۔ (عمدۃ القاری ا ص ٧٢)

س ☆ : حضرت عزرائیل (ملک الموت) کا اصل نام اور کنیت کیا ہے؟

ج : آپ کا اصل نام عبدالجبار اور کنیت ابویحیٰ ہے۔ (عینی شرح بخاری ا ص ٧٢)

س ☆ : فرشتوں کی مسجد کا نام کیا ہے؟ اور وہ کونسے آسمان پر ہے؟

ج : فرشتوں کی مسجد بیت المعمور ہے جو ساتویں آسمان پر واقع ہے (کنزل العمال ۱۱ ص ۴۹۸)

س ☆ : اس مسجد یعنی بیت المعمور میں سب سے پہلے کونسا فرشتہ داخل ہوا اور اس میں ہر دن کتنے فرشتے داخل ہوتے ہیں؟

ج : اس مسجد میں سب سے پہلے داخل ہونے والا فرشتہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں اور اس مسجد میں ہر دن ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں۔ پھر قیامت تک دوبارہ ان کا نمبر نہیں آئے گا' بیت المعمور کی عظمت آسمان میں بیت اللہ کی طرح ہے اور یہ بالکل بیت اللہ کے مقابل ہے اگر کوئی چیز بیت المعمور سے گرائی جائے تو ٹھیک بیت اللہ پر آکر گرے گی۔ (البدایہ والنہایہ ا

ص ۴۲)

س ☆ : کیا فرشتے بھی نماز پڑھتے ہیں اور ان کی نماز کیسی ہے؟

ج : ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خداوند تعالیٰ ساتویں آسمان پر ہیں۔ سب فرشتے اس کے لیے نماز پڑھتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتوں کی نماز کیا ہے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً" کچھ نہ فرمایا اس کے بعد حضرت جبریل امین تشریف لائے اور فرمایا اے اللہ کے نبی عمرؓ نے آپ سے آسمان والوں کی نماز کے متعلق سوال کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں۔ حضرت جبرئیل نے فرمایا عمرؓ کو میری طرف سے سلام کہو اور ان کو بتلا دیجئے کہ بے شک آسمان دنیا والے (فرشتے) سجدہ کی حالت میں قیامت تک کہتے رہیں گے سبحان ذی الملک والملکوت اور دوسرے آسمان والے (فرشتے) حالت رکوع میں ہیں۔ وہ قیامت تک کہتے رہیں گے سبحان ذی العزۃ والجبروت تیسرے آسمان والے فرشتے قیامت تک حالت قیام میں رہیں گے اور کہتے رہیں گے سبحان الحی الذی لا یموت اور ایک روایت میں ہے کہ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے جو فرشتے حالت قیام میں ہیں۔ قیامت تک اسی حالت میں رہیں گے اور جو رکوع میں یا سجدہ کی حالت میں ہیں وہ قیامت تک اسی حال میں عبادت کرتے رہیں گے اور جب قیامت کے دن سر اٹھائیں گے تو کہیں گے ما عبدناک حق عبادتک اے اللہ جس طرح تیری عبادت کا حق تھا ہم نے وہ ادا نہیں کیا ہے۔ (کنزل العمال ۱۰ ص ۳۶۵ و ۱۰ ص ۳۶۹)

حضرات صحابہؓ سے متعلق امور

س ☆ : حضرت صدیق اکبرؓ کی ولادت کس سنہ میں ہوئی؟

ج : آپ کی ولادت عام الفیل کے تین سال بعد ۵۷۴ء میں ہوئی۔ (الکامل فی

التاریخ ۲ ص ۴۱۹)

س ☆ : آپ کو زہر کس نے دیا تھا آپ مرض الوفات میں کتنے دن بیمار رہے؟

ج : حضرت صدیق اکبر کو ایک یہودی نے چاولوں میں زہر دیا تھا۔ بعض نے کہا ہے کہ حریرہ میں زہر ملا کر آپ کو کھلا دیا تھا۔ بعض نے کہا کہ زہر دینے والی ایک عورت تھی جس کا نام الحسود بتلایا گیا ہے۔ اس واقعہ کے ایک سال بعد آپ کا انتقال ہوا بعض نے کہا کہ ایک دن آپ نے ٹھنڈے پانی میں غسل کیا جس سے آپ کو بخار آگیا اور یہ بخار پندرہ دن رہا۔ (الکامل فی التاریخ ۲ ص ۴۱۹)

س ☆ : آپ نے بیماری کے زمانہ میں امامت کے لیے کس کو حکم دیا اور انتقال کس سن میں کس ماہ کی کس تاریخ میں ہوا۔ آپ کی زبان سے سب سے آخری کلام کونسا نکلا؟

ج : جب آپ کو بخار پندرہ دن آیا تو اس کی وجہ سے کمزوری اتنی آ گئی کہ آپ نے حضرت عمرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا آخرکار یہ بیماری اتنی بڑھی کہ آپ جمادی الاخرۃ کی ۲۸ تاریخ منگل کی رات ۱۳ھ میں اس دارفانی سے توفنی مسلما " والحقنی بالصالحین کہتے ہوئے رخصت ہو گئے۔ (الکامل فی التاریخ ۲ ص ۴۱۸' و ۲ ص ۴۱۹)

س ☆ : آپ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور کہاں پڑھائی کس تخت پر آپ کو اٹھایا گیا قبر میں کون کون داخل ہوئے تھے؟

ج : حضرت صدیق اکبرؓ کی نماز جنازہ حضرت عمرؓ نے مسجد نبوی میں پڑھائی۔ آپ کو (قبر تک) اس تخت پر اٹھایا گیا۔ جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھایا گیا تھا اور قبر میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت طلحہؓ داخل ہوئے۔ (الکامل فی التاریخ ص ۴۱۹)

س ☆ : حضرت عمرؓ کی پیدائش کب ہوئی کس سن اور کس عمر میں اسلام قبول کیا؟

ج : جس سال ابرھہ بادشاہ نے بیت اللہ پر حملہ کیا اور اللہ نے ابابیل پرندوں کے ذریعہ اپنے گھر کی حفاظت فرمائی۔ اس واقعہ کے تیرہ سال بعد ۵۸۴ء میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ آپ نے ۶ء نبوی بعمر ۲۷ سال اسلام قبول کیا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۰۹)

س ☆ : جس وقت حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا تو مسلمانوں کی تعداد کتنی پہنچ گئی تھی؟

ج : جب حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا تو چالیس مرد اور ۲۳ عورتیں اسلام لا چکی تھیں۔

دوسرا قول یہ ہے کہ ۳۹ مردوں اور ۲۳ عورتوں کے بعد اسلام قبول کیا۔

تیسرا قول یہ ہے کہ ۴۵ مردوں اور گیارہ عورتوں کے بعد اسلام لائے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۰۹)

س ☆ : حضرت عثمان غنیؓ کس مہینہ کس سن میں عہدۂ خلافت پر متمکن ہوئے؟

ج : حضرت عثمان غنیؓ یکم محرم ۲۴ھ کو خلیفہ منتخب ہوئے۔ (عمدۃ القاری شرح بخاری ۳ ص ۵)

س ☆ : حضرت عثمان غنیؓ کو کس نے شہید کیا اور کس دن شہید کیا تھا۔ نماز جنازہ کس نے پڑھائی دفن کس جگہ کیا کل عمر کیا ہوئی؟

ج : آپؓ کو اسود التجیبی نے ۳۵ھ بروز جمعہ کو شہید کیا حضرت حکیم بن حزام نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ہفتہ کی رات میں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ آپ کی کل عمر بیاسی سال ہوئی۔ (عمدۃ القاری ۳ ص ۵)

س ☆ : حضرت علیؓ کا لقب کرار کس نے رکھا اور کیوں رکھا؟

ج : حضرت علیؓ کا کرار لقب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا کیونکہ کرار کے معنی بار بار حملہ کرنے والے کے آتے ہیں اور حضرت علیؓ بھی دشمن پر بار بار حملہ کرنے والے تھے اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا لقب

قرار رکھا تھا۔ (غیاث اللغات ص)

س ☆: حضرت علیؓ کو کرم اللہ وجہہ کہنے کی کیا وجہ ہے؟

ج: آپ کو کرم اللہ وجہہ کہنے کی دو وجہ بیان کی گئی ہیں۔ (۱) حضرت علی کو کرم اللہ وجہہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے کبھی اصنام (بتوں) کو سجدہ نہیں کیا۔ اللہ نے آپ کی پیشانی کو اصنام کے سامنے جھکنے سے محفوظ رکھا۔ (اس لیے آپ کا چہرہ مبارک مکرم ہے) (۲) دوسری وجہ یہ ہے کہ بنو امیہ میں کچھ لوگ حضرت علیؓ کو (بغض و عداوت کی وجہ سے) سود اللہ وجہہ (اللہ آپ کے چہرہ کو (معاذ اللہ) سیاہ کرے) کے الفاظ سے پکارتے تھے۔ ان کے جواب میں اہل سنت والجماعت نے کرم اللہ وجہہ (اللہ آپ کے چہرہ کو مکرم و مشرف بنائے) کہنا تجویز کیا تھا (تقریر ترمذی مع شمائل ص ۱۲۵ ج ا حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ)

س ☆: حضرت علیؓ نے غزوۂ خیبر میں جو درِ خیبر اکھاڑ کر پھینکا تھا اس کا وزن کیا تھا؟

ج: آٹھ سو من تھا (السعوز فی الاسلام ص ۱۳۸ بحوالہ معارج)

س ☆: حضرات صحابہ نے پہلی بار ہجرت حبشہ کی طرف کس سن میں کی وہ کتنے افراد تھے اور حبشہ میں کتنے دنوں تک رہے؟

ج: صحابہ نے ۵ نبوی میں بارہ مرد اور چار عورتوں کے ساتھ ملک حبشہ کی طرف ہجرت کی جب تین ماہ حبشہ میں گزر گئے تو ان کو یہ خبر ملی کہ مکہ کے سب لوگ مسلمان ہو گئے ہیں۔ اس لیے یہ حضرات مکہ کو روانہ ہو گئے مگر یہ خبر غلط نکلی۔ (سید الکائنات)

س ☆: حبشہ کی طرف دوسری ہجرت میں کتنے افراد تھے؟

ج: دوسری مرتبہ مہاجرین کا یہ قافلہ تراسی مردوں اور انیس عورتوں پر مشتمل تھا۔ (حوالہ بالا)

س ☆: وہ کون سے صحابی ہیں جو سب سے پہلے جنت کا پھل کھائیں گے؟

ج : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت کا پھل سب سے پہلے ابوالدحداحؓ کھائیں گے۔ (کنزل العمال ۱۱ ص ۷۶۵ بحوالہ دیلمی)

س ☆ : وہ کون سے صحابی ہیں جو صحابہ میں سب سے پہلے حوض کوثر کا پانی پئیں گے؟

ج : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے میری حوض سے صہیب رومیؓ پئیں گے۔ (کنزل العمال ۱۱ ص ۷۵۶ بحوالہ دیلمی)

س ☆ : قیامت کے دن فرشتے صحابہ میں سے سب سے پہلے کس سے مصافحہ کریں گے؟

ج : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے فرشتے ابوالدرداءؓ سے مصافحہ کریں گے۔ (کنزل العمال ۱۱ ص ۷۵۶)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کس صحابی کو فداک ابی و امی کہا تھا؟

ج : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے علاوہ کسی کو فداک ابی و امی نہیں فرمایا۔ (ابن ماجہ ص ۱۲)

س ☆ : حضرت سلمان فارسیؓ کس وقت اسلام لائے اور پہلے کس مذہب کے پیروکار تھے اور اسلام سے پہلے ان کا نام کیا تھا؟

ج : جس وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اس وقت حضرت سلمان فارسیؓ نے اسلام قبول کیا۔ (اسماء رجال مشکوۃ ص ۵۹۷) اور یہ اسلام سے پہلے آتش پرست تھے اور ان کا پہلا نام مابہ بن بوذخشاں تھا۔ (حاشیہ اصح سیر ص ۱۴۴)

س ☆ : حضرت سلمان فارسی کی عمر کل کتنی ہوئی؟

ج : حضرت سلمان فارسیؓ کی عمر بعض نے ڈھائی سو سال اور بعض نے تین سو پچاس سال بیان کی ہے مگر ان دونوں قولوں میں پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔
(اسماء رجال مشکوۃ ص ۵۹۷) اور حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے یہ بھی

لکھا ہے کہ ان صحابی نے حضرت عیسیٰؑ کا زمانہ بھی پایا ہے۔ (حاشیہ اسماء رجال ص ۵۹۷)

س ☆ : حضرت سلمان فارسی کا انتقال کس سن اور کس شہر میں ہوا؟

ج : آپ کا انتقال ۳۵ھ میں شہر مدائن کے اندر ہوا۔ (اسماء رجال مشکوۃ ص ۵۹۷) اور خلافت عثمانیہ کے آخر میں ہوا (اسد الغابتہ فی تمیز الصحابہ ۳ ص ۱۶)

س ☆ : اسلام میں ہجرت کے بعد مہاجرین میں سب سے پہلے پیدا ہونے والا بچہ کونسا ہے؟

ج : ہجرت کے بعد مہاجرین میں سب سے پہلے پیدا ہوانے والا بچہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ ہیں۔ (البدایہ والنہایہ ۳ ص ۲۳۵)

س ☆ : انصار میں بعد الہجرت پیدا ہونے والا سب سے پہلا بچہ کون ہے؟

ج : ہجرت کے بعد انصار میں سب سے پہلے حضرت نعمان بن بشیر پیدا ہوئے۔ (البدایہ ۳ ص ۲۳۰)

س ☆ : حضرت عبداللہ بن زبیر کے منہ میں سب سے پہلے کونسی چیز گئی؟

ج : ان کے منہ میں سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن گیا۔ (البدایہ ۳ ص ۲۳۰)

س ☆ : حضرت عبداللہ بن زبیر جب پیدا ہوئے تو صحابہ نے زور سے تکبیر کیوں کہی؟

ج : زور سے تکبیر کہنے کی وجہ یہ پیش آئی کہ یہود نے حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ پر جادو کرا دیا تھا اور وہ یہ گمان کرتے تھے کہ اس کے بعد حضرت اسماء کے کوئی بچہ نہ ہو گا مگر اللہ نے یہود کے اس زعم باطل کو توڑا اس لیے صحابہ نے زور سے تکبیر پڑھی (جس کا مقصد یہ تھا کہ اللہ کی بڑی شان اور بڑی قدرت ہے کہ جادو کرنے کے باوجود بھی وہ بچہ پیدا کر سکتے ہیں) (البدایہ ص ۹۱)

س ☆ : حضرت زید بن ثابتؓ کو یہود کی کتابیں پڑھنے کو کس نے کہا تھا اور حضرت زید نے کتنے روز میں کتابیں پڑھ لی تھیں؟

ج : ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم یہودیوں کی کتابیں پڑھو۔
چنانچہ آپ نے یہ کتابیں (کتب یہود) پندرہ روز میں پڑھ لی تھیں۔ (البدایہ ص ۹۱)

س ☆ : حضرت عامر بن فہیرہ کون تھے ان کو کس غزوہ میں کس نے شہید کیا اور کس نے دفن کیا؟

ج : یہ صحابی حضرت صدیق اکبرؓ کے وہ غلام تھے جو بکریاں چراتے تھے۔ یہی وہ عامر ہیں جو غار ثور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کو بکریوں کا دودھ پلاتے تھے۔ یہ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں بھی شریک ہوئے' غزوۂ بیر معونہ میں ان کو عامر بن الطفیل نے شہید کیا اور ان کو ملائکہ نے دفن کیا۔ (حاشیہ دلائل النبوۃ ۲ ص ۴۷۵)

س ☆ : وہ دس صحابہ جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی جن کو عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے وہ کون کون صحابی ہیں؟

ج : وہ دس صحابہ یہ ہیں ۱۔ حضرت ابوبکرؓ ۲۔ حضرت عمرؓ ۳۔ حضرت عثمانؓ ۴۔ حضرت علیؓ ۵۔ حضرت طلحہؓ ۶۔ حضرت زبیرؓ ۷۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ ۸۔ سعد بن ابی وقاصؓ ۹۔ سعید بن زید بن عمرؓ ۱۰۔ ابوعبیدہ بن الجراحؓ (مسند ابویعلی الموصلی ج ۱ ص ۳۸۳)

س ☆ : قیامت کے دن علماء کا امام کس صحابیؓ کو بنایا جائے گا؟

ج : جب علماء اپنے رب کے سامنے حاضر ہوں گے تو حضرت معاذ بن جبلؓ سب سے آگے ہوں گے۔ (کنزالعمال ص ۴۴۷)

س ☆ : حضرت معاذ بن جبلؓ کی کل عمر کتنی ہوئی اور ان کا انتقال کس سن میں کس مرض میں ہوا؟

ج : آپ کی کل عمر ۳۸ سال ہوئی۔ آپ کا انتقال ۱۸ھ میں طاعون کے مرض میں ہوا؟

س ☆ : حضرت بلالؓ میدان محشر میں کس سواری پر سوار ہو کر آئیں گے؟

ج : جنت کی اونٹنی پر اذان دیتے ہوئے آئیں گے جو بھی اذان سنے گا وہ حضرت بلالؓ کی تصدیق کرے گا۔ یہاں تک کہ محشر بھر جائے گا اور جنت کے لباس کے دو حلے (دو جوڑے) لائیں جائیں گے۔ وہ حضرت بلالؓ کو پہنائے جائیں گے۔ سب سے پہلے موذنین میں حضرت بلالؓ کو لباس پہنایا جائے گا۔ (کنزل العمال ۱۱ ص ۴۹۹)

س ☆ : حضرت فاطمہؓ قیامت کے دن (میدان محشر میں) کس سواری پر سوار ہو کر آئیں گی؟

ج : حضرت فاطمہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی عضباء پر سوار ہو کر آئیں گی۔ (کنز العمال ۱۱ ص ۴۹۹)

س ☆ : حضرت سفینہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ ان کا اصل نام کیا تھا؟

ج : حضرت سفینہ کا اصل نام مہران تھا۔ (کنز العمال ۱۱ص ۶۹۲)

حضرات ائمہ اربعہؒ سے متعلق امور

س ☆ : حضرت امام ابوحنیفہؒ کا سن پیدائش و وفات کیا ہے اور مدفن کہاں ہے اور آپ کے زمانہ میں کتنے صحابہ زندہ تھے کہاں کہاں؟

ج : آپ ۸۰ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے اور وفات ۱۵۰ھ جداد میں ہوئی۔ آپ کی قبر مقبرۂ خیرزان میں ہے آپ کے زمانہ میں چار صحابہ زندہ تھے۔ حضرت انس بن مالک بصرہ میں، عبداللہ بن ابی اوفی کوفہ میں، سہل بن سعد الساعدی مدینہ میں، ابو طفیل [1] عامر بن واثلہ مکہ میں مگر آپ کی ان میں سے کسی سے ملاقات نہ ہو سکی۔ (اسماء رجال مشکوۃ ص ۶۲۴)

[1] یہ ابوالطفیل عامرؓ آخری صحابی ہیں جن کا انتقال ۱۰۳ھ مکہ میں ہوا۔
حواشی محمد تقی عثمانی صاحب

س ☆ : حضرت امام مالک کا سن پیدائش و وفات کیا ہے؟

ج : آپ کی پیدائش ۹۵ھ میں ہوئی۔ (اسماء رجال مشکوۃ ص ۶۲۴) بعض نے ۹۰ھ اور بعض نے ۹۳ھ اور بعض نے ۹۴ھ بھی بیان کیا ہے۔ (احوال المصنفین ص ۷۷) آپ کا انتقال مدینہ میں ۱۷۹ھ میں ہوا۔ (اسماء رجال مشکوۃ ص ۶۲۴)

س ☆ : حضرت امام شافعیؒ کا سن پیدائش و وفات کیا ہے؟

ج : آپ شہر فلسطین ۱۵۰ھ میں بعض نے کہا عسقلان میں اور بعض نے کہا یمن میں اس سن میں اور بقول بعض اسی مہینہ میں پیدا ہوئے۔ جس میں امام اعظم ابوحنیفہ کا انتقال ہوا۔ اہل تواریخ کے درمیان سن والی روایت مشہور ہے اور آپ کا انتقال شب جمعہ کے آخری حصہ میں ماہ رجب کے آخری دن ۲۰۴ھ شہر مصر میں ہوا۔ (اسماء رجال مشکوۃ ص ۶۲۶)

س ☆ : حضرۃ امام احمد بن حنبلؒ کا سن پیدائش و وفات کیا ہے؟

ج : آپ کی ولادت بغداد میں ۱۶۴ھ میں ہوئی اور وفات ۲۴۱ھ میں ہوئی۔ (حوالہ بالا)

حضرات ائمہ صحاح ستہ سے متعلق امور

س ☆ : امام بخاری کا سن پیدائش و وفات کیا ہے؟

ج : امام بخاری (محمد بن اسمٰعیل) ۱۳ شوال ۱۹۴ھ جمعہ کی نماز کے بعد بخارا میں پیدا ہوئے اور وفات ۲۵۶ھ ماہ شوال بعد نماز عشاء بعمر باسٹھ سال ہوئی۔ (احوال المصنفین ص ۱۰۷)

س ☆ : امام مسلم کا سن پیدائش و وفات کیا ہے؟

ج : امام مسلم کا سن پیدائش محمد بن صلاح نے ۲۰۲ بیان کیا ہے اور ابو عبداللہ نیشاپوری نے ۲۰۶ھ نقل کیا ہے اور یہ دوسرا قول راجح ہے۔ آپ خراسان کے مشہور شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کی وفات ۲۵ رجب بروز یکشنبہ ۲۶۱ھ میں ہوئی آپ کو نیشاپور کے باہر نصیرآباد میں دفن کیا گیا۔ (احوال المصنفین)

س ☆ : امام ابوداؤد کا سن پیدائش و وفات کیا ہے؟

ج : آپ شہر سیستان میں ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے۔ ۷۳ سال زندہ رہ کر ۱۶ شوال بروز جمعہ ۲۷۵ھ میں اس دارفانی کو چھوڑ چلے۔ (احوال المصنفین ص ۱۲۹)

س ☆ : امام ترمذی امام ابن ماجہ و امام نسائی کا سن پیدائش و وفات کیا ہے؟

ج : امام ترمذی کا سنہ پیدائش ۲۰۹ھ اور آپ کا انتقال مقام ترمذ میں ۱۳ رجب شبدو شنبہ ۲۷۹ھ میں ہوا۔ دوسرا قول ۲۷۵ھ کا بھی ہے۔ (ذکرا السمعانی) مگر قول اول راجح ہے۔ (احوال المصنفین ص ۱۴۷) اور امام ابن ماجہ ۲۰۹ھ و ۸۲۴ء خلیفہ معتمد باللہ کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور آپ کا انتقال ۲۱ رمضان بروز دوشنبہ ۲۷۲ھ میں ہوا اور امام نسائی کا سن پیدائش ۲۱۵ھ ہے۔ دوسرا قول ۲۳۰ھ کا ہے (احوال المصنفین ص ۱۴۷) آپ کی وفات ۱۳ صفر ۳۰۳ھ میں ہوئی مکہ میں آپ کو صفا و مروہ کے مابین دفن کیا گیا۔ ایک روایت آپ کی وفات کے متعلق یہ بھی ہے کہ مکہ معظمہ جاتے ہوئے راستہ میں بمقام شہر رملہ (جو فلسطین میں واقع ہے) انتقال ہوا پھر آپ کی نعش کو مکہ لایا گیا۔ (احوال المصنفین ص ۱۵۶)

س ☆ : امام طحاویؒ کا سن پیدائش و وفات کیا ہے؟

ج : آپ کے سن پیدائش میں بہت زیادہ اختلاف ہے۔ مورخ ابن خلکان نے آپ کی پیدائش ۲۳۸ھ میں بیان کی ہے۔ حافظ ابن عساکر بروایت ابن یونس بیان کرتے ہیں کہ امام طحاوی کی پیدائش ۲۳۹ھ میں ہوئی۔ علامہ ذہبی نے دوسرے قول کو صحیح قرار دیا ہے مگر علامہ عینی فرماتے ہیں کہ امام طحاوی کی پیدائش ۲۲۹ھ میں ہوئی۔ یہی درست معلوم ہوتا ہے ابوسعید بن یونس کا بیان ہے کہ امام طحاوی نے فرمایا کہ میری پیدائش ۲۲۹ھ ربیع الاول کی دس تاریخ شب یکشنبہ میں ہوئی اور وفات ماہ ذی قعدہ کی چاند رات شب جمعرات ۳۲۱ھ میں ہوئی۔ آپ کی قبر شریف قراحہ میں ہے۔ (احوال المصنفین ص ۱۶۴)

گذشتہ دور کے بادشاہوں کے القاب

س ☆ : پہلے زمانہ میں کس ملک کے بادشاہ کا کیا لقب ہوتا تھا؟

ج : پوری دنیا کا تو علم نہیں البتہ چند کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

فارس کے بادشاہ کا لقب کسریٰ ہوتا تھا۔ ترک (ترکستان) کے بادشاہ کا لقب خاقان ہوتا تھا۔ ملکہ حبشہ کے بادشاہ کو نجاشی کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ قبطیوں کے بادشاہ کا لقب فرعون ہوتا تھا۔ مصر کے بادشاہ کا لقب عزیز اور فرعون بھی ہوتا تھا' حمیر کے بادشاہ کا لقب تبع ہوتا تھا' ہندوستان کے بادشاہ کا لقب دھمی ہوتا تھا' چین کے بادشاہ کا لقب مغفور ہوتا تھا۔ زنجیوں (حبشیوں) کے بادشاہ کا لقب نماز ہوتا تھا۔ یونان کے بادشاہ کا لقب بطیلمیو ہوتا تھا۔ یہودیوں کے بادشاہ کا لقب قیطون یا ماتح ہوتا تھا بربر جو مغربی افریقہ کی ایک قوم ہے ان کے بادشاہ کا لقب جالوت ہوتا تھا۔ صائبہ (نصاریٰ کا ایک فرقہ ہے) کے بادشاہ کا لقب نمرود ہوتا تھا۔ یمن کے بادشاہ کا لقب تبعا" ہوتا تھا' فرعانہ کے بادشاہ کا لقب اخشید ہوتا تھا' عرب کے بادشاہ کا لقب عجم سے پہلے نعمان ہوتا تھا' افریقہ کے بادشاہ کا لقب جبرجیر ہوتا تھا۔ خلاط کے بادشاہ کا لقب شہرمان اور سند فور ہوتا تھا' صقالبہ کے بادشاہ کا لقب ماجدا ہوتا تھا' الارمن کے بادشاہ کا لقب تقفور ہوتا تھا۔ الحزرز کے بادشاہ کا لقب تلیل ہوتا تھا۔ النوبہ کے بادشاہ کا لقب کابل ہوتا تھا۔ الاجات کے بادشاہ کا لقب خداوند کار ہوتا تھا۔ اشروشنہ کے بادشاہ کا لقب افشین ہوتا تھا' خوارزم کے بادشاہ کا لقب خوارزم شاہ ہوتا تھا' جرجان کے بادشاہ کا لقب صول ہوتا تھا' آذربیجان کے بادشاہ کا لقب اصبہین ہوتا تھا' طبرستان کے بادشاہ کا لقب سالار ہوتا تھا (عمدۃ القاری شرح بخاری ا ص ۷۹) اور عمدۃ القاری ا ص ۸۰ پر یہ ہے کہ عراق کے بادشاہ کا لقب کسریٰ اور شام کے بادشاہ کا لقب قیصر ہوتا تھا۔

نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جن لوگوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا ہے وہ کون کون تھے؟

ج : ایسے لوگ ہم کو صرف اٹھارہ ملے ہیں جن کو بالترتیب لکھا جاتا ہے۔

۱۔ اسود عنسی نے نبوت کا دعویٰ کیا یہ صنعاء یمن میں گزرا ہے اس کو فیروز دیلمی نے قتل کیا تھا۔ (۲) مسیلمہ کذاب یمانہ میں گزرا ہے جس کو حضرت وحشی بن حرب نے قتل کیا ہے۔ ۳۔ طلیحہ اسدی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ ایک کاہن تھا بنی اسرائیل کے بعض قبائل اس پر اسلام لائے مگر بعد میں یہ حضرت عمرؓ کے ہاتھ پر بیعت ہو کر مسلمان ہوا۔ ۴۔ سجاح بنت الحارث جو قبیلہ بنی تغلب سے تھی) نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور اس نے اپنی قوم پر پانچ وقت کی نمازوں کو باقی رکھا تھا (تاریخ اسلام ص ۲۷۳) اس نے مسیلمہ کذاب سے شادی کر لی تھی۔ سجاح نکاح کے بعد مسیلمہ کے پاس تین دن رہی جب اپنی قوم میں آئی تو قوم نے مہر نکاح کے متعلق معلوم کیا اور کہا کہ بغیر مہر کے تو نکاح نہیں ہوتا۔ اس پر سجاع مسیلمہ کے پاس گئی تو مسیلمہ نے کہا کہ میں نے تیرے مہر میں تیری جماعت کے لیے دو نمازیں یعنی عشاء و فجر معاف کر دی ہیں۔ تاریخ اسلام ص ۲۷۴ مگر یہ عورت بعد میں حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ میں مشرتف باسلام ہو گئی تھی۔ ۵۔ مختار ثقفی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور یہ عبداللہ بن زبیر کی زمانہ میں گزرا ہے۔ ۶۔ متنبی شاعر نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا مگر بعد میں تائب ہوا۔ ۷۔ بہبود نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا یہ خلیفہ معتمد باللہ کے زمانہ میں گزرا ہے۔ ۸۔ اکرویہ القرمطی یہ مکتفی باللہ کے زمانہ میں گزرا ہے اس نے حجراسود بھی چرا لیا تھا (۹) نواح نہاوند میں بھی ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ ملک یمن میں ایک شخص گزرا جس نے اپنا نام لا رکھا تھا اور وہ کہتا تھا کہ آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم نے میرے متعلق بشارت دی ہے کہ لا نبی بعدی یعنی لا میرے بعد نبی ہو گا۔ ا۔ ایک اور عورت نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا جو کہتی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لا نبی ہی تو فرمایا ہے لا نبیتہ بعدی تو نہیں فرمایا یعنی یہ حدیث مردوں کے حق میں ہے عورتوں کے حق میں نہیں ہے۔ آپ کے بعد عورت نبیہ ہو سکتی ہے۔ ۱۲۔ ایک یہودی نے بیت المقدس میں مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا مگر جب اس کو گرفتار کرکے پٹائی کی گئی تائب ہو کر مسلمان ہو گیا۔ ۱۳۔ اسحاق اخرس بصرہ میں گزرا ہے اس پر بصرہ اور عمان کے لوگ اسلام لائے تھے۔ ۱۴۔ فارس بن یحییٰ ساباطی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا جو مصر کے شہر سیس میں گزرا ہے۔ ۱۵۔ ایک بکری چرانے والے نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا اصل میں یہ جادوگر تھا جو حضرت موسیٰؑ کی طرح ایک عصا رکھتا تھا اور جادو کے ذریعہ لاٹھی کا اژدہا بنا دیتا تھا۔ ۱۶۔ عبداللہ بن میمون نے خلیفہ مامون کے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا مامون نے اس کو قید میں بند کرا دیا یہ قید ہی کے اندر مر گیا تھا۔ ۱۷۔ غازانی ساحر نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ ۱۸۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۴۰۰ھ کے اوائل میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا جس کے متبعین آج بھی لوگوں کو مال و دولت کا لالچ دے کر گمراہ کر رہے ہیں۔ (ترمذی شریف مترجم ص ۸۴۰ از مولانا بدیع الزمان (ملاوہ نمبر ۱۸)

متفرقات

س ☆: ریڈیو کا ایجاد کرنے والا کون ہے؟

ج: ریڈیو کا ایجاد کرنے والا مارکونی ہے۔ (فتاویٰ محمود ا ص ۸۸)

س ☆: کمیونزم (کمیونسٹ) پارٹی کا عقیدہ کیا ہے اور ان کا موجد کون ہے؟

ج: یہ پارٹی خدا کی منکر ہے اور ان کا عقیدہ یہ ہے کہ انسانوں کو مذہب سے لڑایا جائے اس مذہب کے موجد (ایجاد کرنے والے) مارکس اور لینن ہیں جو دونوں یہودی ہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ا ص ۱۰۴)

س ☆: کیا شیطان کسی نبی کی شکل میں آ سکتا ہے؟

ج: کوئی شیطان کسی نبی کی شکل میں نہیں آ سکتا۔ (فتاویٰ محمودیہ ا ص ۱۰۶)

س ☆: رات کو آسمان پر جو سفیدی راستہ کی شکل میں سیدھی نظر آتی ہے یہ کیا ہے؟ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ پل صراط ہے؟

ج: اس کو پل صراط کہنا غلط ہے بلکہ اس جگہ سے قیامت کے دن آسمان پھٹے گا۔ (فتاویٰ محمودیہ ا ص ۱۱۳)

س ☆: مجتہدین تو بہت ہوئے ہیں پھر ائمہ اربعہ ہی کی کیوں تقلید کی جاتی ہے۔ صحابہ کی کیوں نہیں کی جاتی بلکہ ان کے فضائل کثیر ہیں؟

ج: صحابہ کرام یقیناً ائمہ اربعہ سے بدرجہا افضل برتر ہیں مگر چونکہ صحابہ کے دور میں علوم کی تدوین نہیں ہوئی تھی۔ ائمہ اربعہ نے علوم کو مدون کر دیا۔ اس تفصیل کے ساتھ صحابہ میں سے کسی صحابہ کا مذہب مدون نہیں ہوا اور نہ تابعین و تبع تابعین میں ہوا۔ احادیث کا جتنا ذخیرہ ہے وہ سب ان چاروں کے پاس موجود تھا یہ تو ہو سکتا ہے کہ ایک کو معلوم ہو دوسرے کو نہ ہو مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ چاروں بھی نہ جانتے ہوں۔ (فتاویٰ محمودیہ ا ص ۳۸۴)

س ☆: شداد کی کل عمر کیا ہوئی؟

ج: شداد کی کل عمر نو سو سال ہوئی۔ (صاوی ۴ ص ۳۱۷)

س ☆: شداد نے جس جنت کی تعمیر کرائی تھی اس کی تعمیر کتنے دنوں میں ہوئی تھی؟

ج: وہ باغ و جنت جو شداد نے بنوائی تھی اس کی تعمیر تین سال میں مکمل ہوئی تھی۔ (صاوی ا ص ۳۱۷)

س ☆: طالوت بادشاہ کس نبی کے زمانہ میں ہوا اس نے کیا غلطی کی اور اس کی توبہ کیسے قبول ہوئی؟

ج: طالوت حضرت داؤدؑ کے زمانہ میں مسلمانوں کا بادشاہ تھا اس کو حضرت داؤدؑ سے حسد ہو گیا تھا اور ان کو قتل کرنے کے درپے ہو گیا تھا۔ علماء نے اس کام سے منع کیا مگر جو عالم اس کو منع کرتا۔ یہ اس کو بھی قتل کر دیتا بہت سے علماء

کو اس نے قتل کر دیا پھر اس کو تنبہ ہوا تو یہ جنگلوں میں جا کر بے تحاشہ روتا ایک عابدہ عورت اس کو حضرت یوشعؑ کی قبر پر لے گی اللہ کے حکم سے وہ زندہ ہوئے اور طالوت سے فرمایا کہ تو اپنے بیٹوں کے ساتھ اللہ کے راستہ میں جہاد میں شہید ہو جائے تو تیری توبہ قبول ہوگی اس نے ایسا ہی کیا (البدایہ ۲ ص ۹)

س ☆ : نمرود بادشاہ نے کتنے سال حکومت کی اور مچھر اس کی ناک کے نتھنے میں کتنے سال تک گھسا رہا؟

ج : نمرود نے چار سو سال تک حکومت کی اور چار سو سال تک مچھر اس کے ناک کے نتھنے میں گھسا رہا (البدایہ ا ص ۱۴۸ و ا ص ۱۴۹)

س ☆ : نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مناظرہ و مجادلہ کس دن کیا؟

ج : امام سدی نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ نمرود کا مجادلہ و مناظرہ و مباحثہ اس دن ہوا جس دن حضرت خلیلؑ آگ سے نکلے (البدایہ ا ص ۱۴۹)

س ☆ : قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کا رشتہ میں کیا لگتا تھا تورات میں اس کا نام کیا تھا؟

ج : یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچا کا لڑکا تھا اس کا نام تورات میں بوجہ حسین ہونے کے النور تھا۔ (البدایہ والنہایہ ا ص ۳۰۹)

س ☆ : قارون کے خزانہ کی کنجیاں کتنے خچروں پر لادی جاتی تھیں؟

ج : قارون کو اللہ نے اتنا خزانہ دیا تھا کہ خزانوں کی کنجیاں ستر خچروں پر لادی جاتی تھیں (البدایہ ص ۳۰۹ ج ا)

س ☆ : مسجد نبویؐ کی محراب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہیں تھی یہ محراب بعد میں کس زمانہ میں کس نے تیار کرائی تھیں؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات خلفائے راشدینؓ کے زمانہ میں مسجد نبوی کی محراب نہیں تھی یہ محراب سب سے پہلے ولید کے زمانہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے بنوائی تھی (تاریخ حرمین شریفین ص ۸۳ بحوالہ خلاصہ

الوفاء ص ۲۷۲)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے خطبہ دینے کے واسطے منبر کس نے بنوایااور کس درخت کی لکڑی کا تھا؟

ج : اس میں کئی اقوال ہیں (۱) حضرت تمیم داریؓ نے بنوایا (رواہ ابوداؤد) (۲) قیصہ مخزومی نے جو ایک عورت کا غلام تھا (۳) حضرت عباسؓ کے غلام نے جسکا نام صباح یا کلاب تھا (۴) سعید بن عاص کے غلام نے جسکا نام باقول تھا (۵) ایک انصاریہ عورت کے غلام نے جس کا نام مینا تھا (۶) حضرت سہل کابیان ہے کہ میں مدینہ کے ایک بڑھئی کو جنگل لیکر گیا اس جھاؤ کے درخت کی لکڑی کاٹ کر اس کا منبر تیار کیا اس بڑھئی کا نام بعض نے میمون بتایا ہے (تاریخ حرمین ص ۹۷)

س ☆ : ساتوں آسمان کس کس چیز کے بنے ہوئے ہیں؟

ج : پہلا آسمان ٹھہرے ہوئے پانی کا ہے دوسرا آسمان سفید موتی کا تیسرا آسمان لوہے کاچوتھا آسمان تانبے کا پانچواں آسمان چاندی کا ہے چھٹا آسمان سونے کا اور ساتوں آسمان سفید زمرد (پنے) کا بنا ہوا ہے (روح المعانی ص ۳۰ ج ۶)

آخرت سے متعلق امور

س ☆ : مردہ تو بیجان ہوتا ہے پھر اس سے قبر میں سوال جواب کس طرح ہو سکتے ہیں؟

ج : انسان کے جسم روح نکالی جاتی ہے سوال و جواب کے وقت وہ روح مردہ شخص کے جسم میں ڈال دی جاتی ہے جس سے وہ جان والا ہو کر جواب دیتا ہے (شرف المکالمہ ص ۱۱ لمولانہ مسیح اللہ خان صاحب نور اللہ مرقدہ)

س ☆ : ہم دیکھتے ہیں کہ مردہ چند دنوں کے اندر قبر میں ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے نشان تک باقی نہیں رہتا پھر اس کو وہاں راحت و تکلیف عذاب و ثواب کیا معلوم ہو گا؟

ج : دنیا و آخرت کے درمیان ایک اور عالم ہے جہاں پر دنیا کی سب چیزوں کے

جسم وجود ہیں اس عالم کو عالم مثال بھی کہتے ہیں اور عالم برزخ بھی جسوقت فرشتہ روح نکال کر لے جاتا ہے تو اس جسم میں وہ روح ڈالدی جاتی ہے پھر اگر مردہ کو دفن کیا گیا ہے تو وہی روح قبر کے اندر اس جسم میں ڈال کر سوال و جواب کیا جاتا ہے اور اس جسم کے قبر میں موجود ہونے تک تکلیف و راحت پہنچتی ہے۔ اور اگر مردہ قبر میں دفن نہ کیا جائے بلکہ جلا دیا جائے یا کوئی درندہ بھیڑیا وغیرہ کھا جائے تو سوال جواب روح کو اس عالم مثال والے جسم میں ڈال کر کیا جاتا ہے اور اسی جسم کو آرام و تکلیف پہنچتی رہتی ہے اسی طرح مردہ جب قبر میں ریزہ ریزہ ہو جاتاہے تو پھر اسی عالم مثال کے جسم میں روح کو تکلیف و آرام ملتاہے قیامت تک اسی دنیاوی جسم کو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے موجود کردیں گے اور قیامت کے بعد سے ہیشہ ہیشہ تک اسی جسم دنیاوی کو دوزخ کی تکلیف اور جنت کا سکون نصیب ہوتا رہے گا (شرف المکالمہ ص ۱۲)

س ☆ : مردہ کو دفن کیوں کیا جاتا ہے ہندوؤں کی طرح جلایا کیوں نہیں جاتا؟

ج : انسان کی اصل مٹی ہے کیونکہ مٹی سے انسان پیدا ہوا ہے تو مٹی انسان کی ہوئی اور انسان کے لیے دو چیزیں ہیں ایک جسم اور ایک روح۔ روح سے انسان بڑھتا اور پرورش پاتا ہے تو روح انسان کی مربی اور پرورش کرنے والی ہوئی۔ جس طرح کہ باپ بچے کی پرورش اور تربیت کرتا ہے تو روح باپ ہوئی اور مٹی ماں اور قاعدہ ہے کہ جب باپ سفر کرتا ہے تو بچہ کو ماں کے سپرد کرکے جاتا ہے نہ کہ باورچن کے یعنی آگ انسان کے لیے باورچن ہے کیونکہ آگ پکانے کا کام کرتی ہے (جس طرح باورچن کھانا پکانے کا کام کرتی ہے) لہٰذا جب روح نے سفر کیا تو جسم کو اس کی ماں یعنی مٹی کے سپرد کیا گیا نہ کہ باورچن یعنی آگ کے اس لیے مردہ کو دفن کیا جاتا ہے۔ ہندوؤں کی طرح جلایا نہیں جاتا (شرف المکالمہ ص ۱۲) پھر جلانا سخت بے رحمی کی بات بھی تو ہے کہ اپنے ہاتھوں اپنے بھائی کو تکلیف پہنچائی جاتی ہے یہ تو ایک قسم کی درندگیت ہے اور جلانا بے حیائی بھی ہے کہ جس چیز کو وہ زندگی میں چھپاتا تھا اب جس وقت اس کو جلایا جائے گا تو پہلے کفن جلے گا جس سے وہ مردہ ننگا رہ جائے گا

جس کو سب لوگ دیکھیں گے اور اگر عورت ہو گی تو اس کی کس قدر بے عزتی ہو گی حیادار قوم تو کبھی ایسے عمل کو پسند نہ کرے گی کہ اپنے باپ بھائی بہن کی حیا کی چیزوں کو اس کے مرنے کے بعد دیکھے اور جلانا عقلاً" بھی درست نہیں کیونکہ جلانے سے بدبو ہوا میں پھیل کر مختلف بیماریاں پھیلاتی ہے اور دفن کرنے سے تو اندر ہی اندر پھول پھٹ کر مردہ مٹی میں مل جاتا ہے اور مٹی اندر ہی سب جذب کر لیتی ہے۔ (شرف المکالمہ ص ۱۳)

س ☆ : آپ نے کہا ہے جلانے سے تکلیف ہو گی سو جب اس میں روح نہیں تو تکلیف کس طرح ہو گی؟

ج : جب ایک عرصہ تک کسی سے تعلق رہتا ہے تو اس کو تکلیف و آرام میں دیکھ کر رنج و خوشی ہوتی ہے چنانچہ اگر ایک دوست کو آرام میں دیکھو تو خوشی ہوتی ہے تکلیف میں دیکھو تو رنج ہوتا ہے مثلاً اگر کسی کا کپڑا لے کر جلایا جائے تو اس کپڑے والے کو اس کپڑے کو جلتا ہوا دیکھ کر تکلیف ہوتی ہے حالانکہ وہ کپڑا اس کے جسم سے علیحدہ ہے جسم پر نہیں لگ رہا اسی طرح چونکہ روح ایک عرصہ تک جسم میں رہی ہے تو جسم کو روح سے تعلق ہے اور عالم ارواح میں موجود ہے تو جس وقت جسم کو جلایا جائے گا۔ روح کو تکلیف ہو گی۔ (بحوالہ بالا)

س ☆ : اللہ کا جو فرمان ہے وحملت الارض والجبال کہ زمینوں اور پہاڑوں کو اٹھایا جائے گا ان کو کون اٹھائے گا اور کب؟

ج : اس میں تین قول ہیں۔ (۱) فرشتے اٹھائیں گے۔ (۲) ہوائیں اٹھائیں گی۔ (۳) قدرت خداوندی اٹھائے گی اور یہ معاملہ قبروں سے نکل جانے کے بعد ہو گا (درسی تفسیر ماخوذ از جمل)

س ☆ : میدان حشر کہاں قائم کیا جائے گا؟

ج : ملک شام میں میدان حشر قائم ہو گا۔ (مشکوۃ شریف ۲ ص ۴۷۲)

س ☆ : قیامت کے دن جنتی لوگ جنت میں کس راستہ سے جائیں گے؟

ج : خداوند تعالیٰ جہنم پر پل بچھائیں گے۔ اس پر سے گزر کر جنت میں جائیں گے۔ (غنیتہ الطالبین)

س ☆ : اللہ تعالیٰ جہنم پر کتنے پل بچھائیں گے؟

ج : خدائے تعالیٰ جہنم پر سات پل بچھائیں گے جن کو پل صراط کہیں گے۔ (غنیتہ الطالبین)

س ☆ : قیامت کے دن لوگوں کی زبان کونسی ہو گی؟

ج : جنت میں داخل ہونے سے پہلے سب کی زبان سریانی ہو گی اور جب جنت میں چلے جائیں گے تو تمام اہل جنت کی زبان عربی ہو گی۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۳۴۷ پ ۳)

س ☆ : جب لوگ جنت میں جائیں گے تو ان کی عمر کیا ہو گی؟

ج : جنت میں جانے کے بعد سب کی عمر تینتیس سال کی ہو گی دوسرا قول یہ ہے کہ عورتیں ۱۷ سال یا ۱۸ سال کی اور مرد ۳۳ سال کے ہوں گے۔

س ☆ : جب لوگ قبروں سے اٹھیں گے اور جنت میں جانے تک بہت سال گزر جائیں گے۔ پھر اہل جنت میں مردوں کی ۳۳ سال اور عورتوں میں ۱۷ یا ۱۸ سال کی عمر کیوں ہو گی؟

ج : مطلب یہ ہے کہ جس طرح ۳۳ سال کے نوجوانوں میں کمال قوت و نشاط ہوتا ہے۔ اسی طرح اہل جنت کے بدن قوت و کمال کے اعتبار سے ایسے معلوم ہوں گے جس طرح ۳۳ سا کا نوجوان ہوتا ہے اور ۱۷ یا ۱۸ سال کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح عورة کے اعضاء سترہ یا اٹھارہ سال کی عمر میں ہوتے ہیں ایسے ہی جنتی عورتوں کے اعضا ہوں گے اس واسطے کہ عورت کا حسن و جمال اتنی ہی عمر میں مکمل ہوتا ہے۔ (تفسیر عزیز پ ۳۰)

س ☆ : زراری مشرکین یعنی مشرکین و کفار کی چھوٹی نابالغ اولادیں آخرت میں کس جگہ رہیں گی؟

ج : مشرکین کی نابالغ اولاد صحیح قول کے مطابق جنت میں جائے گی اور یہ اہل

جنت کے خادم ہوں گے۔ (تفسیر مظہری ۱۲ ص ۲۶۲ پ ۲۷)

س ☆ : جنت میں رات بھی ہو گی یا نہیں؟

ج : حضرت حکیم ترمذی نے اپنی کتاب نوادر الاصول میں حضرت ابان کے طریق سے ابوقلابہ اور حضرت حسن سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے آ کر یہی سوال کیا کہ جنت میں کیا رات بھی ہو گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابی سے معلوم کیا کہ تیر دل میں یہ سوال کس وجہ سے آیا انہوں نے عرض کیا اللہ کے فرمان ولھم رزقھم بما بکرۃ و عشیا" سے پتہ چلتا ہے اس لیے کہ اس آیت میں اللہ نے فرمایا کہ اہل جنت کو جنت میں صبح و شام رزق ملے گا اس لیے میں کہتا ہوں کہ رات تو صبح و شام سے ہی ہو گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ جنت میں رات نہیں ہو گی بلکہ وہاں تو روشنی ہی روشنی ہو گی اور جنتیوں کے پاس ان اوقات میں جن میں وہ دنیا میں نمازیں ادا کیا کرتے تھے عجیب و غریب چیزیں پیش ہوتی ہوں گی اور ملا ئکہ ان اوقات میں جنتیوں پر سلام بھیجتے رہیں گے (روح المعانی)

س ☆ : پھر جنت والے آرام و غیر آرام کے اوقات کو کیسے پہچانیں گے؟

ج : ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت رات کو آرام کے وقت کی مقدار کو پردوں کے لٹک جانے اور دروازوں کے بند ہو جانے سے پہچان لیں گے یعنی جب آرام کرنے کا وقت آئے گا تو پردے خودبخود لٹک جایا کریں گے اور دروازے خودبخود بند ہو جایا کریں گے۔ ایسے ہی جب سیر و تفریح کا وقت آئے گا تو پردے خود اٹھ جایا کریں گے اور دروازے خودبخود کھل جایا کریں گے۔ (روح المعانی ۱۶ ص ۱۱۲ و حاشیہ جلالین ص ۲۵۸)

س ☆ : جنت میں کون کون سی عبادت باقی رہیں گی یعنی جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک ہوتی چلی آئیں ہیں؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر رہتی دنیا تک جتنی بھی عبادتیں ہیں ان میں سے جنت میں ایمان اور نکاح کے علاوہ کوئی عبادت باقی نہیں رہے گی۔ (غایتہ الاوطاء ۲ ص ۲)

س ☆ : جنت کے درجات کتنے ہیں اور ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک کتنا فاصلہ ہے؟

ج : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جتنے قرآن کریم کی حروف ہیں اتنے ہی جنت کے درجات ہیں اور ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان ہے۔ (جمل ا ص ۵)

س ☆ : جنت میں مومنوں کے سینوں میں قرآن میں سے کتنا حصہ باقی رہے گا؟

ج : نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں اہل جنت کے سینوں سے دو سورتوں یعنی سورہ طہ اور سورہ یسن کے علاوہ تمام قرآن اٹھا لیا جائے گا ان دونوں سورتوں کی وہ تلاوت کرتے رہیں گے۔ (روح المعانی ۱۶ ص ۱۳۷)

س ☆ : جنت میں سب سے آخر میں جانے والے کا کیا واقعہ ہے؟

ج : حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں یقیناً اس شخص کو جانتا ہوں جو جہنم سے نکل کر جنت میں سب سے آخر میں جائے گا اس کا حال یہ ہو گا کہ اس کو جب جہنم سے نکال دیا جائے گا وہ سرین کے بل چل کر اپنے پروردگار سے عرض کرے گا اے اللہ سب لوگوں نے اپنا اپنا ٹھکانا جنت میں پا لیا ہے یعنی ہر شخص اپنے بنگلہ میں پہنچ گیا ہے۔ اللہ اس کو فرمائیں گے تو جنت میں داخل ہو جا یہ شخص جنت کی طرف کو جائے گا تاکہ جنت میں داخل ہو جائے (پس یہ جنت کو بھری ہوئی پائے گا) ہر جنتی اپنے ٹھکانے پر جا پہنچا ہو گا یہ شخص جنت کے دروازہ سے لوٹ جائے گا اور کہے گا اے میرے اللہ (وہاں تو لوگوں نے سارے بنگلے

پر کر دیئے) ہر شخص اپنی منزل میں جا پہنچا اب خدائے تعالیٰ اس کو فرمائیں گے کیا تو اس کو دنیا والا زمانہ تصور کر رہا ہے جس میں تو زندگی گزار کر آیا ہے وہ کہے گا (جی ہاں) اس کو اللہ بنائیں گے تو تمنا کر پس وہ تمنا کرے گا خداوند تعالیٰ اس کو فرمائیں گے تیرے لیے وہ ہے جو تو نے تمنا کی ہے اور تیرے لیے دنیا کے دس حصہ سے زیادہ ہے اب وہ بندہ اللہ سے کہے گا اے میرے رب تو میرے ساتھ مذاق کر رہا ہے حالانکہ تو تو بادشاہ ہے راوی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ بات فرمائی تو آپ کو ہنسی آ گئی۔ یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک (نواجذ) ظاہر ہو گئے۔ (ترمذی شریف ۲ ص ۸۷ ابواب صفۃ الجنۃ)

واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علمہ اتم و احکم و اخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین

احقر العباد

محمد غفران رشیدی کیرانوی

مدرس جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ ضلع سہارنپور